مسائل و ام

شجرۂ ملعونہ

سید آلِ نقی

الولایت پبلیکیشنز سندھ

شجرہ ملعونہ

سید آلِ نقی

الولایت پبلیکیشنز سندھ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ------------- شجرۂ ملعونہ

مصنف --------------- سید آل نقی

کمپوزنگ ------------- حسن امینی

طبع اول -------------- اگست ۲۰۰۰ء

تعداد ---------------- ۲۰۰۰

قیمت ---------------- ۵۰/= روپے

فہرست

مقدمہ -- ۱۱

فضائل اہل بیت پیغمبرؐ ------------------------------------ ۱۵

۱۔ آیت تطہیر -- ۱۵

۲۔ آیت مباہلہ -- ۱۸

۳۔ آیت ولایت -- ۱۹

۴۔ آیت انفاق -- ۲۰

۵۔ آیت مودّہ -- ۲۱

اہل بیت علیہم السلام حضرت پیغمبرؐ کی نگاہ میں ------- ۲۴

۱۔ حدیث ثقلین ---------------------------------- ۲۵

۲۔ حدیث منزلت ---------------------------------- ۲۶

۳۔ حضرت پیغمبرؐ کے بھائی ہونے پر روایات ---------------- ۲۷

۴۔ حب و بغض اہل بیتؑ ---------------------------------- ۲۹

۵۔ ولایت اہل بیتؑ ---------------------------------- ۳۷

۶۔ مناقب اہل بیتؑ ---------------------------------- ۴۰

شجرہ ملعونہ ---------------------------------- ۴۹

روایات شان نزول ---------------------------------- ۴۹

ابو سفیان صخر بن حرب القرشی ---------------------------------- ۵۲

معاویہ بن ابو سفیان ---------------------------------- ۵۴

حضرت پیغمبرؐ کی زبان پر معاویہ کا ذکر ---------------------------------- ۵۸

حضرت علیؑ کی زبان پر معاویہ کا ذکر ---------------------------------- ۶۵

حضرت عائشہ کی معاویہ کے بارے میں رائے ---------------------------------- ۶۸

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا صفین میں خطاب ---------------------------------- ۶۹

قیسؓ کا خط معاویہ کے نام ---------------------- ۶۹
حافظ ابن کثیر کی بنو امیہ کی بادشاہت کے بارے میں رائے ---------------------- ۷۱
معاویہ کے پوتے معاویہ بن یزید بن معاویہ کا بیان ---------------------- ۷۱
عبد اللہ بن عمر کی معاویہ کے بارے میں رائے ---------------------- ۷۲

معاویہ کے کارنامے ---------------------- ۷۳

گورنروں کو کھلی چھوٹ ---------------------- ۷۴
سر کاٹ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا ---------------------- ۷۷
قتل عمار یاسر ---------------------- ۷۷
قتل مالک اشتر ---------------------- ۷۸
قتل عمرو بن حمق ---------------------- ۷۹
قتل محمد بن ابی بکر ---------------------- ۷۹
قتل نعمان بن بشیر ---------------------- ۸۰
قتل مصعب بن زبیر ---------------------- ۸۱
قتل عبد اللہ بن زبیر ---------------------- ۸۱
شہادت امام حسنؑ ---------------------- ۸۲
کچھ جعدہ بنت اشعث کندی کے بارے میں ---------------------- ۸۶

امام حسنؑ کی تدفین ---------------------------- ۸۸
مروان بن حکم کے بارے میں ------------------------- ۸۹
کچھ عمرو عاص کے بارے میں ------------------------- ۹۱
معاویہ علماء اعلام کی نظر میں ---------------------- ۹۲

معاویہ کی ایجاد کردہ بدعتیں ------------- ۹۴

۱۔ ارث --------------------------------------- ۹۴
۲۔ دیت کا مسئلہ ---------------------------------- ۹۴
۳۔ خاندان رسالت پر سب و شتم ------------------------ ۹۵
۴۔ مال غنیمت کی تقسیم -------------------------------- ۹۷
۵۔ زیاد بن سمیہ کا استلحاق ---------------------------- ۹۸
۶۔ معاویہ سود خور تھا---------------------------------- ۹۹
۷۔ عیدین کی نماز میں اذان---------------------------- ۱۰۱
۸۔ معاویہ کا بدھ کے روز نماز جمعہ پڑھانا------------------ ۱۰۲
۹۔ دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کرنا------------------- ۱۰۳
۱۰۔ نماز میں تکبیر کو ترک کرنا --------------------------- ۱۰۴
۱۱۔ ترک تلبیہ -- ۱۰۴

۱۲۔ نماز عیدین میں خطبہ کو مقدم کرنا ---------- ۱۰۵
۱۳۔ بیٹھ کر خطبہ دینا ---------- ۱۰۵

یزید کے لیئے بیعت لینا ---------- ۱۰۶

معاویہ کی موت اور یزید کا تخت نشین ہونا ---------- ۱۱۳

واقعہ کربلا ---------- ۱۱۴

مدینہ پر حملہ ---------- ۱۱۹

مکہ مکرمہ پر حملہ ---------- ۱۲۴

قتل امام حسینؑ یزید کی رضایت سے ہوا ---------- ۱۲۵

لعنت کی سنّت اور یزیدیوں کا دفاع ---------- ۱۲۸

پہلا جواب ---------- ۱۳۱

دوسرا جواب ---------- ۱۳۳

تیسرا جواب ---------- ۱۳۳

چوتھا جواب ---------- ۱۳۴

پانچواں جواب ---------- ۱۳۶

چھٹا جواب ---------- ۱۳۷

ساتواں جواب ---------------------------------- ۱۳۸

حدیث قسطنطنیہ اور اس کا جواب ---------- ۱۳۹

یزید کے بارے میں اعلام العلماء کی رائے ---------- ۱۴۳

۱۔ عمر بن عبد العزیز ---------------------------- ۱۴۳

۲۔ امام ذھبیؒ ---------------------------- ۱۴۳

۳۔ حافظ ابن حجر ---------------------------- ۱۴۴

۴۔ علامہ جلال الدین سیوطی ---------------------------- ۱۴۶

۵۔ علامہ حافظ ابن کثیر ---------------------------- ۱۴۶

۶۔ الکیا الہراسی ---------------------------- ۱۴۸

۷۔ شہاب الدین آلوسی ---------------------------- ۱۴۹

۸۔ امام ابن جوزی ---------------------------- ۱۵۱

۹۔ منذر بن زبیر بہ نقل حافظ ابن کثیر ---------------------------- ۱۵۲

۱۰۔ ابو الاعلیٰ مودودی ---------------------------- ۱۵۲

فہرست آیات ---------------------------- ۱۵۵

فہرست روایات ---------------------------- ۱۵۷

فہرست منابع ---------------------------- ۱۶۲

فہرست رجال ---------------------------- ۱۶۷

شجرۂ طیبہ اور شجرۂ ملعونہ

قرآن مجید میں خالق دو جہاں نے کلمہ طیبہ کی مثال شجرۂ طیبہ سے دی ہے۔
چنانچہ ارشاد قدرت ہے :

''الم تر کیف ضرب اللّٰہ مثلا کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء O توتی اکلھا کل حین باذن ربھا ویضرب اللّٰہ الامثال للناس لعلھم یتذکرون.

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خداوند عالم نے کس طرح کلمہ طیبہ کی مثال پیش کی جیسے ایک پاک و پاکیزہ درخت ہو جس کی جڑیں (زمین میں) راسخ اور جس کی شاخیں آسمانوں میں (بلند ہوں اور) وہ ہر آن اپنے پروردگار کی اجازت سے پھل دے رہا ہو اور خداوند عالم تو لوگوں کے لئے مثالیں پیش کرتا ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔''
(سورہ ابراہیم آیت ۲۴ و ۲۵)

جس کی تفسیر و تشریح، روایات معصومین میں یوں کی گئی ہے کہ :
اس شجرۂ طیبہ (پاک و پاکیزہ درخت) کی جڑ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم اس کی فرع امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام، ائمہ طاہرین علیہم السلام، اس کے ثمرات اور شیعیان حیدر کرار، اس درخت کے اوراق ہیں۔

اور یہ شجرۂ طیبہ ان تمام خصوصیات سے مالا مال ہے جن کا تذکرہ مذکورہ بالا آیات میں کیا گیا ہے کہ اس کی اصل ثابت ہے۔ فرع آسمانی ہے، ثمرات بلا فصل ہیں، فوائد دائمی ہیں، افادیت اذن پروردگار کے مطابق ہے اور اس کے سارے اجزاء ایک مخصوص نظام کے تحت عمل انجام دے رہے ہیں۔

جبکہ اس کے مقابلے پر ایک شجرۂ خبیثہ کی توصیف یوں کی گئی ہے کہ

"ومثل كلمة خبيثة كشجرة خبيثة ، اجتثت من فوق الارض ، مالها من قرار.

اور کلمہ خبیثہ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک "خبیث درخت" جو زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ دیا جائے اور اس کے لئے دوام نہ ہو۔"

اور ان دو "درختوں" دو شجروں کے علاوہ قرآن مجید نے ایک اور "شجرہ" کا بھی تذکرہ کیا ہے اور اسے شجرۂ ملعونہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے اور صاحبان فکر و دانش سے مخفی نہیں ہے کہ "شجرۂ خبیثہ" بھی ایک مذموم شجرہ ہے لیکن شجرۂ ملعونہ تو وہ ہے جس پر خدا اور رسولؐ کی طرف سے لعنت کی گئی ہے۔ چنانچہ خالق دو جہاں کا اپنی کتاب مقدس "قرآن مجید" میں ارشاد ہے:

"وما جعلنا الريا التی اریناك الا فتنة للناس والشجرة الملعونه فی القرآن.

اور ہم نے آپ کو جو خواب دکھایا تھا وہ صرف لوگوں کی آزمائش کے لئے تھا (جس طرح سے کہ) قرآن میں قابل لعنت شجر بھی (اسی طرح بنی نوع انسان کی آزمائش کے لئے ہے)۔" (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۶۰)

جس کے بارے میں مفسرین نے لکھا ہے کہ:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں یہ منظر دیکھا تھا کہ بنی امیہ آپ کے منبر پر بندروں کی طرح اچھل کود کر رہے تھے۔

اس بناء پر علماء و محققین نے بنی امیہ کو شجرۂ ملعونہ قرار دیا ہے۔ جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلان رسالت کے بعد کھل کر آپ کی عداوت کا مظاہرہ کیا اور حضور اکرمؐ کو جتنی جنگوں کا سامنا کرنا پڑا ان میں بیشتر مقامات پر بنی امیہ آپؐ کے مدمقابل نظر آئے اور جب خداوند عالم نے حضور اکرمؐ کو فتح و نصرت عطا فرمائی تو فتح مکہ کے بعد ان دشمنان دین نے "نفاق" کا لباس پہن لیا اور پیغمبر اکرمؐ کے خاندان کو تاراج کرنے اور آپ کے دین کو مٹانے کی سر توڑ کوشش کرتے رہے اور جن کے ظلم و ستم نے اسلام کی تاریخ کو اس طرح خون آلود کیا کہ اب صبح قیامت تک یہ داغ دھویا نہیں جا سکتا۔

برادر عزیز حجتہ الاسلام مولانا سید آل نقی نے زیر نظر کتاب میں ''شجرہ ملعونہ'' کے ''کرتوت'' کو تاریخی شواہد کے ساتھ اور برادران اہلسنت کے نہایت معتبر حوالوں کے ساتھ مزین کر کے اہل ایمان کے مطالعے کیلئے پیش کیا ہے۔

''مؤلف مذکور'' قم کے ان افاضل میں سے ہیں جن سے ملت جعفریہ کو بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔

میری دعا ہے کہ پاک پروردگار، برادر عزیز مولانا آل نقی صاحب دام مجدہ کی توفیقات خیر میں اضافہ کرے، ان کے قلم میں مزید جولانی عطا فرمائے، انہیں حضرات اہلبیت طاہرین علیہم السلام کے متن کو فروغ دینے اور تعلیمات اہلبیت طاہرین علیہم السلام کو عصری تقاضوں کے مطابق جدید آہنگ سے پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور آپ کے قلم سے ایسی نگارشات منصہ شہود پر آئیں جو مذہب اہلبیتؑ کا دفاع کرنے والی بھی ہوں اور اہلبیت کرامؑ کے ماننے والوں کے اندر کردار سازی کا اہم ترین فریضہ ادا کرنے والی بھی۔

این دعا از ما و از جملہ جہاں آمین باد

سید رج نقوی

مقدمه

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین باری الخلائق اجمعین و الصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین حبیبنا و سیدنا مولانا ابی القاسم محمد و آلہ الطیبین الطاہرین و اصحابہ المنتجبین و غیر المرتدین واللعنۃ الدائمۃ علی اعدائہم اجمعین الی قیام یوم الدین۔

نوشتہ ہذا کا مقصد چودہ سو سال سے مطرح مسئلہ کہ جس کا سبب واقعیات کو پشت پردہ ڈال کر اپنی سیاسی اغراض کو پورا کرنے کیلئے جھوٹ اور افتراء کو سامنے لایا جاتا ہے، اور ہمیشہ عوام الناس کو حقیقت سے دور رکھنے کی کوشش کی گئی، ہمارا مقصد فقط یہ ہے کہ حق و باطل کے جھگڑے کو اس کے واقعات اور حالات کی روشنی میں لوگوں کے سامنے پیش کر دیا جائے پھر یہ لوگوں کا فرض بنتا ہے کہ خود حق و باطل کا فیصلہ کریں، ہمارا مقصد کوئی تاریخ پر گفتگو کرنا نہیں ہے۔بلکہ اختصار سے کام لیتے ہوئے فقط اتنا بیان کرنا

ہے کہ جس سے مطالب واضح اور روشن ہو جائیں اور بقیہ اہل تحقیق کے اوپر چھوڑ دیا ہے کہ وہ تفصیل سے آگاہ ہونے کیلیئے خود مراجع کریں، پوری کتاب کو فقط منابع اہل سنت سے جمع کر کے لکھا گیا ہے تاکہ کسی کو کوئی اعتراض نہ رہے کہ یہ اپنی بات اور عقیدہ ہم پر تھونپ رہے ہیں البتہ یہ بات بھی واضح کرتے چلیں کیونکہ ہماری بحث کے منابع کتب اہل سنت ہیں تو بہت سی ایسی باتیں بھی نقل ہوئی ہیں کہ جو فقہی یا تاریخی حوالے سے ہمارے لیئے قابل قبول نہیں ہیں لیکن بحث کیونکہ نقضی ہے اور نقض کرتے وقت ضروری یہ ہوتا ہے کہ مخاطبین کی اپنی دلیلوں اور حوالوں سے ان کو لاجواب کیا جائے، ہم نے اس سے بڑھ کر حل بھی انہیں منابع سے نقل کیا ہے اور یہ بھی عرض کرتے چلیں کہ یہ فضائل اور واقعیات کا ذکر فقط ایک جھلک ہے نہ یہ کہ کل فضائل اور تاریخ کو بیان کیا جارہا ہے۔

اہل دقت اور اہل نظر حضرات سے گزارش ہے کہ حوالہ دی گئی کتب سے ضرور مراجع کریں، یہاں ہم نے فقط اتمام حجت کرنا چاہا ہے، کیونکہ آجکل بعض لوگ بلکہ ہر صدی میں ایسے لوگ موجود رہے ہیں کہ جو دشمنان اسلام کی نمائندگی کرتے ہیں اور ہر دین و مذہب کو بگاڑنے اور اپنے ہدف سے منحرف کرنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ خود انھیں میں شامل ہو جاؤ پھر جو چاہے کرو۔

دین سے باہر رہ کر کوئی بات کرے گا تو خارجی کہہ کر اس کی بات رد کر دی جائے گی،

اور اس طرح اسلام میں شامل ہو کر باآسانی تمام اصول، قوانین اور روایات کو پامال کر دیتے ہیں یہاں تک کہ کلام خدا اور رسولؐ میں تصرف کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے، آج بھی اسی طرح کے لوگ اپنے گذشتہ شیاطین کی تقلید میں اپنے مقاصد کے حصول کیلئے جد و جہد میں مصروف ہیں، جن لوگوں نے صدر اسلام میں زبردستی دین میں شمولیت اختیار کی اور جتنی بدعتیں خون خرابا اور اسلامی روایات واقدار کو ان لوگوں نے کہ جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے درمیان شامل ہو کر پامال کیا ہے کفار نے بھی اتنا نقصان نہیں پہنچایا اور ظاہر ہے کہ آستین کا سانپ جنگل کے آزاد شیر سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

ان لوگوں کی اسلام دشمنی نے رسول خداؐ اور اہل بیت پیامبرؐ کے حقوق کو روند کر رکھ دیا، جتنا ظلم ان کے بس میں تھا انھوں نے کیا، اگر فقط آل محمدؐ سے بغض ہوتا تو شاید کسی مقام پر آکر صبر کر لیتے لیکن اس شجرہ ملعونہ نے تو خدا اور رسولؐ کو نہیں بخشا کہ جس کی مثال خانہ کعبہ کو منہدم کرنا، اس کو آگ لگانا، مسجد نبویؐ میں گھوڑے باندھنا کہ جس کے سبب تین دنوں میں مسجد نبویؐ اور روضہ رسول خداؐ غلاظتوں کا انبار بن گیا، پورے مدینہ میں تین دن تک اذان اور نماز کا بند رہنا، اپنی فوج پر اہل مدینہ کے مال اور عورتوں کو تین دنوں تک حلال کر دینا وغیرہ... استغفر اللہ . اس شجرہ ملعونہ نے اپنے افعال سے ثابت کر دیا کہ خدا، اسلام اور محمدؐ و آل محمدؐ کے دشمن ہیں، ان کا دین اسلام سے کوئی

واسطہ نہیں۔ اس شجرہ کی پوری تاریخ گواہ ہے کہ اسلام نے ان سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔ آئیں! طالب حق ہو کر خدا کو ناظر جان کر اپنے عقیدے کی اصلاح کریں، افسوس ہوتا ہے ان متعصب لوگوں کو دیکھ کر کہ جو بغض آل محمدؐ میں تاریخ کے مکروہ ناموں سے اپنے بچوں کو یاد کرنے لگے ہیں، افسوس یہ قوم کدھر جارہی ہے اور کس طرح بل ہم اضل کا مصداق بن رہی ہے۔

خداوند عالم کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ پروردگارا جو کچھ تو خیر سمجھتا ہے ہمیں بھی اس کی ہدایت فرما، اور شرِ ابلیس سے ہمیں محفوظ فرما، ہماری قوم کی اصلاح فرما کر اپنے خالص دین محمدیؐ پر چلنے کی توفیق عطا فرما، اور ہمارے دلوں کو نور و حب محمدؐ و آل محمدؐ سے منور فرما۔

الاحقر

اس سے پہلے کہ ہم باقاعدہ اپنی گفتگو کا آغاز کریں مختصر ہی صحیح لیکن بعنوان تبرک فضائل اہل بیت پیغمبرؐ پر ایک نگاہ ڈالتے چلیں، البتہ فضائل و مناقب محمد و آل محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین پر مستقل کتابیں لکھی گئیں ہیں اور حق بھی یہی ہے کہ اس کو سمیٹنے کیلیئے یہاں اس مختصر سی کتاب میں گنجائش نہیں ہے، لیکن جیسا کہ عرض کیا برکت کیلیئے کچھ کرنیں قلم سے یہاں اتارنا چاہتاہوں۔

آیت تطہیر

ارشادرب العزت ہے .

﴿انمایریداللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیراً﴾

اے پیغمبر کے اہل بیت خدا تو بس یہ چاہتاہے کہ تم کو ہر طرح کی برائی سے دور رکھے اور جو پاک اور پاکیزہ رکھنے کا حق ہے ویسا پاک کردے (۱)

بعض علماء اسلام نے اس اھل بیت کے معنی کو عمومیت بخشنی چاھی ھے مگر روایات ھمیں اس کے خلاف فقط پانچ لوگوں میں محصور کرتی نظرآتی ھیں اور وہ محمد،علی، فاطمہ ،حسن اور حسین صلوات اللہ علیھم اجمعین ھیں. صفیہ بنت شیبہ حضرت عائشہ سے روایت کرتی ھیں کہ:﴿قالت عائشہ خرج النبیؐ غداۃ وعلیہ مرطۃٌ مُرمَّلٌ من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فدخل معہ ثم جائت فاطمہ فادخلھما ثم جاء علی فادخلہ ثم قالؐ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھر کم تطھیرا﴾ (۲)

۱) سورہ احزاب۔ ۳۳۔

۲) صحیح مسلم ج/۵ص ۳۷۔

حضرت عائشه بیان کرتی ہیں که ایك روز رسول خداؐ صبح کے وقت نکلے جبکه وه کالے بالوں سے بني ہوئی عبا پہنے ہوئے تھے پھر حسن بن علی آئے اور عبا میں چلے گئے پھر حسین آئے اور عبا میں چلے گئے پھر فاطمه آئیں اور وه بھی ان کے ساتھ شامل ہوگئیں اور پھر علی آئے اور وه بھی عبا میں چلے گئے پھر رسول خداؐ نے فرمایا۔

﴿انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطهرکم تطهیرا﴾

اس حدیث کے بارے میں فخر رازی کا کہنا ہے کہ بے شک اس روایت پر اہل تفسیر متفق ہیں اور اس کو صحیح جانتے ہیں(۱)۔

نیز سعد بن ابی وقاص سے بھی روایت ہے کہ :جب یہ آیت نازل ہوئی "انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطهرکم تطهیراً" تو رسول خداؐ نے علی فاطمہ حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا :

﴿اللهم هولاء اهلی﴾۔

(پروردگار یه میرے اہل بیت ہیں)(۲)

۱) تفسیر الکبیر فخر رازی ج/۸ ص۸۰۔

۲) مختصر تاریخ دمشق ج/۷ اص۳۲۲۔

مسند احمد میں بھی بیان ہوا ہے کہ حضرت ابن عباس ایک روز علی بن ابی طالبؑ کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمانے لگے:

﴿ و اخذ رسول الله ثوبه فوضعه على علي و فاطمه و حسن و حسين فقال انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت و يطهركم تطهيراً ﴾ (۱).

اس کے علاوہ اور بہت سی کتابوں میں بھی روایات نقل ہوئیں ہیں کہ جو قطعاً متواتر معنوی کا مصداق ہیں (۲)۔

آپ نے ملاحظہ کیا کہ اگر کوئی بھی ان کے علاوہ اس آیت شریفہ میں شامل ہوتا تو یقیناً رسول خداؐ اس کو بھی بلوا بھیجتے لیکن ہم نے دیکھا کہ فقط ان مخصوص ہستیوں کو بلا کر فرمایا اللھم ھولاء اہل بیتي (اے خدا یہ میرے اہل بیت ہیں)۔

اب جبکہ معلوم ہو گیا کہ اہل بیت سے کیا مراد ہے تو ہم اپنی بحث کو آگے بڑھاتے ہیں اور فقط نمونہ کے طور پر چند ایک آیات مبارکہ کو آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ کہ جو اہل بیتؑ کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔

---

۱) مسند احمد ج ۱ ص ۳۳۱۔

۲) سیر اعلام النبلاء ج ۲/ ۱۲۲، ۳/ ۲۵۴، الاصابۃ فی تمیز الصحابہ ۴/ ۲۷۰، اسد الغابہ ج ۷ ص ۲۲۳، شواھد التنزیل ج ۲ ص ۱۸۔

آیت مباہلہ

سورۃ مبارکہ آل عمران میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَمَنْ حاجّكَ فيه مِن بعد ما جاءَ ك من العلمِ فقل تعالوا ندعُ ابنآئنا و ابنآئكُم و نسآءَ نَا و نسآء كم وانفسنا و انفُسَكُم ثم نبتهل فنجعل لعنتَ الله على الكاذبين﴾(۱).

پھر جب تمہارے پاس علم قرآن آچکا اسکے بعد بھی اگر تم سے کوئی (نصرانی عیسیٰ کے بارے میں) حجت کرے تو کھوکہ (اچھا میدان میں) آو ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو بلائیں اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو بلائیں اور تم اپنی جانوں کو اسکے بعد ہم سب مل کر خدا کی بارگاہ میں گڑ گڑاکر جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔

آپ نے دیکھا کہ رسول خداؐ سے خدا نے اپنے بیٹے عورتیں اور اپنی جان (نفس) کو لانے کیلئے کھا ادھر ہم دیکھتے ہیں کہ روایات میں رسول خداؐ اپنے بیٹوں کے طور پر امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو لیکر لے گئے اور عورتوں کی جگہ حضرت فاطمہ الزہراؑ کو اور اپنی جان کے طور پر حضرت علی بن ابی طالبؑ کو لیکر گئے۔

---

۱) سورہ آل عمران ۶۱۔

اور اس طرح سے گئے کہ امام حسینؑ کو اپنی گود میں اٹھایا امام حسنؑ کا ہاتھ پکڑا حضرت فاطمہ ؑ کو اپنے پیچھے رکھا اور حضرت علیؑ کو ان کے پیچھے قرار دیا، جب علماء یہود نے ان ہستیوں کو آتے دیکھا تو فوراً گھبرا کر کہنے لگے کہ ہم ان ہستیوں سے مباہلہ نہیں کر سکتے اگر ان لوگوں نے پہاڑ کو سرک جانے کو کہا تو وہ بھی سرک جائے گا ان سے مباہلہ کر کے ہم ہلاک ہو جائیں گے اور یہ قضیہ مسلمانوں کے حق میں تمام ہوا اس کی شان نزول میں متعدد کتابوں میں مختلف الفاظ میں اس واقعہ کو بیان کیا ہے، ہم اختصار سے کام لیتے ہوئے فقط حوالہ دینے پر اکتفاء کرتے ہیں (۱)۔

آیت ولایت

سورہ مبارکہ مائدہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ :

﴿انما ولیکم الله و رسوله والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوة و یؤتون الزکاة و هم راکعون﴾ (۲).

(اے ایمانداروں) تمهارے ولی بس الله اور اس کا رسول اور وہ مومن ہیں جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوة دیتے ہیں.

---

۱) صحیح مسلم ج/ ۵ ص ۲۴، در المنثور ج/ ۳ ص ۲۳۱، تفسیر الکبیر ج/ ۸ ص ۸۰۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ ج/ ۴ ص ۲۷۱۔

۲) سورہ مائدہ، ۵۵۔

قصہ کچھ اس طرح ہے کہ ایک روز کچھ صحابی رسول خداؐ کے ساتھ نماز میں مشغول تھے دوران نماز کوئی فقیر سوالی بن کر آیا اور مانگنے لگا کر مجھے کچھ دو، کسی کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو حضرت علی بن ابی طالبؑ نے حالت رکوع میں اشارہ سے بلایا اور اپنی انگشتر پہنی ہوئی انگلی کو اس فقیر کی جانب کر دیا اور وہ فقیر انگشتر لیکر چلا گیا، جب نماز، ختم ہوئی تو یہ آیت نازل ہوئی، بعض علماء نے حضرت علیؑ کے مقام کو محصوریت سے نکالنے اور علی بن ابی طالبؑ کے فضائل کو کم کرنے کیلئے صحابہ کے بھی نام لیئے ہیں اگرچہ ایسے ناقلین کی تعداد بہت کم ہے لہذا اس کا قدر متیقن مصداق علی بن ابی طالبؑ ہیں(۱)۔

آیت انفاق

آیئے سورہ بقرہ میں دیکھتے ہیں کہ خداوند عالم فرماتا ہے:

﴿الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سراً و علانیة فلھم اجرھم عند ربھم و لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون﴾ (۲)

جو لوگ رات اور دن کو چھپاکر اور دکھا کر خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو ان کیلئے اجر و ثواب ان کے پروردگار کے پاس ہے اور قیامت میں نہ ان پر کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے۔

۱) مختصر تاریخ دمشق ج/۱۸ص۸، تفسیر الکبیر ج/۱۲ص۲۶ در المنثور ج/۳ص۱۰۴۔

۲) سورہ بقرہ ۲۷۴۔

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی بن ابی طالبؑ کے پاس صرف چار درہم تھے آپ نے ایک درہم رات کو خیرات کیا اور ایک دن کو اور ایک چھپا کر اور ایک دکھا کر اس وقت یہ آیت نازل ہوئی(۱)۔

آیت مودّة

ارشاد اللہ تبارک وتعالیٰ ہے :

﴿قل لا اسئلكم عليه اجراً الاّ المودّةَ فی القُربیٰ﴾ (۲).

اے رسولؐ تم کہ دو کے میں اس تبلیغ رسالت کا اپنے قرابت داروں (اہل بیت) کی محبت کے سوا تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا

یہ تو ہم پہلے ہی ثابت کر چکے ہیں کہ اہل بیتؑ سے مراد کون سی ہستیاں ہیں، یہاں پر خدا کے کہنے پر رسول خداؐ امت سے اجر رسالت کے طور پر حب اہل بیت مانگ رہے ہیں، روایات میں حب اہل بیتؑ کو دین کا معیار قرار دیا گیا ہے حتیّ جنت میں داخل ہونے کی شرط یہی حب اہل بیتؑ اور اس کے برعکس بغض اہل بیتؑ انسان کو جہنم کا ایندھن بناتا ہے اور وہ شخص کافر کی موت مرتا ہے، اس کے اثبات کیلئے ہم فقط ایک ہی روایت کو نقل کرنا کافی سمجھتے ہیں۔

۱) اسد الغابۃ ج/۴ص ۱۰۴، مختصر تاریخ دمشق ج/۱۸ص ۹، تفسیر در المنثور ج/۲ص ۱۰۰، تفسیر کشاف ج/۱ص ۱۶۴۔

۲) سورہ شوریٰ ۲۳۔

رسول خداؐ نے فرمایا:

من مات علی حب آل محمد مات شهیداً

ألاو من مات علی حب آل محمد مات مغفوراً له

ألا و من مات علی حب آل محمد مات تائباً

ألاومن مات علی حب آل محمدمات مومناًمستکمل الایمان

ألا و من مات علی حب آل محمد بشره ملك الموت بالجنة ثم منکر و نکیر

ألا و من مات علی حب آل محمد یزف الی الجنة کما تزف العروس الی بیت زوجها

ألاو من مات علی حب آ ل محمد فتح له فی قبره بابان الیٰ الجنّة

ألاومن مات علی حب آل محمدجعل الله قبره مزارملائکه الرحمة

ألا و من مات علی حب آل محمد مات علی السنة والجماعة

ألا و من مات علی بغض آل محمد جاء یوم القیامة مکتوب بین عینیه آئیس من رحمة الله

ألا و من مات علی بغض آل محمد مات کافراً

ألا و من مات علی بغض آل محمد لم یشم رائحة الجنة (۱)

---

۱) تفسیر کشاف ج/۳ ص ۴۰۳، تفسیر الکبیر ج/۲۷ ص ۱۶۵و۱۶۶، تفسیر قرطبی ج/۱۶ ص ۲۳۔

کوئی آل محمد کی محبت لیکر دنیا سے جائے گا تو وہ شہید مرے گا۔
آگاہ ہوجاء کہ آل محمد کی محبت لیکر مرنے والا بخشا ہوا مرے گا
آگاہ ہوجاؤ کہ آل محمد کی محبت لیکر مرنے والا توبہ کیاہوا مرے گا
آگاہ ہوجاؤ کہ آل محمد کی محبت لیکر مرنے والا مومن اور ایمان کامل کے ساتھ مرے گا۔
آگاہ ھوجاؤ کہ آل محمد کی محبت لیکر مرنے والے کو ملك الموت جنت کی بشارت دیں گے پھر منکر و نکیر بشارت دیں گے
آگاہ ھوجاؤ کہ آل محمد کی محبت لیکر مرنے والے کو اس طرح جنت میں لیجایا جائے گا کہ جیسے دلھن کو اس کے شوھر کے گھر لیجایا جاتاہے۔
آگاہ ھوجاؤ کہ آل محمد کی محبت لیکر مرنے والے کی قبر میں جنت کی جانب دو دروازے کھول دیئے جائیں گے۔
آگاہ ھوجاؤ کہ آل محمد کی محبت لیکر مرنے والے کی قبر کو رحمت کے فرشتوں کیلئے زیارتگاہ قرار دیا جائے گا۔
آگاہ ھوجاؤ کہ آل محمد کی محبت لیکر مرنے والا سنت اور جماعت کے ساتھ مرے گا۔
آگاہ ھوجاؤ کہ آل محمد کا بغض لیکر مرنے والے کی پیشانی پر قیامت کے دن لکھا ہوا ہوگا کہ خدا کی رحمت سے مایوس
آگاہ ہوجاؤ کہ آل محمدکابغض لیکرمرنے والا کافر کی موت مرے گا
آگاہ ہوجاؤ کہ آل محمد کا بغض لیکر مرنے والا جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا۔

اگر چہ کہ اس روایت کا ہر ایک جملہ توضیح طلب ہے لیکر ہم فقط ترجمہ بیان کر کے آگے چلتے ہیں در ضمن یہ بھی عرض کرتے چلیں کہ امام آلوسی (۱) اور حاکم نیشابوری (۲) نے اس آیت کا قدر میقن مصداق علی فاطمہ حسن و حسین (علیہم السلام) کو قرار دیا ہے (۳)۔

البتہ اس کے علاوہ بھی آیات مبارکہ ہیں کہ جو اہل بیتؑ کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔ لیکن ہم اختصار سے کام لیتے ہوئے اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

اہل بیت علیہم السلام حضرت پیغمبرؐ کی نگاہ میں

اگر چہ منابع اہل سنت میں اہل بیتؑ کی شان میں کثیر تعداد میں احادیث موجود ہیں لیکن جیسا کہ ہم نے عرض کیا کہ ہمارا مقصد فقط ان احادیث کی جانب توجہ دلانا ہے لہذا اختصار کے دامن کو تھام کر فقط چند ایک احادیث شریف بیان کرنے پر اکتفا کریں گے۔

۱) تفسیر روح المعانی ج/۲۵ ص ۳۱۔

۲) شواہد التنزیل ج/۱ ص ۱۸۹ تا ۲۱۱ (۲۲ روایتیں نقل کی ہیں)۔

۳) تفسیر الکبیر ج/۲۷ ص ۱۶۶، الکشاف ج/۳ ص ۴۰۳، در المنثور ج/۷ ص ۳۴۷۔

حدیث ثقلین

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

﴿انی قد ترکت فیکم الثقلین احدھما اکبر من الآخر کتاب اللہ و عترتی فانھما لن یتفرقا حتی یرد علی الحوض﴾ (۱).

البتہ بعض مقامات پر

انی قد ترکت فیکم الثقلین

یا

انی تارك فیکم الثقلین

یا

انی تارك فیکم امرین

---

۱) مسند احمد ج/ ۳ ص ۲۶ ، جامع المسانید والسنن ج/ ۱۹ ص ۱۳۷ ، فضائل الصحابہ ج/ ۲ ص ۲۰۳ رقم ۱۰۳۲ ، المعجم الکبیر ج/ ۵ ص ۱۲۹ رقم ۴۹۸۰ مسند ابی یعلی ج/ ۲ ص ۲۹۷ رقم ۴۸ ، جواہر العقدین ص ۳۹۷ رقم ۲۷۱۱ ، خصائص النسائی ص ۸۵ ، سنن ترمذی ج/ ۵ ص ۶۲۹ رقم ۳۷۸۸ ، جامع الاحادیث ج/ ۳ ص ۴۲۱ ، در المنثور ج/ ۷ ص ۳۴۹ ، اسد الغابہ ج/ ۲ ص ۱۳ صحیح مسلم ج/ ۵ ص ۲۶ ، تاریخ یعقوبی ج/ ۲ ص ۲۰۱۔

نقل ہوا ہے۔

ترجمہ !رسول خداؐ نے فرمایا:

بے شک میں تمہارے درمیان دو ارزشمند چیزیں چھوڑ کر جارہاہوں، کہ جو ایک دوسرے سے بڑی ہے، کتاب خدا (قرآن) اور میری آل پس یہ دونوں ایک دوسرے سے الگ نہیں ہونگے یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر آملیں۔

یہ ان روایات میں سے ہے کہ جس پر تواتر معنوی و لفظی کا دعویٰ کیا گیا ہے بہر حال یہ روایت بھی مسلمانوں کے درمیان متفق علیہ ہے۔

حدیث منزلت

عن ابن عباسؓ قال : قال رسول اللہؐ لام سلمیٰؓ

﴿یا ام سلمیٰ ان علیا لحمه من لحمی دمه من دمی و هو منّی بمنزلة هارون من موسیٰ غیر انه لا نبی بعدی﴾(۱)

۱) مختصر تاریخ دمشق ج/ ۱۷ص ۳۰۷، صحیح بخاری ج/ ۵ ص ۱۹ و ج/ ۶ ص ۳ صحیح مسلم ج/ ۵ ص ۲۲، مسند احمد ج/ ۱ص ۳۶۰، ۳۷۰، ۳۷۵،ج/ ۴ ص ۶۴ ج/ ۵ ص ۹۹، مستدرک علی الصحیحین ج/ ۳ ص ۱۰۸ ، الاصابہ ج/ ۴ ص ۲۶۹، نورالابصار ص ۱۳۶، اسد الغابہ ج/ ۴ ص ۱۰۶، ارشاد الساری ج/ ۸ ص ۲۳۱ ح/ ۳۷۰۶۔

حضرت ابن عباس رسول خدا ؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حضرت ام سلمیٰ ؓ سے فرمایا:

اے ام سلمیٰ بے شک علیؑ کا گوشت میرا گوشت ہے علی کا خون میرا خون ہے اور وہ میرے لیئے ایسے ہیں کہ جیسے ہارون موسیٰ کیلئے سوائے اسکے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

یہ روایت بھی مسلمانوں کے درمیان متسالم فیہ اور اس کی صحت وسند میں کوئی مسئلہ نہیں ہے، البتہ عرض کرتے چلیں کہ یہاں پر اسکی دلالت میں بہت کچھ کہا جاسکتا ہے اور کافی مطالب اس میں پوشیدہ ہیں، لیکن فی الحال ہم ان ابحاث سے گریز کرنا چاہتے ہیں۔

پیامبرؐ کے بھائی ہونے پر روایات :

پہلی روایت:

﴿عن ابن عباسؓ قال : قال رسول اللهؐ لعلیؑ يا علی انت منّی و انا منك و انت اخی و صاحبی﴾(۱)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا اے علیؑ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے اور تم میرے بھائی ہو اور میرے ساتھی۔

۱) مختصر تاریخ دمشق ج ۱۷/ص ۳۰۷۔

دوسری روایت:

﴿عن ابن عمر قال : قال رسول اللهؐ لعلیؑ انت اخی فی الدنیا والآخرة﴾(۱).

ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا تم میرے بھائی ہو دنیا اور آخرت میں ۔

تیسری روایت:

﴿عن جابرؓ قال قال رسول اللهؐ : مکتوب علی باب الجنة لا اله الا الله محمد رسول الله علی اخورسول الله قبل ان تخلق السموات و الارض بالفی عام﴾ (۲).

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: جنت کے دروازہ پر لکھاہے کہ لا اله الا الله محمدؐ الله کے رسول ہیں اور علیؑ رسول خداؐ کے بھائی ہیں ہزاروں سال سے پہلے کہ آسمان و زمین خلق ہوں۔

---

۱) اسد الغابہ ج ۴ ص ۱۰۹۔

۲) مختصر تاریخ دمشق ج ۱۷ ص ۳۱۵۔

حب و بغض اہل بیتؑ

اس بارے میں نمونے کے طور پر چند روایات کو نقل کرتے ہیں :

پہلی روایت:

﴿عن زید بن ارقم قال: انّ رسول اللهؐ قال لعلی فاطمه و حسن و حسین انا حرب لمن حاربهم و سلم لمن سالمهم﴾ (۱).

زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول خداؐ نے علیؑ فاطمہؑ ، حسنؑ و حسینؑ کیلئے فرمایا جو کوئی ان سے جنگ کرے گا میں بھی اس کے ساتھ جنگ کروں اور جو کوئی ان کے ساتھ امن و سلامتی سے رہے گا میں بھی اس کے ساتھ امن سے رہوں گا۔

دوسری روایت:

﴿عن ابی اسامة المباهلی قال قال رسول اللهؐ خلق الانبياء من اشجار شتّی و خلقنی و عليا من شجرة و واحدة فانا اصلها وعلی فرعها و فاطمه لقاحهاوالحسن والحسين ثمرها فمن تعلق بغصنٍ من اغصانها نجاومن زاغ هوی وان عبداً عبدالله بين الصفاء والمروة الف عام ثم الف عام ثم الف عام ثم لم يدرك محبتنا الا اكبّه الله علی منخزيه فی النار ثم تلا "قل لا اسئلكم عليه اجراً الا المودة فی القربیٰ﴾(۲).

---

۱) اسد الغابہ ج/ ۷ ص ۲۲۵۔

۲) مختصر تاریخ دمشق ج/ ۱۷ ص ۳۱۷۔

ابی اسامۃمباھلی سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا انبیاء کی خلقت مختلف درختوں سے ہوئی ہے اور میں اور علی ایک درخت سے خلق ہوئے ہیں ، میں اس درخت کی جڑ ہوں اور علیؑ تنا ہیں اور فاطمہؑ پیوند ہیں اور حسنؑ و حسینؑ اس کے پھل ہیں لہذا جو کوئی بھی اس درخت کی کسی شاخ سے مل جائے تونجات پاجائے گا ، اورجواس سے منحرف ہوگا وہ ضایع ہوجائے گا، اور اگر کوئی شخص صفا و مروۃ کے درمیان ہزار سال خدا کی عبادت کرے پھر ہزار سال تک پھر ہزار سال تک پھر بھی ہماری محبت نہ رکھتا ہو تو خداوند عالم اس کو الٹا کرکے جہنم میں ڈال دے گا پھر رسول خداؐ نے تلاوت فرمائی قل لا اسئلکم علیہ اجراً الاّ المودۃ فی القربی۔

تیسری روایت:

عن ام سلمیؓ قالت قال رسول اللہؐ لعلیؑ :

﴿لا یحبك الا مومن و لا یبغضك الا منافق او کافر﴾ (۱)

حضرت ام سلمیٰؓ فرماتی ہیں کہ رسول خداؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا :

تم سے مومن کے علاوہ کوئی محبت نہیں کرسکتا اور کافر یا منافق کے عِلاوہ کوئی بغض نہیں رکھ سکتا

۱) مختصر تاریخ دمشق ج/۱۷ص۳۶۹ اسد الغابہ ج/۴ ص۱۰۵ صحیح مسلم ج/۱ص۱۲۰۔

چوتھی روایت:

عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہؐ :

﴿انما رفع الله القطر عن بني اسرائيل بسوء رايهم في انبيائهم و ان الله عزوجل يرفع القطر عن هذه الامة ببغضهم علي بن ابی طالب﴾ (۱).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

خدا نے بنی اسرائیل سے ان کے اعمال کی وجہ سے کہ جو اپنے انبیاء سے کرتے تھے پانی کا قطرہ بھی اٹھالیا تھا اور خداوند اس امت سے بھی لوگوں کے علی بن ابی طالبؑ سے بغض کرنے کی وجہ سے پانی کا قطرہ بھی اٹھالے گا۔

پانچویں روایت:

﴿عن جُمَیع بن عمیر قال دخلت مع امّی علی عائشه فقالت اخبريني كيف كان حب رسول الله لعلی فقالت عائشة كان احب الناس الی رسول اللهؐ لقد رايته يوما ادخله تحت ثوبه و فاطمه و حسنا و حسينا فقال اللهم هولاء اهل بيتی اللهم اذهب عنهم الرجس و طهر هم تطهيراً قالت فذهبت لا دخل راسی

---

۱) مختصر تاریخ دمشق ج/۱۷ص۳۶۹۔

فمنعنی فقالت یا رسول اللهؐ او لست من اهلك قالؐ انكِ علی خیر انك علی خیر﴾ (۱).

جُمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ ایک روز اپنی والدہ کے ہمراہ حضرت عائشہ کے پاس گیا میری والدہ نے سوال پوچھا ہمیں رسول خداؐ کی علیؑ سے محبت کے بارے میں کچھ بتاؤ تو حضرت عائشہ نے کہا " رسول خداؐ کی نظر میں لوگوں کے درمیان سب سے زیادہ محبوب علیؑ تھے، ایک روز میں نے دیکھا کہ علی پیامبرؐ کی چارر میں حضرتؐ کے ساتھ ہیں پھر فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ بھی چادر میں چلے گئے پھر رسول خداؐ نے فرمایا اے خدا یہ میرے اہل بیت ہیں اے خدا ان سے رجس دور فرما اور پاک و پاکیزہ کردے جیسے پاک کرنے کا حق ہے"پھر حضرت عائشہ نے کہا " میں نے بھی جاکر چادر میں اپنا سر ڈالنا چاہا تو مجھے رسول خداؐ نے منع کردیا میں نے پھر رسول خداؐ سے سوال کیا رسول خداؐ آیا میں آپؐ کے اہل میں سے نہیں ہوں " جواب میں رسول خداؐ نے فرمایا" تم اچھی جگہ پر ہو تم اچھی جگہ پر ہو"۔

۱) مختصر تاریخ دمشق ۱۷ص ۳۶۵ اسد الغابہ ج ۴/ ص ۱۱۰۔

چھٹی روایت:

عن ابن عباس قال قال رسول اللہؐ:

﴿حب علی بن ابی طالب یاکل السیّات کما تاکل النار الحطب﴾ (۱)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

علی بن ابی طالب کی محبت برائیوں کو ایسے کھا جاتی ہے جسے آگ لکڑی کو کھاجاتی ہے

ساتویں روایت:

عن جابر قال قال رسول اللہؐ لعلیؑ:

﴿من آذاك فقد آذانی و من آذانی فقد آذای اللّٰہ﴾ (۲)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں فرمایا:

جو کوئی آپ کو اذیت پہنچائے گا وہ در حقیقت مجھے اذیت پہنچائے گا اور جو مجھے اذیت پہنچائے گا ایسا ہے کہ جیسے اللہ کو اذیت پہنچائے

۱) مختصر تاریخ دمشق ج ۱۷ ص ۳۶۱۔

۲) مختصر تاریخ دمشق ج ۱۷ ص ۳۵۲۔

آٹھویں روایت:

عن علی بن ابی طالبؑ قال قال رسول اللہؐ لفاطمہؑ :

﴿ان الله يغضب لغضبك و يرضى لرضاك﴾ (۱)

حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے حضرت فاطمہؑ کیلئے فرمایا:

بے شک اللہ آپ کے غضب کرنے سے غضبناک ہوتاہے اور آپ کے راضی ہونے سے راضی ہوتاہے۔

نویں روایت:

عن المسور بن مخرمہ قال قال رسول اللہؐ

﴿فاطمه بضعة منّي يوذيني ما آذاها فمن اغضبها اغضبني﴾ (۲)

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں جس سے ان کو تکلیف پہنچے گئی اس سے مجھے بھی تکلیف پہنے گی جو کوئی ان کو غضبناک کرے گا وہ مجھے غضبناک کرے گا

۱) اسد الغابہ ج/ ۷ ص ۲۲۴، الاصابہ ج/ ۸ ص ۱۵۸۔

۲) الاصابہ ج/ ۸ ص ۱۵۸، سیر اعلام النبلاء ج/ ۲ ص ۱۱۹، ارشاد الساری ج/ ۸ ص ۹۷ ح ۲۷۶۷ ۳
صحیح مسلم ج/ ۸ ص ۲۳۹ ح ۳۷۱۴۔

دسویں روایت:

عن ابو ہریرہ قال قال رسول اللہؐ :

﴿من احبّ الحسن والحسين فقد احبّني و من ابغضهما فقد ابغضني﴾(۱).

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

جو کوئی حسن اور حسین سے محبت کرے گا ایسا ہے کہ جیسے مجھ سے محبت کرے اور جو کوئی ان دونوں سے بغض رکھے گا ایسا ہے کہ اس نے مجھے سے بغض رکھا ہے۔

گیارھویں روایت

﴿عن عبدالله كان النبیؐ يصلی فاذا سجد و ثب الحسن والحسين علی ظهره فاذا ارادوا ان يمنعوهما اشار اليهم ان دعوهما فلما صلی وضعها فی حجره ثم قال من احبّنی فليحب هٰذين﴾ (۲).

رسول خداؐ نماز پڑھ رہے ہوتے اور جب سجدہ میں جاتے تو امام حسنؑ اور امام حسینؑ ان کی پشت پر سوار ہوجاتے اگر

۱) ارشاد الساری ج/۸ ص ۲۶۴ ح ۷۴ ۷ ۳، مختصر تاریخ دمشق ج/۷ ص ۱۰۔

۲) الاصابۃ ج/۲ ص ۱۲، مختصر تاریخ دمشق ج/۷ ص ۱۲۔

کوئی منع کرنا چاہتا تو اس کو روک دیتے تھے جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو ان دونوں کو اپنی گود میں بیتھا کر فرماتے جو مجھ سے محبت کرنا چاہتاہے وہ ان دونوں سے محبت کرے

بارھویں روایت

عن یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہؐ :

﴿حسین منی و انا من حسین﴾(۱)

یعلی بن مرۃ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا :

"حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں"

تیرھویں روایت

یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے کہ رسول خدا ایک روز حضرت عائشہ کے گھر سے نکلے جب حضرت فاطمہؑ کے گھر کے سامنے سے گزرنے لگے تو اندر سے حسین بن علی کے رونے کی آواز آرہی تھی تو آپؐ نے فرمایا :

﴿ألم تعلمی ان بکاؤہ یوذینی﴾ (۲)

آیا آپ نہیں جانتی کہ حسین کے رونے سے مجھے اذیت ہوتی ہے

۱) اسد الغابہ ج ۲ ص ۲۰۔

۲) سیر اعلام النبلاء ج ۳ ص ۲۸۴، مختصر تاریخ دمشق ج ۷ ص ۱۲۵۔

حب و بغض اہل بیت علیہم السلام کے بارے میں بس اتنا ہی نقل کرتے ہیں آخر میں نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اہل بیت سے محبت ایمان کا معیار اور ان سے بغض نفاق اور کفر کی علامت ہے۔

ولایت اہل بیت علیہم السلام

پہلی روایت:

عن عمار بن یاسرؓ قال قال رسول اللہؐ :

﴿من آمن بی و صدقنی فلیتولَ علی بن ابی طالب فانَ ولایته ولایتی و ولایتی ولایة الله﴾ (۱).

حضرت عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

جو کوئی مجھ پر ایمان لایا ہے اور میری تصدیق کی ہے وہ ولایت علی بن ابی طالب کو بھی قبول کرے بیشک علیؑ کی ولایت میری ولایت ہے اور میری ولایت اللہ کی ولایت ہے۔

دوسری روایت:

کچھ لوگ حضرت علیؑ کی حضرت رسول خداؐ کی خدمت میں بدگوئی کرنا چاہ رہے تھے تو آپؐ نے غضبناک ہو کر فرمایا۔

۱) مختصر تاریخ دمشق ج ۱۷ ص ۳۶۰۔

﴿ما تریدون من علیؑ علیؑ منی و انا منه و هو ولی کل مومن بعدی﴾(۱).

تم لوگ علی سے کیا چاہتے ہو علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں

تیسری روایت:

قال رسول اللہؐ:

﴿اوصی من آمن بالله و صدّقنی بولایة علی بن ابی طالب و من تولاہ فقد تولانی و من تولانی فقد تولیٰ الله و من احبّه فقد احبّنی و من احبّنی فقد احبَّ الله عزوجل﴾ (۲).

میں وصیت کرتاہوں کہ جو کوئی اللہ پر ایمان لائے، علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کے ذریعے میری تصدیق کرے کیونکہ جو ان کی ولایت کو مانے گا اس نے میری ولایت کو ماناہے اور جو میری ولایت کو قبول کرے گا ایسا ہے جیسے اس نے اللہ کی ولایت کو قبول کیاہے، اور جو کوئی علیؑ سے محبت کرے گا ایسا ہے کہ اس نے مجھ سے محبت کی ہے اور جو کوئی مجھ سے محبت کرے گا ایسا ہے کہ اس نے اللہ سے محبت کی ہے

۱) اسد الغابہ ج ۴ ص ۱۰۷، الکامل فی ضعفاء الرجال ج ۲ ص ۱۴۲۔

۲) الاخبار الموفقیات ص ۳۱۲ ح ۱۷۱ تا ۱۷۴۔

چوتھی روایت:

﴿عن ابن عباس فانی سمعت رسول اللهؐ یقول و هو آخذ بید علیؑ:هذا اول من آمن بی و اوّل من یصافحنی یوم القیامة و هو فاروق هده الامة یفرق بین الحق و الباطل و هو یعسوب المومنین و المال یعسوب الظالمین و هو الصدیق الاکبر و هو بابی الذی اوتی منه و هو خلیفتی من بعدی﴾(۱)۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خداؐ سے سنا ہے وہ ایک دن حضرت علیؑ کا ہاتھ تھام کر فرمارہے تھے۔ یہ پہلا شخص ہے جو مجھ پر ایمان لایاہے اور پہلا آدمی ہوگا جو روز قیامت مجھ سے مصافحہ کرے گا، وہ اس امت کا فاروق ہے یعنی حق اور باطل میں فرق کرنے والا ہے، و ہر مومن کا بزرگ ہے اور مال ظالموں کا بزرگ ہے، یہ صدیق اکبر ہے اور یہ وہ دروازہ ہے جہاں سے عطا ہوتی ہے اور یہ میرے بعد خلیفہ ہوگا

پانچویں روایت:

عن حذیفة بن اسید قال قال رسول اللهؐ :ایها الناس ان الله

۱) مختر تاریخ دمشق ج ۱۷، ص ۳۰۷۔

مولای و انا مولیٰ المومنین و انا اولیٰ بھم من انفسھم فمن کنت مولاہ فھذا علی مولاہ اللھم و ال من والاہ و عاد من عاداہ (۱)

حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا اے لوگوں بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں مومنین کا مولیٰ ہوں اور میں ان سے زیادہ ان کی جانوں کا اختیار رکھتاہوں پھر میں جس کا مولا ہوں یہ علی اس کا مولا ہے اے خدا جو اس سے محبت کرے توُ بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ

مناقب اہل بیت (علیہم السلام)

پہلی روایت:

﴿عن جابربن عبد اللہ قال قال رسول اللہؐ: انا مدینۃالعلم وعلی بابھافمن ارادالعلم فلیات باب المدینہ﴾ (۲)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے لہذا جو کوئی علم چاہتا ہے وہ دروازے سے آئے

۱) اسد الغابۃ ج ۴ ص ۱۰۸، مختصر تاریخ دمشق ج ۱۷ ص ۳۵۲۔

۲) اسد الغابۃ ج ۴ ص ۱۰۰، مختصر تاریخ دمشق ج ۱۸ ص ۱۷۔

دوسری روایت:

﴿عن ابی المراء قال قال رسول اللہ ؐ: من اراد ان ینظر الی آدم فی علمه و الی نوح فی فهمه و الی ابراهیم فی حلمه و الی یحیی بن زکریا فی زهده و الیٰ موسی بن عمران فی بطشه فلینظر الی علی ابن ابی طالب﴾ (۱)

ابی مراء سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کوئی چاہتاہے آدم کے علم کو دیکھے ، نوح کی فهم کو دیکھے، ابراہیم کے حلم کو دیکھے، یحیی بن زکریا کی پرہیزگاری کو دیکھے اور موسی بن عمران کی قدرت کو دیکھے تو علی بن ابی طالبؑ کو دیکھ لے

تیسری روایت:

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں نے اپنے والد حضرت ابوبکر کو دیکھا مسلسل حضرت علیؑ کے چہرے کی طرف دیکھے جارہے ہیں، میں نے پوچھا اتنا زیادہ علیؑ کی طرف کیوں دیکھ رہے ہیں تو انھوں نے کہا کہ میں نے رسول خداؐ سے سنا ہے کہ :

۱) مختصر تاریخ دمشق ج ۱۷ ص ۳۷۸۔

النظر الیٰ وجہ علی عبادة(۱)

علیؑ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے

چوتھی روایت:

﴿عن ابی لیلی قال قال رسول اللہؐ: الصدیقون ثلاثة حبیب النجار مومن آل یاسین جز قیل مومن آل فرعون و علی بن ابی طالب و ھو افضلھم﴾(۲)

ابی لیلی سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا " صدیق تین ہیں حبیب آل یاسیں کا مومن جزقیل آل فرعون کا مومن اور علی بن ابیطالبؑ اور یہ علیؑ سب سے افضل ہیں

پانچویں روایت:

﴿عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہؐ ثلاثة ما کفروا باللہ فقط مومن آل یاسین وعلی بن ابیطالب وآسیةامراة فرعون﴾(۳).

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا تین لوگوں نے کبھی خدا سے کفر نہیں کیا ہے آل یاسین کا مومن، علی بن ابیطالبؑ اور فرعون کی بیوی آسیہؑ

۱) مختصر تاریخ دمشق ج/ ۱۸ص ۷۔

۲) مختصر تاریخ دمشق ج/ ۱۸ص ۸ ۷ ۳۔

۳) مختصر تاریخ دمشق ج/ ۷اص ۸ ۷ ۳۔

چھٹی روایت:

﴿عن ابن عباس قال اول من آمن برسول اللهؐ علی و من النساء خدیجه﴾(۱).

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے حضرت رسول پر علیؑ ایمان لائے اور عورتوں میں حضرت خدیجہؑ

ساتویں روایت:

﴿قال رسول اللہؐ :صلت الملائکة علیّ وعلی علیّ بن ابیطالب سبع سنین قالوا و لم ذاك یا رسول اللہ ؟ قالؐ لم یکن معی من الرجال غیره﴾(۲).

رسول خداؐ نے فرمایا :"ملائکہ مجھ پر اور علیؑ پر سات سال تك درود بھیجتے رہے" لوگوں نے پوچھا "کب رسول خداؐ آپؐ نے فرمایا " جب میرے ساتھ مردوں میں علیؑ کے علاوہ کوئی نہ ہوتا تھا

۱) اسد الغابۃ ج/۴ ص ۹۴، مختصر تاریخ دمشق ج/۱۷ص ۳۰۵۔
۲) اسد الغابۃ ج/۴ ص ۹۴، مختصر تاریخ دمشق ج/۱۷ص ۳۰۵۔

آٹھویں روایت:

﴿عن ابن عباس قال قال رسول الله ؐ:افضل نساء اهل الجنة خديجة بنت خويلد و فاطمه بنت محمد و مريم و آسيه﴾ (۱)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا۔اہل جنت کی خواتین میں سب سے افضل حضرت خدیجہؑ بنت خویلد، حضرت فاطمہ بنت محمدؐ اور حضرت مریمؑ اور حضرت آسیہؑ ہیں

نویں روایت:

﴿عن علیؑ قال : کان الحسن اشبه الناس برسول الله من وجهه الی سرته و کان الحسین اشبه الناس برسول اللهؐ ما اسفل من ذلک﴾(۲).

حضرت علیؑ نے فرمایا حسنؑ لوگوں میں سب سے زیادہ رسول خداؐ سے شباہت رکھتے تھے چہرے سے لیکر کمر تک اور حسینؑ اسکے نیچے سے رسول خداؐ کے شبیہ تھے

۱) ارشاد الساری ج/۸ ص۲۷۹، سیر اعلام النبلاء ج/۲ ص۱۲۶۔

۲) سیر اعلام النبلاء ج/۳ ص۲۵۰و۲۸۰، اسد الغابۃ ج/۲ ص۲۰، مختصر تاریخ دمشق ج/۷ ص۹۔

دسویں روایت:

﴿عن علیؑ قال قال رسول اللہؐ: الحسن والحسین سید شباب اہل الجنة وابوهما خیر منهما﴾(١).

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا حسنؑ اور حسینؑ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور ان کے والد ان دونوں سے بہتر ہیں

گیارھویں روایت:

﴿عن ابوهریره قال:رایتُ النبیؐ یمص لعاب الحسن والحسین کما یمص الرجل التمرة﴾(٢)

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول خداؐ لعاب حسنؑ اور حسینؑ کو ایسے چوس رہے تھے جیسے کوئی شخص کھجور کو چوستا ہو

بارھویں روایت:

﴿عن ابن ابی ابراهیم قال قال رسول اللہؐ الحسن والحسین هما ریحانتای من الدنیا﴾(٣)

١) سیر اعلام النبلاء ج/ ٣ ص ٢٥١ و ٢٨٢، ١١ اصابہ ن/ ٢ ص ١٢، مختصر تاریخ دمشق ج/ ٧ ص ١٤۔

٢) مختصر تاریخ دمشق ج/ ٧ ص ٧ او ١٢٤

٣) اسد الغابہ ج/ ٢ ص ٢٠، ارشاد الساری ج/ ٨ س ٢٦٨ ن ٣ ٥٢ ٧ ٣ سیر اعلام النبلاء ج/ ٣ ص ٢٨١۔

ابن ابی ابراہیم سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا حسنؑ اور حسینؑ یہ دونوں دنیا کے دو خوشبودار پھولوں میں سے ہیں۔

تیرھویں روایت:

سعید بن میسّب سے روایت ہے کہ حضرت عمر پناہ مانگتے تھے اس وقت سے کہ جب مشکل پیش آجائے اور وہاں ابوالحسن علی بن ابی طالبؑ نہ ہوں (۱)۔

چودھویں روایت:

حضرت ام سلمیٰؓ سے روایت ہے کہ ایک دن میں نے کئی مرتبہ رسول خداؐ کو سوتے اور اٹھتے ہوئے دیکھا، پھر میں نے دیکھا کہ رسول خداؐ اٹھے اور ان کے ہاتھ میں ایک لال رنگ کی مٹی ہے، میں نے پوچھا یہ کونسی مٹی ہے تو آپؐ نے فرمایا "مجھے جبرئیلؑ نے خبر دی ہے کہ یہ عراق کی سرزمین کی مٹی ہے جہاں حسینؑ قتل کردیئے جائیں گے"

حاکم نیشاپوری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح السند ہیں (۲)۔

پندرھویں روایت:

شب ہجرت پیامبرؐ جبکہ قریش کے لوگوں نے حضرتؐ کو شہید کرنا چاہا تو جبرئیلؑ نے آکر رسول خداؐ کو بتلایا کر فوراً ہجرت کر جائیں۔

۱) اسد الغابہ ج ۴ ص ۱۰۰۔
۲) مستدرک علی الصحیحین ج ۴ ص ۳۹۸۔

پھر رسول خداؐ نے حضرت علیؑ کو جو وصیتیں کرنی تھیں کیں، جو اہل مکہ کی امانتیں آپؐ کے پاس تھیں وہ حضرت علیؑ کو دیں اور جلد از جلد مدینہ آنے کو کہا اور فرمایا کہ آج کی رات تم میرے بستر پر سو جاؤ اور رسول خداؐ مدینہ کی جانب ہجرت فرما گئے۔

جب رسول خداؐ نے علی بن ابی طالبؑ کو اپنے بستر پر سلا دیا تو آسمان سے حضرت جبرئیلؑ اور حضرت میکائیلؑ آپؑ کی حفاظت کیلئے تشریف لائے حضرت جبرئیلؑ حضرت علیؑ کے سرہانے کھڑے ہو گئے اور حضرت میکائیل علیؑ کے پائنتی، پھر حضرت جبرئیلؑ نے آواز لگائی بخٍ بخٍ اے علی بن ابی طالبؑ، کون تمھاری طرح کا ہو سکتا ہے پھر خداؐ نے حضرت پیامبرؐ پر علیؑ کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی۔

﴿و من الناس من یشتری نفسه ابتغاء مرضات الله﴾ (۱)

اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو خداکی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اپنی جان بھی بیچ ڈالتے ہیں (۲)

سولھویں روایت:

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب خیبر کی جنگ کا موقع آیا تو رسول خداؐ نے حضرت ابوبکر کو علم دے کر حملہ کرنے کیلئے بھیجا لیکن وہ ناکام ہو گئے پھر

۱) سورہ بقرہ ۲۰۷۔

۲) اسد الغابہ ج ۴ ص ۹۵ و ۱۰۴۔

حضرت عمر کو علم دیکر حملہ کرنے کیلئے بھیجا وہ بھی ناکام رہے پھر رسول خداؐ نے فرمایا ''میں کل ایک ایسے آدمی کو علم دوں گا کر جو خیبر کو فتح کئے بغیر پلٹ کر نہیں آئے گا اور جو اللہ کا دوست ہے اور اللہ بھی اسے دوست رکھتا ہے'' پھر رسول خداؐ نے صبح کی نماز پڑھکر پہلے علم منگوایا اور پھر حضرت علیؑ کو بلوا بھیجا جبکہ حضرت علیؑ کی آنکھوں میں سوزش تھی پھر رسول خداؐ نے اپنے دست مبارک حضرت علیؑ کی آنکھوں پر پھیرا جس سے حضرت علیؑ کو فوراً شفا ہو گئی پھر علم تھما کر جنگ کیلئے روانہ کیا اور فتح ہو گئی(۱)۔

فی الحال ہم ان ہی مناقب اہل بیت علیہم السلام کو بیان کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں، ہم نے کوشش یہ کی ہے کہ ان فضائل کو بیان کیا جائے کہ جو متفق علیہ ہیں اگرچہ متفق علیہ مناقب اور بھی بہت ہیں لیکن ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں للعاقل یکفی الاشارہ (عاقل کیلئے اشارہ ہی کافی ہے)۔

۱) اسد الغابہ ج/۴ ص ۹۸، الاصابہ ج/۴ ص ۲۰۰، صحیح مسلم ج/۴ ص ۲۴۳، ارشاد الساری ج/۸ ص ۲۲۷ ح/۴۲۰۱۔

شجرہ ملعونہ

﴿ارشاد ربّ العزت ھے: و ما جعلنا الرء یا التی أریناك الاّ فتنةً للناس والشجرة الملعونه فی القرآن و نخوّفهم فما یذیدهم الاّ طغیاناً کبیراً﴾ (۱)

اور ہم نے خواب تم کو دکھلادیا تھا تو بس اسے لوگوں کی آزمائش کا ذریعه ٹھرایا تھا اور وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور ہم باوجودیکه ان لوگوں کو طرح طرح سے ڈراتے ہیں مگر ہمارا ڈرانا انکی سرکشی کو بڑھاتا ہی گیا.

اس سے پہلے کہ باقاعدہ شجرہ ملعونہ کے بارے میں گفتگو کا آغاز کریں، مذکورہ روایات کا حوالہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔

روایات شان نزول

الف:

﴿عن یعلی بن مره قال قال رسول اللهؐ : اُریتُ بنی امیه علی منابر الارض فانزل الله (ما جعلنا الرویا التی اریناكَ الا فتنةً للناس والشجرة الملعونه فی القرآن ...... ﴾(آیه)

یعلی بن مره سے روایت ہے که رسول خداؐ نے فرمایا مجھے دکھایا گیا که بنی امیه منبروں پر ہیں پھر خدا نے یه آیت نازل فرمائی ...... الآیه

۱) سورہ اسراء، ٦٠۔

ب:

﴿عن حسین بن علیؑ : اصبح رسول اللہؐ و ھو مھموم فقیل مالك یا رسول اللہؐ فقالؐ انی اریتُ فی المنام کانّ بنی امیه یتغارون منبری ھذا فانزل الله و ما جعلنا الرؤیا ﴾(آلایه)

حضرت حسین بن علیؑ سے روایت ہے کہ ایک روز صبح کے وقت رسول خدا اٹھے تو کچھ پریشان دکھائی دے رہے تھے پوچھا گیا اے رسول خداؐ آپ کو کیا ہوگیا ہے ؟ جس پر رسول خداؐ نے جواب دیا " مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے کہ بنی امیه میرے اس منبر کو غارت کررہے ہیں پھر خداوند متعال نے یه آیت نازل فرمائی و ما جعلنا ...... (الآیه)"

ج:

﴿عن سعید بن مسیب قال : رای رسول اللہؐ بني امیه علی المنابر فانزل الله و ما جعلنا ......﴾الآیه

سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے بنی امیه کو اپنے منبروں پر دیکھا تو خداوند نے اس آیت کو نازل فرمایا و ما جعلنا .... (الآیة)

یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ شجرہ ملعونہ سے مراد بنیٔ امیہ ہیں کہ جو رسول خداؐ کے بعد

آپؐ کے منبروں پر بندروں کی طرح کودیں گے (البتہ بندروں والی تعبیر خود روایات میں وارد ہوئی ہے کہ جو انشاء اللہ بنی حکم کے حالات میں ذکر ہوگی) اگرچہ کہ یہ روایات اس آیت کے ذیل میں بھی کئی مفسرین نے نقل کی ہے مگر ہم فقط انھیں تین روایات کو ذکر کررہے ہیں کیونکہ بنی امیہ میں بنی حکم خود بخود شامل ہیں لہذا الگ سے ذکر کرنے کو ضروری نہیں سمجھا۔

اگرچہ کہ بعض مفسرین نے اس آیت کو شجرہ زقوم پر حمل کرنے کی کوشش کی ہے، یہ بات قطعاً عقل میں نہیں آتی کہ خواب میں ایک چیز دکھائی گئی ہے اور اس کو شجرہ ملعونہ سے تعبیر کرنا اور پھر مورد لعن قرار دینا ہے، صرف خالی درخت پر لعن کیا معنی رکھتا ہے: بعض مفسرین نے یہ کہا ہے کیونکہ یہ آیات مکیہ ہیں، لہذا رسول خداؐ کے پاس اس وقت منبر ہی نہیں تھا، یہ بات انتہائی مضحکہ خیز ہے یہ خدا اور قرآن کے علم کو اپنے علم سے مقایسہ کرتے ہیں جس رسولؐ کو خدا نے قیامت اور آخرت تک کا علم عطا کیا ہے اس رسولؐ کو اپنے چند سال بعد کا علم نہیں عطا کرسکتا، اس سے زیادہ ہم کچھ نہیں کہیں گے، بس یہی کافی ہے کہ قرآن میں بنی امیہ پر لعن وارد ہوتی ہے، تفصیل کے لئے مراجع کریں(۱)۔

۱) درالمنثور ج ۵ ص ۳۰۹، ۳۱۰، روح المعانی ج ۱۵ ص ۱۰۷، تفسیر ابن ابی حاتم ج ۷ ص ۲۳۳۶ رقم ۱۳۳۲۳ و ۱۳۳۲۴، تاریخ طبری ج ۸ ص ۱۸۵ تفسیر قرطبی ج ۱۰ ص ۲۸۶، تفسیر طبری ج ۱۵ ص ۷۷، تفسیر شوکانی ج ۳ ص ۲۹۸، تفسیر اللباب ج ۱۲ ص ۳۲۲، تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۵۲، تفسیر بیضاوی ج ۲ ص ۵۲ ۱۴ اضواء البیان ج ۳ ص ۶۰۳، تفسیر ماوردی ج ۳ ص ۲۵۳، تفسیر زادالمسیر ج ۵ ص ۳۹۔

ابوسفیان صخر بن حرب القرشی :

اس کا نام و نسب ابو سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہے، یہ ان لوگوں میں سے تھا کہ جو آخری وقت تک اسلام نہیں لائے تھے، یہ فتح مکہ کے دن اسلام لایا تھا، لیکن کتب تاریخ میں اس کے اسلام کے بارے میں اختلاف ہے، کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ مجبور ہو کر فتح مکہ کے دن اسلام لایا کہ جس کی جانب اصحاب پیامبرؐ کے تاریخی کلمات موجود ہیں کہ جن میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، قرطبیؒ نقل کرتے ہیں کہ ایک دن ابو سفیان حضرت عثمان کی خلافت کے زمانے میں ان کے پاس آیا اور کہنے لگا یہ جنت کیا ہے اور یہ دوزخ کیا ہے مجھے نہیں معلوم یہ سب کیا باتیں ہیں، جس پر حضرت عثمان نے اس سے کہا، میرے پاس سے چلے جاؤ، قرطبیؒ کہتے ہیں کہ اسی طرح سے اور بھی بہت سی روایات ہیں کہ ہم جن کا ذکر نہیں کر رہے ہیں، جبکہ کتب روائی میں ذکر ہوئی ہیں (۱)۔

اس کی موت حضرت عثمان کے زمانہ میں ہوئی بعض ۳۱، ۳۲، ۳۳، ہجری بیان کرتے ہیں البتہ اختلاف ہے۔ یہ شجرہ خبیثہ کا پہلا رکن ہے کہ اسلام کے زمانہ میں ظاہر ہوا اگرچہ اس خاندان کی دشمنی خاندان رسالت ہاشمی سے پرانی چلی آرہی تھی لیکن کیونکہ ہماری توجہ

۱) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ج / ۴ ص ۲۴۱۔

مخصوص ان افراد کی جانب ہے کہ جنھوں نے اسلام کو بگاڑنے کی کوشش کی ہے اور آج صدر اسلام کے بزرگوں میں شمار کیا جاتا ہے، جناب رسول خداؐ سے اس کے بارے میں روایات نقل ہوئی ہیں۔

عبداللہ بن عمر، علی بن اقمر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول خداؐ کی نظر ابو سفیان پر پڑی وہ سواری پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ معاویہ اس کو چلا رہا تھا اور اس کا بھائی یزید بن ابو سفیان ساتھ چل رہا تھا تو رسول خداؐ نے ان کی جانب دیکھ کر فرمایا:

﴿اللهم العن القائد والسائق و الراکب﴾(۱)

خدا کی لعنت ہو چلانے والے پر ساتھ چلنے والے پر اور بیٹھے ہوئے پر

ایک دوسری جگہ نقل ہوتا ہے کہ ایک روز رسول خداؐ نے معاویہ بن ابو سفیان، یزید بن ابی سفیان اور ابو سفیان کو گدھے کے ساتھ آتے ہوئے دیکھا جبکہ ایک گدھے پر بیٹھا ہوا تھا ایک اس کو چلا رہا تھا اور تیسرا اس کے ساتھ چل رہا تھا، جن کو دیکھ رسول خداؐ نے فرمایا:

﴿لعن الله القائد والراکب والسائق﴾(۲)

خدا کی لعنۃ ہو چلانے والے پر بیٹھے ہوئے پر اور ساتھ چلنے والے پر

۱) وقعۃ صفین ص ۲۲۰۔

۲) تاریخ طبری ج ۸ ص ۱۸۵۔

اسی بات کی جانب امام حسنؑ نے معاویہ سے خطاب کرتے ہوئے اشارہ کیا ہے کہ تو وہ ہے کہ جس پر رسول خداؐ نے لعنت فرمائی تھی(۱)۔

البتہ معاویہ کے بارے میں روایات نقل کرتے ہوئے بھی ان احادیث کا ذکر آئیگا۔

ایک اور جگہ پر البراء بن عازب روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ابو سفیان معاویہ کے ساتھ رسول خداؐ کے پاس آیات تو آپؐ نے فرمایا:

﴿اللهم العن التابع والمتبوع، اللهم عليك بالاقيعس﴾ (۲)

خدا کی لعنت ہو تابع اور متبوع پر (آگے اور پیچھے چلنے والے)

البراء کے بیٹے نے پوچھا اقیعس کون ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ ''معاویہ''! البتہ میرے خیال میں اتنا ہی بیان کر دینا قارئین کیلئے کافی ہے اگر چہ کتب تاریخ میں ابو سفیان کے بارے میں بہت زیادہ تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا ہے، جبکہ بعض اور باتیں بھی ہیں کہ جن کو ہم معاویہ بن ابو سفیان کے حالات زندگی میں بیان کریں گے۔

معاویہ بن ابو سفیان

نسب تو ابو سفیان کے ذکر میں بیان ہو چکا ہے اگر چہ نسب بھی تاریخ کی کتابوں میں

۱) جمھرۃ خطبۃ العرب ج ۲ ص ۲۲ رقم ۱۸، تزکرۃ الخواص ص ۱۱۵۔

۲) وقعۃ صفین ص ۲۱۸۔

ایک اختلافی مسئلہ ہے کیونکہ کئی جگہ پر معاویہ کو ابن ہند سے تعبیر کیا گیا ہے جبکہ کہیں معاویہ بن جماعۃ (کئی لوگوں کا بیٹا معاویہ) کہہ کر بھی پکارا گیا ہے، جب معاویہ نے زیاد بن امیہ کو زیاد بن سمیۃ کہہ کر خطاب کیا تو زیاد نے پلٹ کر کہا کہ اگر میں زیاد بن سمیۃ ہو تو تم ابن جماعۃ ہو۔

البتہ قارئین کے لئے یہ بیان کرتے چلیں کہ عربوں کے درمیان اگر کسی کی ماں کو کوئی بری نسبت دینی ہوتی تھی یا کسی کو کنایۃ سے حرام زادہ کہنا ہوتا تھا تو اس کو اس کی ماں کے نام کے ساتھ خطاب کیا جاتا تھا تاکہ یہ ظاہر کیا جائے کہ اس کے باپ کا نام مجہول ہے۔

معاویۃ کو تو اکثر لوگوں نے معاویہ ابن ہند کہہ کر پکارا ہے جس کی وجہ وہ تاریخی کردار ہے کہ جو اس ماں کا تھا۔

اصمعی اور کلبی معاویہ کے بارے میں امام حسنؑ کے اس جملہ کی توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امامؑ نے کہا میں جانتا ہوں کہ تو کس کا بیٹا ہے۔

کیونکہ معاویہ کے بارے میں معروف ہے کہ وہ قریش کے چار آدمیوں میں سے کسی ایک کا بیٹا ہو سکتا ہے۔

۱) عمارۃ بن ولید بن مغیرۃ مخزومی ۲) مسافر بن ابی عمرو

۳) عباس ابن عبد المطلب ۴) ابوسفیان

عمارۃ بن ولید تو معلوم ہے کہ قریش کے خوبصورت جوانوں میں شمار کیا جاتا تھا، مسافر بن ابی عمرو کے بارے میں کلبی کا کہنا ہے کہ عام لوگوں کا کہنا ہے کہ معاویہ مسافر بن ابی عمرو کا بیٹا ہے کیونکہ وہ معاویہ کی ماں ہند سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا جب ہند حاملہ ہوئی اور معاویہ اس کے پیٹ میں تھا تو مسافر اپنے کارنامہ کے ظاہر ہونے کے ڈر سے بھاگ کر الحیرۃ کے والی کے پاس چلا آیا اور اس کے پاس رہنے گا، پھر ابو سفیان حیرۃ آیا اور مسافر سے ملاقات کی جبکہ اس وقت مسافر ہند کے عشق کی شدت کی وجہ سے بیمار ہو چکا تھا مسافر نے ابو سفیان سے پوچھا کہ آیا میرے مکہ سے آنے کے بعد تم نے ہند سے شادی کر لی ہے، جب ابو سفیان نے اسی خبر کی تائید کی تو مسافر ہند کے عشق کو لیکر اس دنیا سے رخصت ہو گیا"۔

کلبی کا کہنا ہے کہ "ہند ایک فاحشہ عورت تھی، اس کا رنگ سوڈان کے رہنے والوں کی طرح پکا ہوا کرتا تھا، اگر اس کے یہاں پیدا ہونے والی اولاد کالی ہوا کرتی تھی تو اس کو مار دیا جاتا تھا۔"

کلبی بیان کرتے ہیں کہ "ایک دن معاویہ کی خلافت کے زمانے میں اس کے سامنے اسحاق بن طابہ اور یزید بن معاویہ کے درمیان بحث چل رہی تھی، یزید بن معاویہ نے اسحاق سے کہا کہ "بے شک تمھارے لیئے بہتر ہے کہ تم بني کلب میں شامل ہو جاؤ کیونکہ وہ سارے جنتی ہیں (یزید کا اشارہ اس بات کی طرف تھا کہ اسحاق کی ماں کے بارے میں لوگ کہتے تھے کہ بنیَ کلب کے بعض لوگوں سے حاملہ ہوئی ہے) پھر اسحاق

نے یزید سے پلٹ کر کہا" بے شک تمھارے لیئے بھی بہتر ہے کہ تم بنیؔ عباس میں شامل ہو جاؤ کہ جو سارے جنتی ہیں، یزید کو اسحاق کی بات سمجھ میں نہیں آئی لیکن معاویہ سمجھ گیا جب اسحاق چلا گیا تو معاویہ نے یزید سے کہا" تم نتیجہ کو جانے بغیر کس طرح لوگوں کو گالیاں دیتے ہو" یزید نے کہا" میں اسحاق کو ذلیل کرنا چاہتا تھا" معاویہ نے کہا" وہ بھی یہی چاہتا تھا" یزید نے پوچھا" وہ کیسے" معاویہ نے بتایا کہ " تم نہیں جانتے کہ قریش کے کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ میں عباس بن عبد المطلب کا بیٹا ہوں"۔

شعبیؔ کہتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فتح مکہ کے دن بھی ہند کے کردار کی طرف اشارہ فرمایا ہے، جب ہند رسول خداؐ کے پاس بیعت لینے آئی تو آپؐ نے فرمایا: "اس شرط کے ساتھ بیعت لوں گا کہ پھر زنا نہیں کروگی" جس پر ہند نے جواب دیا کہ " آیا آزاد عورت بھی زنا کر سکتی ہے" رسول خداؐ تو جانتے تھے پھر آپؐ نے حضرت عمر کی جانب دیکھا تو وہ ہند کی اس بات پر مسکرا رہے تھے (۱)۔

زمخشری اپنی کتاب میں اس طرح بیان کرتے ہیں کہ " معاویہ کے باپ ہونے کے بارے میں چار آدمیوں کے نام لیئے جاتے ہیں مسافر بن ابی عمرو، عمارۃ بن ولید، عباس بن عبد الطلب اور صباح (۲)۔

۱) تزکرۃ الخواص ص ۱۸۴۔

۲) ربیع الابرار ج ۳ ص ۵۵۱۔

قارئین محترم اب آپ خود ہی سمجھ لیں کہ جس کی ابتداء ہی ایسی ہو تو دیکھتے ہیں کہ انتہا کیا ہو سکتی ہے؟ اگر چہ بل ہم اضل کی انتہا نہیں ہے۔

حضرت پیغمبرؐ کی زبان پر معاویہ کا ذکر :

۱۔ احمد بن حنبل، مسلم اور حاکم وغیرہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ میں کسی کام میں مصروف تھا کہ تو رسول خداؐ نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ جاؤ اور معاویہ کو بلا کر لاؤ" میں گیا تو مجھ سے کہا گیا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے، میں رسول خداؐ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے، رسول خداؐ نے دوبارہ فرمایا" جاؤ اور اسے بلا کر لاؤ، پھر دوسری مرتبہ یہی کہا گیا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے پھر رسول خداؐ نے مجھے تیسری بار بھیجا اور جب وہی جواب لیکر آیا تو آپؐ نے فرمایا" لا اشبع الله بطنه"(۱) "خدا کبھی اس کے پیٹ کو نہ بھرے)۔ اور پھر کبھی اس کا پیٹ نہیں بھرا۔

۲۔ جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول خداؐ نے مجھ سے فرمایا" اعاذك من امارة السفهاء" (پناہ مانگو خدا سے سفہاء کی حکومتوں سے)۔

میں نے سوال کیا" یہ سفہاء کی حکومت کونسی ہے؟

۱) صحیح مسلم ج/۵ ص ۲۷۱ح ۲۶۰۴، تاریخ طبری ج/۸ ص ۱۸۶، انساب الاشراف ج/۵ ص ۱۳۵۔

رسول خداؐ نے فرمایا" وہ امُراء جو میرے بعد آئیں گے، میری اقتداء نہیں کریں گے میری سنت پر عمل نہیں کریں گے، جو ان لوگوں کے جھوٹے عمل کو سچ کہے گا اور ان کے ظلم میں مدد کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے اور نہ میں ان میں سے ہوں اور میرے پاس حوض پر بھی نہیں آسکے گا، اور جو کوئی ان کے جھوٹ کو سچ نہیں کہے گا اور ان کے ظلم کرنے میں مدد نہیں کرے گا۔ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور حوض پر میرے پاس آسے گا(۱)۔

۳۔ عبداللہ بن عمر، علی بن اقمر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول خداؐ کی نظر ابوسفیان پر پڑی وہ سواری پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ معاویہ اس کو چلا رہا تھا اور اس کا بھائی یزید بن ابوسفیان ساتھ چل رہا تھا تو رسول خداؐ نے ان کی جانب دیکھ کر فرمایا:

﴿اللھم العن القائد والسائق والراکب﴾ (۲)

خدا کی لعنت ہو چلانے والے پر، ساتھ چلنے والے پر اور بیٹھے ہوئے پر

اسی کی ہم مضمون روایت طبری (۳) میں نقل ہوئی ہے۔

۱) مسند احمد ج/ ۳ ص ۳۲۱۔
۲) وقعۃ صفین ص ۲۲۰۔
۳) تاریخ طبری ج/ ۸ ص ۱۸۵۔

۴۔ ایک اور جگہ پر البراء بن عازب روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ابو سفیان معاویہ کے ساتھ رسول خداؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے فرمایا:

﴿اللھم العن التابع والمتبوع اللھم علیك بالاقیعس﴾ (۱).

خدا کی لعنت ہو تابع اور متبوع پر (آگے اور پیچھے چلنے والے) البراء کے بیٹے نے پوچھا (اقیعس کون ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ "معاویہ"۔

۵۔ رسول خداؐ نے فرمایا:

﴿یطلع من ھذا الفج رجل من امتی یحشر علی غیر امتی﴾(۲)

" اس دروازہ سے میری امت کا ایک آدمی ابھی آئے گا کہ جو قیامت کے دن کسی اور امت میں حساب کیا جائے گا"، پھر دیکھا تو وہاں سے معاویہ چلا آرہا تھا

۶۔ رسول خداؐ نے فرمایا:

﴿انَ معاویہ فی تابوت من نار فی اسفل درك منھا ینادی یا حنّان یا منّان الان و قد عصیت قبل و کنت من المفسدین﴾(۳).

۱) وقعۂ صفین ص ۲۱۸۔

۲) تاریخ طبری ج/ ۸ ص ۱۸۶، انساب الاشراف ج/ ۵ ص ۱۳۴، کتاب صفین میں "علی غیر سنتی" نقل ہوا ہے "کسی اور سنت پر عمل کرنے والا"۔

۳) تاریخ طبری ج/ ۸ ص ۱۸۶، لسان المیزان ج/ ۱ ص ۲۸۶ رقم ۲۰۸۔

بے شک معاویہ جہنم کے آخری درجہ میں آگ کے تابوت میں ہوگا او ر وہاں سے آواز لگارہا ہوگا یا حنّان یا منّان اور میں نے گناہ کیا ہے اور میں زمین پر فساد پھیلانے والوں میں سے تھا

۷۔رسول خداؐ نے فرمایا:

﴿اذا بلغت بنو امیہ اربعین اتخذوا عباد اللہ خولاً مال اللہ نحلاً و کتاب اللہ دغلاً﴾ (۱).

جب بنوامیہ کو چالیس سال ہوجائیں(چالیس ہجری لگ جائے) خدا کے بندوں پر وہم و گمان طاری ہوجائے گا، خدا کے مال کا صفایا ہوگا اور خدا کی کتاب میں شک و شبہہ پیدا ہوجائے گا۔

۸۔رسول خداؐ نے فرمایا:

﴿ویل لبنی امیة ثلاث مرات﴾ (۲).

''لعنت ہو بنی امیہ پر'' تین مرتبہ فرمایا

---

۱) مستدرک الحاکم ج۴ ص ۴۷۹، کنز العمال ج۱۱ ص ۱۶۵ ح ۳۱۰۵۸۔

۲) کنز العمال ج۱۱ ص ۳۶۳ ح ۳۱۷۵۰۔

۹۔ عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

﴿یموت معاویة علی غیر الاسلام﴾ (۱)

معاویہ کی موت اسلام پر نہیں ہوگی (بلکہ کافر ہوکر مرے گا)

۱۰۔ جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

﴿یموت معاویه علی غیر ملتی﴾ (۲)

معاویہ مرتے وقت میری امت کے مسلمانوں میں نہیں شمار کیا جائے گا۔

۱۱۔ ایک مرتبہ انصار میں سے ایک شخص معاویہ کو قتل کرنا چاہتا تھا لوگوں نے اس سے کہا حضرت عمر کے زمانے میں تلوار نہیں چل سکتی ہے۔

تم پہلے ان کو لکھ کر پوچھ لو، اس نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول خداؐ فرماتے تھے۔

﴿اذا رایتم معاویة یخطب علی الاعواد فاقتلوہ﴾ (۳)

جب تم لوگ معاویہ کو لکڑیوں (منبر) پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھو تو اسے قتل کردو

۱) وقعۃ صفین ص ۲۱۷، طبری ج ۸ ص ۱۸۶۔

۲) وقعۃ صفین ص ۲۱۷، طبری ج ۸ ص ۱۸۶۔

۳) انساب الاشراف ج ۵ ص ۱۳۶۔

لوگوں نے کہا کہ ہم نے بھی سنا ہے لیکن ہم نے بھی ایسا نہیں کیا مگر یہ کہ پہلے حضرت عمر سے پوچھ لیں، پھر ہم نے حضرت عمر کو لکھ بھیجا، پھر ہمیں کوئی جواب موصول نہ ہوا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

۱۲۔ بہت معروف روایت ہے کہ جو چار مختلف واسطوں سے نقل ہوئی ہے۔

رسول خداؐ نے فرمایا:

﴿اذا رأیتم معاویه علی منبری فاقتلوه﴾(۱)

جب کبھی معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو اس کو قتل کردو

جن مختلف واسطوں سے نقل ہوئی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱) الکامل فی ضعفاء الرجال ج/ ۲ص ۱۴۶ رقم ۳۴۳۔

۲) انساب الاشراف ج/ ۵ص ۱۳۶۔

۳) وقعۃ صفین ص ۲۱۶ اور ۲۲۱، تاریخ طبری ج/ ۸ص ۱۸۶۔

۴) تھذیب التھذیب ج/ ۵ص ۹۶۔

لھذا اس کی سند میں بحث کرنا بلا فائدہ ہے اگر چہ کہ محبین بني امیہ نے اس کی سند کو ضعیف کرنے کی بہت کوشش کی ہے۔

۱) الکامل فی ضعفاء الرجال ج/ ۲ص ۱۴۶ رقم ۳۴۳۔

۱۳۔ زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

﴿اذا رایتم معاویه و عمروبن عاص مجتمعین ففرقوا بینهما فانهما لن یجتمعا علی خیر﴾(۱)

جب بھی معاویہ اور عمرو بن عاص کو ایک ساتھ دیکھو تو فوراً ان کو ایک دوسرے سے الگ کردو کیونکہ یہ لوگ کبھی کسی اچھی بات پر جمع نہیں ہوتے۔

۱۴۔ رسول خداؐ نے فرمایا:

﴿شر خلق الله خمسة: (۱ ابلیس)، (۲ ابن آدم الذی قتل اخاه) (۳ فرعون ذوالاوتاد)، (٤ رجل من بني اسرائیل ردّهم عن دینهم) (۵ رجل من هذه الامة یبایع علی کفره عند باب لدّ﴾(۲)

خلق خدا میں سے پانچ شر ہیں: ابلیس، حضرت آدمؑ کا وہ بیٹا کہ جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا، فرعون، اور وہ آدمی کہ جس نے بنی اسرائیل کو ان کے دین سے ہٹا دیا تھا اور میری امت کا وہ آدمی کہ جو اپنے کفر پر باب لد پر بیعت لے گا

(**لدّ:** بیت المقدس کے نواح میں ایک بستی کا نام ہے)

۱) وقعۃ صفین ص ۲۱۸۔

۲) وقعۃ صفین ص ۲۱۷۔

راوی نے جب معاویہ کو باب لد پر بیعت لیتے دیکھا تو رسول خداؐ کا قول یاد آیا اور وہ علی بن ابی طالبؑ کے ساتھ جا کر شامل ہو گیا۔

۱۵۔ سالم بن ابی جعد سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

﴿معاویه فی تابوت مقفل علیه فی جهنم﴾(۱)

معاویہ جہنم میں ایک ایسے تابوت میں ہوگا کہ جس پر تالا لگا ہوا ہوگا

حضرت علی علیہ السلام کی زبان پر معاویہ کا ذکر :

۱۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں :

﴿لکل امة آفة و آفة هذه الامّة بنو امیّة﴾ (۲)

ہر امت کیلئے کوئی نہ کوئی آفت ہوتی ہے اور اس امت (امت مسلمہ) کیلئے آفت بنوامیہ ہے

۲۔ حضرت علی علیہ السلام کا صفین میں خطاب :

"میں نے رسول خداؐ سے کچھ عہد کیا ہے اور میں اس سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا، اور یہاں تمہارا دشمن آچکا ہے، تم لوگ جانتے ہو کہ ان کا سردار منافق بن منافق ہے، اپنے

۱) انساب الاشراف ج ۵ ص ۱۳۶۔

۲) کنز العمال ج ۱۱ ص ۳۶۴ ح ۳۱۷۵۵۔

ساتھیوں کو جہنم کی طرف دعوت دے رہا ہے اور یہاں تمھارے نبی کا چچازاد بھائی تمھارے ساتھ ہے اور تم اس کو اچھی طرح جانتے ہو مجھ سے پہلے رسول خداؐ کے پیچھے کسی نے نماز نہیں پڑھی میں اہل بدر میں سے ہوں معاویہ ہمارا آزاد کیا ہوا ابن آزاد کیا ہوا ہے خدا کی قسم ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر ...(۱)۔

۳۔ حضرت علیؑ کا محمد بن ابی بکرؒ اور اہل مصر کے نام خط۔

﴿ایاکم و دعوة الکذاب ابن هند، تاملوا و اعلموا انه لا سواء امام الهدی و امام الردی و وصی النبی و عدوّ النبی﴾(۲)

بچو ہند کے جھوٹے بیٹے کی دعوت سے سوچو اور سمجھو کہ کبھی امام ہدایت اور امام ضلالت اور نبیؐ کا وصی اور نبی کا دشمن ہرگز برابر نہیں ہوسکتے

۴۔ حضرت علی علیہ السلام نے ایک اور مقام پر محمد بن ابی بکرؒ کے نام خط میں لکھا:

﴿الفاجر بن الفاجر معاویة والفاجر بن کافر عمرو عاص﴾ (۳)

فاجر کا بیٹا فاجر معاویہ ہے اور کافر کا بیٹا فاجر عمرو عاص ہے

۱) وقعۃ صفین ص ۳۱۴، جمہرۃ خطب العرب ج ۱ ص ۳۵۳، شرح نہج البلاغہ لابن حدید ج ۵ ص ۲۴۸۔

۲) شرح نہج البلاغہ لابن حدید ج ۶ ص ۷۱۔

۳) تاریخ طبری ج ۴ ص ۷۷۔

۵۔ حضرت علیہ السلام نے زیاد کے نام خط میں فرمایا:

﴿ان معاویہ کا لشیطان الرجیم یاتی المرء من بین یدیہ و من خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ فاحذرہ ثم احذرہ ثم احذرہ والسلام﴾(۱)

بے شک معاویہ شیطان رجیم کی طرح ہے انسانوں کے آگے سے آتا ہے ان کے پیچھے سے آتا ہے دائیں سے آتا ہے بائیں سے آتا ہے اس سے بچو پھر اس سے بچو پھر اس سے بچو والسلام (یعنی ہر طرف سے انسان کو گھیر کر گمراہ کرتا ہے)۔

۶۔ جب جنگ صفین میں شامیوں نے قرآن کو نیزوں پر اٹھالیا تو حضرت علیؑ نے ان کو خطاب کر کے فرمایا:

اے خدا کے بندوں میں اس بات کا زیادہ مستحق ہوں کہ قرآن کو سمجھتا ہوں لیکن معاویہ، عمرو عاص، ابن ابی معیط، حبیب بن مسلمۃ اور ابن ابی سرح کا نہ کوئی دین سے واسطہ ہے اور نہ قرآن سے، میں ان کو تم سے زیادہ جانتا ہوں ان کی صحبت میں بچے اور بڑے ہوتے ہیں اور وہ بدترین بچے اور بڑے ہوتے ہیں یہ قرآن جو کہ حق ہے یہ لوگ اس کے ذریعہ باطل تک پہنچنا چاہتے ہیں (۲)۔

۱) شرح نہج البلاغہ لابن حدید ج/۱۶ص ۱۸۲۔

۲) وقعۃ صفین ص ۴۸۹۔

حضرت عائشہ کی معاویہ بن ہند کے بارے میں رائے :

اسود بن یزید نے حضرت عائشہ سے کہا کہ : "آیا آپ کو تعجب نہیں ہے کہ آزاد کیئے گئے لوگوں کا بیٹا اصحاب رسولؐ کے ساتھ خلافت کے مسئلہ پر لڑ رہا ہے" حضرت عائشہ نے جواب میں فرمایا :

"اس میں تعجب کی کیا بات ہے ، وہ سلطان ہے اللہ نے اسے اچھا اور برا دونوں راستہ دکھلا دیا ہے ، آخر فرعون بھی تو اہل مصر پر چار سو سال تک حکومت کرتا رہا تھا، اسی طرح اور بھی کفار میں سے بہت سے لوگوں نے حکومت کی ہے "(۱)۔

حضرت عائشہ کا معاویہ کو فرعون اور کفار سے تشبیہ دینا در اصل اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ جو قرآن میں ارشاد ہوا ہے ،

﴿وما امر فرعون برشید یقدم قومه یوم القیامةِ فاوردَهُم النار و بِئس الوِردُ المَورود واُتبعُوا فی هذه لعنةً ویوم القیامة بِئس الرّفدُ المَرفود﴾(۲).

و حالانکه فرعون کا حکم کچھ سوچا ہوا نه تھا قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے چلے گا اور ان کو دوزخ میں جاکر جھونک دے گا اور یه لوگ کس قدر بُرے گھات اتارے گئے اور اس دنیا میں بھی لعنت انکے پیچھے لگادی اور قیامت کے دن بھی لگی رہے گی کیا بُرا انعام ہے جو انهیں ملا "

۱) البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۳۴، مختصر تاریخ دمشق ج ۲۵ ص ۴۲۔

۲) سورۃ ھود (۹۷، ۹۹)۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا صفین میں خطاب

''بے شک جگر کھانے والی عورت کا بیٹا (معاویہ بن ہند) اہل شام کو علی ابن ابیطالبؑ کے خلاف ورغلا کر لے آیا ہے، وہ علیؑ کہ جو رسول خداؐ کا چچازاد بھائی اور ان کا ہمزاد ہے جس نے سب سے پہلے رسول خداؐ کے پیچھے نماز پڑھی، بدر میں رسولؐ کے ساتھ تھا، اس کی ہر چیز اور بات میں فضیلت ہے، جبکہ معاویہ اور ابو سفیان مشرک اور بت پرستی کرتے تھے'' یہاں تک کہ فرمانے لگے :

''جس علیؑ کے ساتھ جنگ کر رہے ہو وہ کہتا ہے کہ خدا اور اس کے رسولؐ سچے ہیں جبکہ معاویہ اور ابو سفیان کہتے ہیں کہ خدا اور اس کے رسولؐ جھوٹے ہیں.... ''(۱)۔

قیس کا خط معاویہ کے نام

﴿یا وثن بن وثن تکتب الیّ تدعونی الی مفارقة علی بن ابی طالب و الدخول فی طاعتكَ .....﴾

''اے بت پرست کے بت پرست بیٹے ، تو نے مجھے علی بن ابیطالبؑ سے الگ ہونے اور تیری اطاعت کرنے کیلئے خط لکھا ہے اور مجھے میرے اصحاب سے جدا کرنے کی دھمکی دی ہے اور یہ کہ لوگ تیری جانب آرہے ہیں

۱) وقعۂ صفین ص ۳۱۸، شرح نہج البلاغہ ابن حدید ج / ۵ ص ۲۵۱۔

اس خدا کی قسم کہ جو وحدہ لاشریک ہے اگر علیؑ کیلئے میرے علاوہ کوئی بھی باقی نہ رہے میں پھر بھی تیرے سامنے نہیں جھکوں گا اور تجھ سے جنگ کرونگا اور تیری اطاعت میں نہیں آؤنگا جبکہ تو علی بن ابی طالبؑ کا دشمن ہے میں خدا کے ولی کو چھوڑ کر خدا کے دشمن کو اختیار نہیں کرونگا اور نہ ہی شیطان کی فوج کو اللہ کی فوج پر ترجیح دونگا والسلام (۱)

ایک اور مقام پر قیس کا معاویہ کے نام خط لکھنا ملتا ہے کہ:

﴿ اما بعد فانما انت وثن بن وثن دخلت فی الاسلام کرھا و خرجت منه طوعاً ...... ﴾ الخ

بے شک تو بت پرست کا بت پرست بیٹا ہے، تو مجبوری کی حالت میں اسلام میں داخل ہوا ہے، اور اپنی مرضی سے اسلام سے خارج ہوا تیرا ایمان کسی موقع پر بھی ظاہر نہیں ہوا ہے اور تیرا نفاق کوئی نئی چیز نہیں ہے ہاں میرے باپ نے تیر مارا تھا اور نشانہ پر بھی لگا تھا اور اس نے اپنے پیچھے والے کو پلٹ کر نہیں دیکھا تھا اور کوئی بھی اس کی جنگ کی غبار کو چیر

۱) التاج فی اخلاق الملوک ص ۱۱۴۔

کر اس تک نہیں پہنچ سکا تھا اور ہم اس دین کے انصار میں سے ہیں جس سے تو نکل چکاہے اور جس دین میں تو شامل ہوا ہے اس کے دشمن ہیں والسلام(۱)

حافظ ابن کثیر کی بنوامیہ کی بادشاہت کے بارے میں رائے

سنت بھی یہی ہے کہ ان کے خلیفہ کو بادشاہ کہا جائے کیونکہ نبیؐ نے پیشگوئی فرمائی تھی میرے بعد خلافت ۳۰ سال تک رہے گی پھر بادشاہت شروع ہو جائے گی'' اور یہ مدت ربیع الاول ۴۱ھ میں ختم ہو گئی جبکہ حضرت امام حسنؑ معاویہ کے ساتھ صلح کرنے پر مجبور ہو گئے تھے (۲)۔

معاویہ کے پوتے معاویہ بن یزید بن معاویہ کا بیان :

جب یزید کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا معاویہ بن یزید بن معاویہ منبر پر آیا تو اہل شام سے خطاب کرتے ہوئے کہنے لگا'' یہ خلافت خدا کی رسی ہے میرے دادا (معاویہ) نے اسی کے اہل کے ساتھ جنگ کی اور کون اس کا علی بن ابی طالبؑ کے علاوہ مستحق ہو سکتا تھا اور تم پر معاویہ اس طرح سوار ہو گیا اور تمھیں خبر بھی نہیں ہوئی یہاں تک کہ اس کو

۱) مروج الذہب ج/ ۳ ص ۲۵، مناقب خوارزمی ص ۲۵۸ ح ۲۴۰۔

۲) البدایہ والنہایہ ج/ ۸ ص ۱۷۔

موت آگئی اور اس نے اپنی قبر کو گناہوں سے بھر لیا، پھر اس کے بعد میرے باپ نے بھی اس کی تقلید کی اور وہ بھی اس منصب کا اہل نہیں تھا اور اس نے نواسہ رسولؐ سے جنگ کی لہذا اس کی عمر چھوٹی ہو گئی اور وہ بھی جلد ہی مر گیا اور اس کی قبر بھی گناہوں سے بھر گئی" اور پھر معاویہ بن یزید رونے لگا(۱)۔

عبداللہ بن عمر کی معاویہ کے بارے میں رائے

﴿ان معاویه فی تابوت فی الدرك الاسفل من النار و لو لا كلمة فرعون، انا ربكم الاعلیٰ ، ما كان احدٌ اسفل من معاویه﴾ (۲).

بے شک معاویہ جہنم کے نچلے درجہ پر آگ کے تابوت میں ہوگا اگر فرعون یہ نہ کہتا کہ میں سب سے بڑا خدا ہوں، کوئی بھی معاویہ سے زیادہ جہنم میں نیچے نہ ہوتا

۱) صواعق المحرقہ ص ۲۲۴۔

۲) وقعۃ صفین ص ۲۱۷۔

معاویہ کے کارنامے

سمرہ بن جندب معاویہ کے حواریوں میں سے ایک ہے حسب توفیق اسنے اپنی قدرت میں رہتے ہوئے بہت ظلم کیئے جب معاویہ نے زیاد بن ابی سفیان کو کوفہ اور بصرہ کا گورنر مقرر کیا تو زیاد چھ مہینے بصرہ میں اور چھ مہینے کوفہ میں رہتا تھا، بصرۃ میں اس کی عدم موجودگی میں سمرہ بن جندب گورنری کے فرائض انجام دیتا تھا، سمرۃ کھلے ہاتھوں سے قتل وغارت کیا کرتا تھا کہ جس کا معاویہ کو علم بھی تھا بلکہ بعض امور میں حکم بھی دیا کرتا تھا(۱)۔

اسی سمرہ بن جندب کو معاویہ نے بیت المال سے چار لاکھ درہم اس واسطے دیئے کہ وہ اہل شام کیلئے خطبہ دے کہ آیت شریفہ:

﴿و من الناس من يعجبك قوله في الحياة الدنيا و يشهد الله على في قلبه و هو الدّ الخصام و اذا تولىٰ سعىٰ في الارض ليفسد فيها و يهلك الحرث والنسلَ والله لا يحب الفساد﴾(۲).

﴿ اے رسول﴾ بعض لوگ منافقین سے ایسے بھی ہیں) جنکی چکنی چپڑی باتیں اس زرا سی زندگی میں تمھیں بہت بھاتی ہیں اور وہ اپنی دلی محبت پر خدا کو گواہ مقرر کرتے ہیں حالانکہ وہ تمھارے دشمنوں میں سب سے زیادہ جھگڑا لو ہے اور جب حاکم بنا تو ادھر ادھر دوز دھوپ کرنے لگا تا کہ ملک میں فساد پھیلائے اور زراعت اور مویشی کا ستیا ناس کرے اور خدا فساد کو اچھا نہیں سمجھتا''

۱) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ج ۲ ص ۲۱۴۔ ۲) سورۃ بقرہ ۲۰۴، ۲۰۵۔

امیر المومنین علی بن ابی طالب کی شان میں نازل ہوئی ہے اور یہ آیت شریفہ :

﴿و مِنَ الناس من یشتری نفسه ابتغاءَ مَرْضاتِ الله﴾(۱)۔

" اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو خدا کی خوشنودی

حاصل کرنے کی غرض سے اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں "

ابن ملجم یعنی قاتل علی بن ابی طالب کی شان میں نازل ہوئی ہے(۲)۔

البتہ خاندان اہل بیت کے خلاف بنی امیہ کی یہ سازشیں تاریخ کے صفحات پر کثرت سے پائی جاتی ہیں اور بہت سے کارنامہ اپنی سیاہی سمیت موجود ہیں۔

گورنروں کو کھلی چھوٹ

معاویہ نے اپنے گورنروں کو قانون سے بالاتر قرار دیا اور ان کی زیادتیوں پر شریعت کے مطابق کاروائی کرنے سے صاف انکار کر دیا، انکا گورنر عبداللہ بن عمرو بن غیلان ایک مرتبہ بصرے میں منبر پر خطبہ دے رہا تھا ایک شخص نے دوران خطبہ میں اس کو کنکر مار دیا اس پر عبداللہ نے اس شخص کو گرفتار کر کے اس کے ہاتھ کٹوا دیئے حالانکہ شرعی قانون کی رو سے یہ ایسا جرم نہ تھا جس پر کسی کا ہاتھ کٹوا دیا جائے، معاویہ کے پاس

۱) سورہ بقرہ ۲۰۷۔

۲) شرح نہج البلاغہ لابن حدید ج ۴ ص ۷۷۔

استغاثہ کیا گیا تو اس نے کہا کہ ہاتھ کی دیت تو بیت المال سے ادا کر دوں گا مگر میرے عمال سے قصاص لینے کی کوئی سبیل نہیں (۱)۔

زیاد کو جب معاویہ نے بصرے کے ساتھ کوفہ کا بھی گورنر مقرر کیا اور وہ ایک مرتبہ خطبہ دینے کیلئے کوفہ کی جامع مسجد کے منبر پر کھڑا ہوا تو کچھ لوگوں نے اس پر کنکر پھینکے اس نے فوراً مسجد کے دروازے بند کرا دیئے اور کنکر پھینکنے والے تمام لوگوں کو جن کی تعداد ۳۰ سے ۸۰ تک بیان کی جاتی ہے گرفتار کرا کے اسی وقت ان کے ہاتھ کٹوا دیئے (۲)۔

نہ کوئی مقدمہ ان پر چلایا گیا اور نہ کسی عدالت میں پیشی ہوئی نہ کوئی باقاعدہ قانونی شہادت ان کے خلاف پیش ہوئی، گورنر نے محض اپنے انتقامی حکم سے اتنے لوگوں کو قطع ید کی سزا دے ڈالی جس کے لیئے قطعاً کوئی شرعی جواز نہ تھا، مگر دربار خلافت سے اس کا بھی کوئی نوٹس نہ لیا گیا۔

اس سے بڑھ کر ظالمانہ افعال بسر بن ارطاۃ نے کیئے جسے معاویہ نے پہلے حجاز و یمن کو حضرت علی بن ابی طالبؓ کے قبضہ سے نکالنے کے لیئے بھیجا تھا اور پھر ہمدان پر قبضہ کرنے کیلئے مامور کیا تھا اس شخص نے یمن میں حضرت علیؑ کے گورنر عبید اللہ بن عباس

۱) — الکامل ابن اثیر ج ۳ ص ۲۴۸، بدایہ و نہایہ ج ۸ ص ۷۱۔

۲) — تاریخ طبری ج ۴ ص ۱۷۵، الکامل ج ۳ ص ۳۰۶۔

کے دو چھوٹے چھوٹے بچوں کو قتل کر دیا، ان کے بچوں کی ماں اس صدمہ سے دیوانی ہو گئی، بنی کنانہ کی ایک عورت یہ ظلم دیکھ رہی تھی چیخ اٹھی کہ "مردوں کو تم نے قتل کر دیا اب ان بچوں کو کس لیئے قتل کر رہے ہو؟ بچے تو جاہلیت میں بھی نہیں مارے جاتے تھے اے ارطاۃ کے بیٹے جو حکومت بچوں اور بوڑھوں کے قتل اور بے رحمی اور برادر کشی کے بغیر قائم نہ ہو سکتی ہو اس سے بُری کوئی حکومت نہیں ہے (۱)۔

اس کے بعد اسی ظالم شخص کو معاویہ نے ہمدان پر حملہ کرنے کیلئے بھیجا جو اس وقت حضرت علیؑ کے قبضہ میں تھا وہاں اس نے دوسری زیادتیوں کے ساتھ ایک ظلم عظیم یہ کیا کہ جنگ میں جو مسلمان عورتیں پکڑی گئی تھیں انہیں لونڈیاں بنا لیا گیا، ابن عبد البرّ کا کہنا ہے کہ "یہ پہلا موقع تھا کہ مسلمانوں کی آپس کی جنگ میں گرفتار ہونے والی عورتیں لونڈیا بنائی گئیں (۲)۔

جب کہ شریعت میں اس کا قطعاً کوئی جواز نہیں ملتا یہ ساری کاروائیاں گویا اس بات کا عملاً اعلان تھیں کہ اب گورنروں اور سپہ سالاروں کو ظلم کی کھلی چھوٹ ہے اور سیاسی معاملات میں شریعت کی کسی بات کے وہ پابند نہیں ہیں۔

۱) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ج ۱/ص ۲۴۲، تاریخ طبری ج ۴/ص ۱۰۸، الکامل ج ۳/ص ۲۵۰، بدایہ ونہایہ ج ۷/ص ۳۲۴۔

۲) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ج ۱/ص ۲۴۳۔

سر کاٹ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجنا

ایک اور سنت جو ڈالی گئی وہ یہ کہ سر کاٹ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجا جانے لگا انتقام کے جوش میں لاشوں کی بے حرمتی کرنے کا وحشیانہ طریقہ بھی جو جاہلیت میں رائج تھا اور جسے اسلام نے مٹا دیا تھا اس دور میں دوبارہ شروع ہو گیا۔

قتل عمار یاسرؓ

سب سے پہلا سر جو زمانہ اسلام میں کاٹ کر لے جایا گیا وہ حضرت عمار یاسرؓ کا سر مبارک تھا، ابن سعد نے بھی طبقات میں اسے نقل کیا ہے کہ جنگ صفین میں حضرت عمار کا سر کاٹ کر معاویہ کے پاس لایا گیا اور دو آدمی اس پر جھگڑ رہے تھے ہر ایک کہتا تھا کہ عمار کو میں نے قتل کیا ہے، جبکہ وہاں موجود بعض لوگوں نے اعتراض کیا کہ قتل عمار کے بارے میں رسول خداؐ نے فرمایا تھا:

﴿یا عمار تقتلك الفئة الباغیه......﴾

اے عمار تم کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

جس پر ابن نابغہ عمرو نے فوراً لوگوں میں یہ بات پھیلادی کہ قتل عمار کا سبب ہم لوگ نہیں ہیں بلکہ خود علی بن ابی طالبؑ ہیں، کیونکہ وہ علیؑ کے ساتھ یہاں آئے تھے (۱)۔

۱) طبقات ابن سعد ج/۳ ص ۲۵۳، الکامل ج/۳ ص ۱۸۸، بدایہ و نہایہ ج/۷ ص ۳۱۸۔

جبکہ یہ بات ظاہر ہے کہ حق بات کیا ہے، عمر و عاص کا بھی ان تمام مسائل میں بہت بڑا کردار ہے، حتی جنگ صفین میں نیزوں پر قرآن اٹھانے کا مشورہ اور کئی ایسی باتیں کہ جو تاریخ میں محفوظ ہیں اس آدمی کے سر ہیں، کچھ اسکے بارے میں بھی بیان کریں گے۔

قتل مالک اشترؒ

جب حضرت علی بن ابی طالبؑ نے محمد بن ابی بکرؓ کی شہادت کے بعد مالک اشتر کو مصر کا گورنر بنا کر بھیجا تو معاویہ کو اس کے جاسوسوں کے ذریعہ یہ خبر پہنچی ادھر معاویہ کو یہ معلوم تھا کہ ایک مرتبہ مالک اشتر مصر پہنچ گئے تو معاویہ کو مصر سے ہاتھ دھونا پڑے گا اور عمر و عاص بھی مصر کی گورنری کے خواب دیکھا کرتا تھا معاویہ کو یہ بھی معلوم تھا کہ مالک اشتر محمد بن ابی بکر سے کہیں زیادہ سخت ہیں، اس لیئے فوراً قلزم کے لوگ کہ جو خراج دیا کرتے تھے ان میں سے ایک کے پاس آیا اور کہا کہ میں تمھاری تمام اگلی پچھلی خراجیں معاف کردوں گا لیکن اس کے بدلے مالک کو قتل کرنا پڑے گا۔

پھر وہ شخص اس مقام پر آکر بیٹھ گیا جہاں سے مالک اشتر کو گزرنا تھا، جب مالک اشتر وہاں پہنچے تو اس شخص نے مالک کا استقبال کیا اور اسی مقام پر منزل کرنے کو کہا، پھر اس نے کھانے اور پینے کیلیئے چیزیں بھی دیں اس میں ایک شہد کا زہر ملا ہوا شربت بھی تھا کہ جو مالک اشتر کو پیش کیا گیا جس کے پینے کی وجہ سے وہیں مالک اشتر کی شہادت ہوگئی،

جب معاویہ کو مالک کی شہادت کی خبر پہنچی تو اس نے اہل شام کیلئے خطبہ دیا اور کہا کہ "علیؑ کے دو بازو ہوا کرتے تھے کہ جن کو میں نے کاٹ دیا ہے ایک صفین میں یعنی عمار یاسر اور دوسرا آج یعنی مالک اشتر... (۱)۔

قتل عمرو بن حَمِق

اس کے بعد دوسرا سر عمرو بن حَمِق کا تھا جو رسول خداؐ کے صحابیوں میں سے تھے، مشہور ہے کہ قتل عثمان بن عفوان میں ان کا بھی ہاتھ تھا، زیاد کی عراق میں حکومت کے دوران ان کو گرفتار کرنے کی کوشش کی گئی وہ بھاگ کر ایک غار میں چھپ گئے وہاں ایک سانپ نے ان کو کاٹ لیا اور وہ مر گئے، تعاقب کرنے والے ان کی مردہ لاش کا سر کاٹ کر زیاد کے پاس لے گئے، اس نے معاویہ کے پاس دمشق بھجوا دیا وہاں اسے بر سر عام گشت کرایا گیا اور پھر لے جا کر ان کی بیوی کی گود میں ڈال دیا گیا (۲)۔

قتل محمد بن ابی بکرؓ

ایسا ہی وحشیانہ سلوک مصر میں محمد بن ابی بکر کے ساتھ کیا گیا وہ وہاں حضرت علیؑ

---

۱) تاریخ طبری ج/۴ ص ۲۷، الکامل ج/۳ ص ۲۲۷۔

۲) طبقات ابن سعد ج/۶ ص ۲۵، تهذیب التہذیب ج/۸ ص ۲۲، بدایہ ونہایہ ج/۸ ص ۴۹۔

کے گورنر تھے، معاویہ کا جب مصر پر قبضہ ہوا تو انہیں گرفتار کر کے قتل کر دیا گیا اور یہ کہ انھوں نے مرنے سے پہلے پانی مانگا تو انھیں وہ بھی نہیں دیا گیا اور بات یہیں ختم نہیں ہوئی بلکہ قتل کرنے کے بعد ان کی لاش ایک مردہ گدھے کی کھال میں رکھ کر جلائی گئی(۱)۔ اس کے بعد تو یہ مستقل طریقہ ہی بن گیا کہ جن لوگوں کو سیاسی انتقام کی بناپر قتل کیا جائے ان کے مرنے کے بعد ان کی لاشوں کو بھی معاف نہ کیا جائے، امام حسینؑ اور ان کے اصحاب کا سر کاٹ کر کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے دمشق لے جایا گیا اور ان کی لاش پر گھوڑے دوڑا کر روندا گیا(۲)۔

البتہ اس واقعہ کی نسبتاً تفصیل حالات یزید بن معاویہ میں آئے گی۔

قتل نعمان بن بشیر

نعمان بن بشیر انصاری جو یزید کے دور حکومت تک بنی امیہ کے ساتھ تھا مگر مروان کے زمانے میں عبداللہ بن زبیر کے ساتھ ہو گیا تھا، اسی بناپر اس کا سر کاٹ کر اس کی بیوی کی گود میں ڈال دیا گیا۔(۳)

---

۱) تاریخ طبری ج/ ۴ ص ۷۹، الکامل ج/ ۳ ص ۲۲۹۔

۲) تاریخ طبری ج/ ۴ ص ۳۴۹ الی ۳۵۶، الکامل ج/ ۳ ص ۴۳۳، بدایہ ونہایہ ج/ ۸ ص ۱۸۹ تا ۱۹۲۔

۳) طبقات ابن سعد ج/ ۶ ص ۵۳ بدایہ ونہایہ ج/ ۸ ص ۲۴۹۔

قتل مصعب بن زبیر

مصعب کا سر بھی کوفہ اور مصر میں پھرایا گیا پھر دمشق لے جا کر اسے منظر عام پر لٹکا دیا گیا، اس کے بعد شام کے شہروں میں اسے پھرانے کا ارادہ تھا مگر خود عبدالملک بن مروان کی بیوی عاتکہ بنت یزید بن معاویہ نے اس پر احتجاج کیا اور کہا "جو کچھ تم نے اب تک کیا ہے اس سے بھی تمھارا دل ٹھنڈا نہ ہوا؟ اب اس کی نمائش کیوں کرتے پھر رہے ہو"؟ پھر اس سر کو اتروا کر دفن کرا دیا گیا(۱)۔

قتل عبداللہ بن زبیر

ابن زبیر اور اس کے ساتھی عبداللہ بن صفوان اور عمارۃ بن حزم کے ساتھ بھی ایسا ہی وحشیانہ سلوک کیا گیا، ان کے سر کاٹ کر مکہ سے مدینہ اور مدینہ سے دمشق لے جائے گئے جگہ جگہ ان کی نمائش کی گئی اور مکہ میں ان کی لاشیں کئی روز تک سولی پر لٹکی رہیں یہاں تک کہ وہ سڑ گئیں (۲)۔

---

۱) الکامل ج ر ۴ ص ۱۰۴، تاریخ ابن خلدون ج ر ۳ ص ۴۵، الاخبار الموفقیات (الاخبار الموفقیات) میں بھی اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ص ۵۴۵۔

۲) الکامل ج ر ۴ ص ۱۲۶، تاریخ طبری ج ر ۵ ص ۳۴، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ج ر ۱ ص ۴۲۔

اپنے قارئین محترم سے سوال فقط یہ ہے کہ آیا اسلام میں کافر کے ساتھ بھی یہ سلوک روا رکھا گیا ہے یا نہیں؟ اسلام کہ جو انسانی حقوق کا پاسبان ہے، انسان کو انسانیت کے اعلیٰ درجات پر لے جانے کیلئے آیا ہے، تمام احکام اسلامی انسان کو خدای متعال کے سامنے متعبد اور خلق خدا کے ساتھ متواضع ہونے کا سبق دیتے ہے، جس دین میں حتی جانوروں کے حقوق کی بھی رعایت کی گئی ہے، وہاں انسان بلکہ خود اہل مسلک مسلمانوں کے ساتھ یہ سلوک کیا معنی رکھتا ہے، سوائے اس کے کہ ان جرائم کے مرتکب حکام اور عاملین اسلام تو کیا انسانیت سے بے بہرہ تھے اور ان کا انسانیت نام کے مقولہ سے کوئی واسطہ نہیں تھا، اور وہ لوگ بل ہم اضل کے قطعی مصداق ہیں۔

شہادت امام حسن علیہ السلام

شعبی فرماتے ہیں کہ معاویہ نے جعدہ بنت اشعث کو پیغام بھجوایا کہ حسنؑ کو زہر دے دو تو میں تمھاری شادی یزید سے کر دوں گا اس کے علاوہ تمہیں ایک لاکھ درھم بھی دیئے جائیں گے پھر جب امامؑ کی شہادت ہو گئی تو جعدہ نے معاویہ کو پیغام بھجوایا اور وعدہ پورا کرنے کو کہا تو معاویہ نے مال تو بھجوا دیا اور کہا ''مجھے یزید بہت عزیز ہے میں اس کو زندہ دیکھنا چاہتا ہوں اگر یہ باتیں نہ ہوتیں تو تمھاری شادی یزید سے کر دیتا''(۱)۔

۱) تذکرۃ الخواص ص ۱۹۲۔

زمخشری فرماتے ہیں کہ معاویہ نے جعدہ بنت اشعث کیلئے ایک لاکھ درہم معیّن کیئے کہ وہ امامؑ کو زہر دیدے دوماہ تک امامؑ سے خون جاری رہااور وہ فرماتے تھے کہ "مجھے کئی مرتبہ زہر دیا گیا مگر اثر نہ کرسکا لیکن اس مرتبہ اثر کر گیا اور زہر نے میرے جگر کے ٹکڑے کردیئے (۱)۔

البتہ باز جگہوں پر اس سازش کی نسبت یزید سے بھی دی گئی ہے۔

صاحب صواعق محرقہ فرماتے ہیں :

"امام حسنؑ کی موت کا سبب یہ تھا کہ آپکی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس الکندی کو یزید نے خفیہ پیغام بھیجا تھا کہ اگر تو امام حسنؑ کو زہر دیکر ہلاک کردے تو میں تجھے ایک لاکھ درھم بھی دوں گا اور تجھ سے شادی بھی کروں گا، جعدہ نے امامؑ کو زہر دیدیا چنانچہ آپ چالیس روز بیمار رہے جب آپؑ کی وفات ہوگئی تو اس نے یزید کو ایفائے عہد کیلئے کہا تو یزید نے اس سے کہا "بے شک ہم نے تو تجھے حسنؑ کیلئے پسند نہ کیا جو ہمارے دشمن تھے تو خود اپنے لیئے کیسے پسند کریں گے (۲)۔

حافظ جلال الدین سیوطی کا کہنا ہے کہ "حضرت امام حسنؑ کی وفات مدینہ منورہ میں زہر سے ہوئی، آپکی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس کو یزید نے خفیہ پیغام بھیجا کہ اگر

۱) ربیع الابرار ج ۴ ص ۲۰۸، مروج الذہب ج ۴ ص ۵۔

۲) صواعق المحرقہ ص ۱۴۰۔

تو حسنؑ کو زہر دیدے تو میں تجھ سے نکاح کرلوں گا تو اس نے زہر دے دیا جب آپؑ کی شہادت ہو گئی تو اس نے یزید سے ایفائے وعدہ کیلئے کہا تو یزید نے کہا" ہم نے تجھے اپنے دشمن کیلئے پسند نہ کیا تو کیا اپنی ذات کیلئے کیسے پسند کریں گے؟"(۱)۔

اسی طرح ابو علی فضل بن حسن طبری اپنی کتاب اعلام انوری میں فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسنؑ اور معاویہ کے درمیان صلح ہونے کے بعد امام حسنؑ کوفہ سے مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور وہاں دس سال قیام کیا، پھر آپکی بیوی جعدہ بنت اشعث نے آپؑ کو زہر دیدیا، آپ چالیس روز تک بیمار رہ کر وفات پاگئے اور یزید نے اس عورت کو بھکا کر کہا کہ اگر تو نے یہ کام کر دیا تو تجھے ایک لاکھ درہم بھی دوں گا اور اپنی زوجیت میں بھی لوں گا جب امامؑ کی شہادت ہو گئی ، جعدہ نے یزید سے ایفاء عہد کیلئے کہا تو یزید نے جواب دیا" ہم تو تمھارا حسنؑ کے پاس رہنا پسند نہیں کرتے تھے تو خود اپنے پاس رکھنا کیسے پسند کرسکتے ہیں(۲)۔

اگرچہ کہ ہمارے لیئے ثابت ہے کہ اس کام کے پیچھے ابو فتنہ معاویہ کا ہاتھ ہے مگر پھر بھی ان تمام مذکورہ باتوں کی بنابر پر یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ ان دونوں باپ بیٹوں میں سے کسی کا کارنامہ ضرور ہے، دونوں ہی شجرہ خبیثہ کی شاخوں میں سے ہیں، جبکہ کئی لوگوں

۱) تزکرۃ الخواص ص ۱۹۲، تاریخ الخلفاء ص ۱۹۴۔

۲) نورالابصار ص ۲۱۵۔

نے معاویہ کو بچانے کی کوشش بھی کی ہے کہ اس کام میں فقط یزید کا ہاتھ ہے کیونکہ یزید بہت سر پھرا تھا، لیکن اگر ہم معاویہ کے حالات زندگی اور اس کی سوچ اور سیرت کو جانتے ہوں تو نہ یہ کہ ہمیں کوئی تعجب نہیں ہوگا بلکہ عین واقعیت لگے گی۔

ویسے بھی اس کی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ معاویہ اور امام حسنؑ کے درمیان صلح نامہ کی شرائط میں سے ایک نکتہ یہ بھی تھا کہ "معاویہ کو اس بات کا حق نہیں پہنچتا ہے کہ وہ اپنے بعد کیلئے کسی کو معین کرے بلکہ اپنے بعد مسلمانوں کے درمیان شورای نظام چھوڑ کر مرے گا"۔ جبکہ دوسری جانب معاویہ یزید کیلئے بیعت لینے کا پروگرام بنا رہا تھا(۱)۔

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام حسنؑ نے معاویہ کو صرف اس کی حیات تک کیلئے خلافت سپرد کی تھی پھر معاویہ کے بعد خلافت حسنؑ کیلئے ہوگی اس پر دونوں کا اتفاق ہو چکا تھا، یقیناً ایسی صورتحال میں جبکہ معاویہ یزید کیلئے بیعت لینا چاہتا تھا تو اس مسئلہ میں سب سے بڑی رکاوٹ امام حسنؑ کا وجود تھا اور معاویہ کا یہ خیال تھا کہ اگر امام حسنؑ کو راستہ سے ہٹا دیا جائے تو اس کا کام کافی آسان ہو جائے گا۔

۱) صواعق المحرقہ ص ۱۳۶۔

کچھ جعدہ بنت اشعث کندی کے بارے میں

اشعث کندی بھی شجرہ ملعونہ خبیثہ کا ایک مصداق ہے، کیونکہ اس نے اور اس کی اولاد نے ہمیشہ تاریخ اسلام میں منفی کردار ادا کیا ہے۔ اشعث ان لوگوں میں آگے آگے تھا کہ جو لوگ صفین میں علی ابن ابیطالبؑ کے سامنے تلوار نکال کر کھڑے ہو گئے تھے کہ جنگ کو فوراً روک دیا جائے کیونکہ معاویہ کی فوج نے قرآن کو نیزوں پر اٹھالیا ہے کہ جس کے سبب جیتی ہوئی جنگ فیصلہ پر موکول ہوئی کہ جو نتیجہ بے فائدہ رہا، اور یہیں سے خوارج کی بنیاد بھی پڑی کہ جو خود ایک بہت بڑا فتنہ تھا۔

شب شہادت علی بن ابی طالبؑ اشعث کو عبدالرحمٰن بن ملجم کے قصد کا علم تھا اور ابن ملجم نے یہ رات اشعث کی دعوت پر اس کے گھر گزاری تھی جب طلوع فجر کا وقت قریب ہوا تو اشعث نے ابن ملجم سے کہا ''صبح نے تیرا راستہ ظاہر کر دیا ہے لہذا اپنے کام کیلئے اٹھ کھڑا ہو'' تو ابن ملجم اور شبیب بن بجرۃ کھڑے ہو گئے اور انھوں نے اپنی تلواریں لے لیں، اور آکر اس دروازے کے سامنے بیٹھ گئے جس سے حضرت علیؑ نکلتے تھے (۱)۔

اور پھر صبح کو اشعث نے اپنے بیٹے قیس کو بھیجا کہ جا کر دیکھو امیر المؤمنینؑ نے صبح کیسے کی ہے، اس بات سے یہ واضح طور پر ثابت ہوا کہ جعدہ کے باپ اشعث کو ابن ملجم کے

۱) طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۳۶۔

ارادہ قتل کا علم تھا، اگر اس کے دل میں حضرت علیؑ کی عقیدت اور محبت ہوتی تو وہ ابن ملجم کے اس ارادہ سے مطلع کرتا بلکہ یہاں تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ حضرت علیؑ کے قتل میں ایک قسم کا شریک تھا، جب حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد یہ بات کھل کر خاندان نبوت پر ظاہر بھی ہو گئی لیکن پھر بھی اشعث کی بیٹی جعدہ کہ جو اس وقت بھی امام حسنؑ کی زوجہ تھی کوئی انتقامی کاروائی نہیں کی گئی۔

اور یہی جعدہ کا باپ اشعث حضرت ابوبکر کے عہد خلافت میں اپنے قبیلے کے ساتھ مرتد ہو گیا تھا، چنانچہ امراء القیس کے سمجھانے بجھانے سے کہ تم قتل کر دیئے جاؤ گے یہ لوگ خوف قتل سے پھر اسلام میں آ گئے۔

" نیز مسلم بن عقیل کو کوفہ میں گرفتار کرنے والا اور ابن زیاد کا حامی اور ساتھی جعدہ کا بھائی محمد بن اشعث تھا، اس جعدہ کے بھائی قیس اور محمد بن اشعث اور اس کے قبیلے کے کندی لوگ کربلا میں یزیدی لشکر میں تھے اور حضرت امام حسینؑ کی شہادت کے بعد جعدہ کے بھائی نے حضرت امام حسینؑ کے تن بے سر سے جبّہ و چادر اور پاؤں سے نعلین اتاری، خلاصہ یہ کہ یہ پورا گھرانہ اپنے مکروہ افعال میں مصروف رہا ہے انھوں نے کوئی موقع اہل بیت رسولؐ سے اپنی دشمنی نکالنے کا نہیں چھوڑا۔ "

امام حسنؑ کی تدفین

امام حسنؑ نے اپنی شہادت سے پہلے اپنے بھائی امام حسینؑ سے کچھ وصیتیں کیں تھیں ان میں سے تدفین کے بارے میں یہ تھی کہ میں نے حضرت عائشہ سے درخواست کی تھی کہ مجھے اپنے جد بزرگوار رسول خداؐ کے ساتھ دفن کیا جائے تو انھوں نے رضایت دے دی تھی، اگر کچھ لوگ اس پر ناراض ہوں اور جنگ کرنا چاہیں تو تم مجھے بقیع میں دفن کر دینا۔

آپؑ کی شہادت کے بعد امام حسینؑ حضرت عائشہ کے پاس آئے انہوں نے کیئے ہوئے وعدے کی تائید کی، یہ خبر جب مروان بن حکم کو پہنچی تو اس نے اپنے فوجی تعینات کر دیئے اور تدفین کرنے کیلئے آنے والوں کا راستہ روک لیا اور کہا خدا کی قسم یہاں ہر گز کوئی دفن نہیں ہو سکتا یہاں عثمان کو دفن نہیں ہونے دیا گیا تو یہاں حسنؑ عائشہ کے گھر میں دفن ہو سکتے ہیں ہر گز ایسا نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ بعض کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ امامؑ کے تابوت پر تیر بھی برسائے گئے، پھر اسلحہ کے زور سے ان کو روک دیا گیا جس کی وجہ سے امام حسینؑ نے اپنی بھائی کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے آپ کو بقیع میں دفن کر دیا(۱)۔

۱) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ج ۱/ص ۴۴۲۔

مروان بن حکم کے بارے میں

اب جب مروان کا ذکر نکل ہی آیا ہے تو کچھ اُس کے بارے میں بتاتے چلیں، تو ہم سب سے پہلے حضرت رسول خداؐ کی اس حدیث سے بات شروع کرتے ہیں کہ جس کو حضرت عائشہ نے نقل کیا ہے:

﴿لعن رسول الله ابا مروان و مروان فی صلبه فمروان یفیض من لعنة الله﴾(۱)

حضرت پیامبرؐ نے مروان کے باپ حکم پر لعنت فرمائی جبکہ مروان صلب پدر میں تھا تووہ بھی الله کی لعنت سے حصّہ پانے والا ہوا

عبداللہ بن زبیر سے شعبی نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک دن ابن زبیر نے منبر پر چڑھ کر کہا:

"اس خانہ کعبہ اور اس مقدس مکہ کی قسم بے شک حکم بن عاص اور اس کی اولاد زبان محمدؐ پر ملعون رہے ہیں(۲)۔

۱) تاریخ الخلفاء ص ۲۰۳۔

۲) مختصر تاریخ دمشق ج ۲۴ ص ۱۹۱۔

آگے چل کر بادشاہت ابوسفیان کی اولادوں سے نکل کر مروان بن حکم اور اس کی اولادوں اور پوتوں تک چلی ہے۔

اس پورے شجرہ خبیثہ ملعونہ میں صرف ایک آدمی ایسا تھا کہ جو تمام مکاتب فکر اور تاریخی اوراق میں اسے اچھے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور وہ ہے عمر بن عبدالعزیز یعنی آل حکم بن عاص میں ایک آدمی استثنائی طور پر سب سے مختلف نکلا، اس نے اپنے زمانے میں بہت سارے اچھے کام کیئے، کئی ایک بدعتیں جو بنی امیہ کے دور میں شروع ہوئی تھیں ختم کیں اہل بیت نبیؐ اور بالخصوص سب علی بن ابی طالبؑ پر پابندی لگائی کہ جو معاویہ کے زمانے سے شروع ہوئی تھی، معاویہ کے حکم پر تمام خطیب حضرات پر لازم تھا کہ وہ ہر خطبہ میں سب علی بن ابی طالب کریں، ہماری اس مختصر کتاب میں گنجائش نہیں کہ آل حکم بن عاص کے بارے میں باقاعدہ بیان کریں البتہ ضمن گفتگو ان کا ذکر آیا ہے اور بعد میں بھی آئے گا۔ فقط رسول خداؐ سے ایک اور حدیث بنی حکم کے بارے میں بیان کرتے چلیں۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

«انی اریتُ فی منامی کانَّ بنی الحکم بن عاص ینزون علی منبری کما تنزو القردة» (۱).

۱) دلائل النبوۃ ج/ ۶ ص ۵۱۱، مختر تاریخ دمشق ج/ ۲۴ ص ۱۹۰۔

"بے شک میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے اولاد حکم بن عاص میرے منبر پر کود رہے ہوں جیسے کہ بندر کودتے ہیں"

واقعاًان کے کیئے گئے کاموں سے کہیں انسانیت کی بو نہیں آتی، کئی سال یہ بندر اسلام اور شریعت کا مزاق اڑاتے رہیں، یہاں تک کہ ان کی حکومت بني عباس کے منہ کا نوالہ بن گئی۔

کچھ عمرو عاص کے بارے میں

جب معاویہ بن ہند کے دوستوں کا ذکر نکل ہی آیا ہے تو اس کے مشاور اور دوست عمرو عاص کا بھی ذکر کرتے چلیں البتہ اس کی پیدائش بھی معاویہ سے زیادہ مختلف نہیں ہے فقط افراد کے نام تبدیل ہونگے اس کو بھی تاریخ میں عمرو بن نابغہ کے نام سے بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ امام حسنؑ کے اس قول کی تشریح میں ابن جوزی کلبی سے نقل کرتے ہیں امامؑ نے عمرو عاص سے کہا تھا کہ تو مشترک بچہ ہے کیونکہ ایک طہر (پاکی) میں عمرو کی ماں نابغہ نے پانچ آدمیوں سے زنا کیا تھا۔

۱) عاص بن وائل ۲) ابولھب

۳) امیہ بن خلف ۴) ہشام بن مغیرہ

۵) ابوسفیان بن حرب

جب نابغہ حاملہ ہوئی اور پھر عمرو پیدا ہوا تو پانچ آدمیوں کے درمیان فیصلہ ہوا کہ یہ بچہ کس کا ہے آخر میں ابو سفیان اور عاص رہ گئے یہاں تک کہ فیصلہ عاص کے حق میں ہو گیا۔

درضمن کلبی یہ بھی فرماتے ہیں کہ ایک پوری جماعت مکہ میں اپنی زناکاریوں میں معروف تھی ان مذکورہ پانچ آدمیوں کے علاوہ امیۃ بن عبد شمس، عبدالرحمان بن حکم بن عاص (مروان بن حکم کا بھائی) عتبۃ بن ابو سفیان، (معاویہ کا بھائی) اور عقبہ بن ابی معیط ہیں(۱)۔

یہ تو پورا آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے فقط یہی کافی ہے کہ ان زنازادوں سے اس سے زیادہ کیا توقع کی جاسکتی تھی کہ جو انہوں نے کام کیئے ہیں۔

معاویہ علماء اعلام کی نظر میں

سعید بن جمعان سے نقل ہوا ہے کہ میں نے سفینہ سے کہا: بنی امیہ گمان کرتے ہیں کہ خلافت ان کا حق ہے یہ زرقاء کی اولاد جھوٹ بولتے ہیں بلکہ وہ لوگ بادشاہت چاہتے تھے اور ان کا پہلا بادشاہ معاویہ تھا۔

بیہقی اور ابن عساکر، ابراہیم بن سوید الارمنی سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ میں نے احمد بن حنبل سے پوچھا کہ خلیفہ کون ہیں ابن حنبل نے جواب دیا کہ "ابو بکر،

۱) ربیع الابرار ج ۳ ص ۵۵۰، تذکرۃ الخواص ص ۱۸۶۔

عمر، عثمان اور علی بن ابیطالبؑ" میں نے پوچھا پھر معاویہ کیا ہے ؟ تو جواب دیا "وہ علیؑ کے زمانے میں خلافت کا مستحق نہیں تھا" (۱)۔

البتہ میں امام احمد بن حنبل سے عرض کروں گا کہ آپ نے مقید کیا ہے کہ علیؑ کے زمانے میں علیؑ سے زیادہ مستحق نہیں تھا، یہ بات صحیح نہیں ہے، کیونکہ اگر نظام خلافت کو مان بھی لیا جائے تو یقیناً بہت سے ایسے لوگ موجود تھے کہ جو یقیناً حسب نسب کے حوالے سے اور شرافت کے حساب سے معاویہ سے کہیں درجہ افضل تھے، باوجود اسکے کہ جب معاویہ اور اس کے اجداد کا کردار رسول خداؐ، اہل بیتؑ اور اسلام کے ساتھ یہ رہا ہو۔

سلفی طیورات میں عبداللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے علیؑ اور معاویہ کے بارے میں سوال کیا تو امام احمد نے جواب دیا : جان جاؤ کہ علیؑ کے دشمن بہت زیادہ تھے ہر وقت کوشش میں لگے رہتے تھے کہ علیؑ میں کوئی عیب نکالیں اور جب کوئی عیب نہ ملا تو ایک ایسے آدمی کے ساتھ جا کر مل گئے کہ جو علیؑ کے ساتھ جنگ کرے" (۲)۔

---

۱) تاریخ الخلفاء ص ۱۹۹۔

۲) تاریخ الخلفاء ص ۱۹۹۔

علی بن ابی طالبؑ کی لوگوں سے دشمنی کی وجہ بالکل واضح ہے کہ کیونکہ روز بعثت رسولؐ سے لیکر آخر تک علیؑ کی زندگی ایک نمونہ رہی علیؑ کو پیامبرؐ کی زبان پر حق سے تعبیر کیا گیا، غزوات میں علیؑ کا کردار، جیسا کہ یزید بن معاویہ نے سید الشہداء حسین بن علیؑ کے سر مبارک کو دیکھ کر کہا تھا کہ آج میں نے اپنے اجداد کا بدلہ لے لیا ہے، اس کا اشارہ ان اجداد کی طرف تھا کہ جو بدر میں مارے گئے تھے۔

معاویہ کی ایجاد کردہ بدعتیں :

۱۔ ارث

امام زہری کی روایت ہے کہ رسول اللہؐ اور چاروں خلفاء کے عہد میں سنت یہ تھی کہ نہ کافر مسلمان کا وارث ہو سکتا ہے نہ مسلمان کافر کا، معاویہ نے اپنے زمانے حکومت میں مسلمان کو کافر کا وارث قرار دیدیا اور کافر کو مسلمان کا وارث قرار نہ دیا، حضرت عمر بن عبد العزیز نے آکر اس بدعت کو موقوف کیا مگر ہشام بن عبد الملک نے اپنے خاندان کی روایت کو پھر بحال کر دیا(۱)۔

۲۔ دیت کا مسئلہ

حافظ ابن کثیر کا کہنا ہے کہ دیت کے معاملے میں بھی معاویہ نے سنت کو بدل دیا،

۱) بدایہ ونہایہ ج/ ۸ ص ۱۴۱۔

سنت یہ تھی کہ معاہد کی دیت مسلمان کے برابر ہوگی مگر معاویہ نے اس کو نصف کردیا اور باقی نصف خود لینی شروع کردی (۱)۔

۳۔ خاندان رسالتؐ پر سب و شتم

ایک اور نہایت مکروہ بدعت معاویہ کے زمانے میں شروع ہوئی کہ وہ خود اور اس کے حکم سے اس کے تمام گورنر خطبوں میں بر سر منبر حضرت علی ابن ابی طالبؑ پر سب و شتم کی بوچھاڑ کرتے تھے، حتی کہ مسجد نبوی میں منبر رسولؐ پر عین روضہ نبوی کے سامنے حضورؐ کے محبوب ترین اور عزیز کو گالیاں دی جاتی تھی، اور حضرت علیؑ کی اولاد اور ان کے رشتہ دار اپنے کانوں سے یہ گالیاں سنتے تھے (۲)۔

مثال کے طور پر فقط ایک واقعہ نقل کرنے پر اکتفاء کریں گے ایک روز معاویہ کوفہ میں آیا اور خطبہ دینا شروع کیا جب امام حسنؑ اور امام حسینؑ آئے تو اس نے علی بن ابیطالبؑ کا ذکر کر کے ان کو سب و شتم کرنا شروع کردیا پھر امام حسنؑ کو بھی برا کہنا شروع کیا، امام حسینؑ نے اٹھ کر جواب دینا چاہا تو امام حسنؑ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کو بٹھادیا اور خود فرمانے لگے "اے علیؑ کا ذکر کرنے والے میں حسنؑ ہوں اور میرا باپ علیؑ اور تو معاویہ ہے اور تیرا باپ صخر میری ماں فاطمہؑ ہے اور تیری ماں ہند ہے میرے نانا رسول

۱) بدایہ ونہایہ ج/ ۸ ص ۱۴۱۔

۲) الکامل ج/ ۴ ص ۳۱۴، تاریخ طبری ج/ ۴ ص ۱۸۸، صحیح مسلم ج/ ۵ ص ۲۳، المستدرک علی الصحیحین ج/ ۳ ص ۱۰۹، صواعق المحرقہ ص ۱۳۹، تاریخ الخلفاء ص ۱۹۰۔

خداؐ ہیں اور تیرا نانا عتبہ بن ربیعہ اور میری نانی خدیجہؑ ہیں اور تیری نانی قتیلہ ہے، خدا لعنت کرے ان لوگوں پر کہ جنھوں نے ہمارے ذکر کو ختم کردیا ان کے شر سے ہمیں امان دے، جنہوں نے ہمارے اجداد اور اب ہمارے ساتھ بدی کی، اور ہمیں کافر اور منافق جانا ہے" مسجد میں موجود ایک گروہ نے آمین کہا(۱)۔

قارئین محترم ذرا غور فرمائیں کون کس کو بُرا بھلا کہہ رہا ہے کہ جس کی اپنی اور اس کے آباؤاجداد کی زندگی اسلام سے دشمنی میں گزری ہے، ہمیشہ رسول خداؐ کے لیئے اذیت کا سبب بنے رہے، وہ آج خاندان اور آل رسولؐ سے زیادہ دیندار اور دین کا درد رکھنے والے ہوگئے، جن کی زندگی بت پرستی اور اخلاقی برائیوں میں گزری ہے وہ ان لوگوں کے سامنے آکر کھڑے ہورہے کر جن کی پرورش رسول خداؐ کی گود میں ہوئی ہے، ہمیں تعجب ہے صاحبان عقل پر جو کہ معاویہ کا دفاع کرتے ہیں اس کے ہر عمل کی توجیہ پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اگر وہ ان تمام حقائق کو جانتے ہوئے پھر بھی ایسا کرتے ہیں تو ہمیں بادل نخواستہ یہ کہنا پڑے گا کہ یہ لوگ تعصب کی عینک لگا کر اسلام اور قرآن کی ارزشوں کو پامال کر کے بنیٔ امیہ کی بیجا حمایت کر رہے ہیں۔

یہ سب دشتم کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ عمر بن عبدالعزیز کے دور حکومت میں اس بدعت کا خاتمہ ہوا، عمر بن عبدالعزیز نے اپنے خاندان کی دوسری بدعتوں کے

) شرح نہج البلاغہ لابن حدید ج ۴ ص ۱۶۔

ساتھ اس بدعت کو بھی ختم کرنے کا حکم دیا اور جمعہ کے خطبہ میں سب وشتم کے بجائے یہ آیت پڑھنا شروع کردی گئی:

﴿ان الله یامر بالعدل والاحسان و ایتای ذی القُربی و ینهی عن الفحشاء والمنکر و البغی یعظکم لعلکم تذکّرون﴾ (۱)

بے شک خدا انصاف اور نیکی کرنے اور قرابتداروں کو کچھ دینے کا حکم کرتاہے، اور بدکاری اور ناشائستہ حرکتوں اور سرکشی کرنے کو منع کرتاہے اور تمھیں نصیحت کرتاہے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو(۲)۔

٤۔ مال غنیمت کی تقسیم

مال غنیمت کی تقسیم کے معاملہ میں بھی معاویہ نے کتاب خدا اور سنت رسولؐ کے صریح احکام کی خلاف ورزی کی، کتاب وسنت کی رو سے پورے مال غنیمت کا پانچواں حصہ بیت المال میں داخل ہونا چاہیۓ اور باقی چار حصے اس فوج میں تقسیم کیۓ جانے چاہیئں جو لڑائی میں شریک ہوئی ہو لیکن معاویہ نے حکم دیا کہ مال غنیمت میں سے چاندی اور سونا ان کے لیۓ الگ نکال لیا جاۓ پھر باقی مال شرعی قاعدے کے مطابق تقسیم کیا جاۓ(۳)۔

---

۱) سورۃ نحل ۹۰۔

۲) تاریخ الخلفاء ص ۲۴۳۔

۳) طبقات ابن سعد ج/ ۷ ص ۲۸، ۲۹، تاریخ طبری ج/ ۴ ص ۱۸۷، الکامل ج/ ۳ ص ۲۳۳، بدایہ ونہایہ ج/ ۸ ص ۲۹ و ۴۸۔

۵۔ زیاد بن سمیّہ کا استلحاق

زیاد بن سمیہ کا استلحاق بھی معاویہ کے ان افعال میں سے ہے جن میں اس نے سیاسی اغراض کیلئے شریعت کے ایک مسلم قانون کی خلافت ورزی کی تھی، زیاد طائف کی ایک لونڈی سمیّہ نامی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا، لوگوں کا بیان یہ تھا کہ معاویہ کے باپ ابو سفیان نے اس لونڈی سے زنا کیا تھا اور اسی سے وہ حاملہ ہوئی، ابو سفیان نے خود بھی ایک مرتبہ اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ زیاد میرے باپ کے نطفہ سے ہے، جوان ہو کر یہ شخص اعلیٰ درجہ کا مدبر اور فوجی لیڈر بنا، حضرت علی بن ابی طالبؑ کے زمانہ خلافت میں آپ کا زبردست حامی تھا اور اس نے بڑی اہم خدمات انجام دی تھیں، ان کے بعد معاویہ نے اس کو اپنا حامی اور مددگار بنانے کیلئے اپنے باپ کی زناکاری پر شہادتیں پیش کیں اور اس بات کا ثبوت بہم پہنچایا کہ زیاد ابو سفیان ہی کا ولد الحرام ہے، پھر اسی بنیاد پر اسے اپنا بھائی اور اپنے خاندان کا فرد قرار دیدیا، جبکہ رسول پاک کا فرمان ہے کہ بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر وہ پیدا ہو اور زانی کیلئے کنکر پتھر ہیں، ام حبیبہ نے اسی وجہ سے اس کو اپنا بھائی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور اس سے پردہ فرمایا، اور وہاں موجود لوگوں نے معاویہ کے اس طرح زیاد کو بھائی بنانے پر اعتراض کیا کہ یہ تو خلاف کتاب وسنت رسولؐ پر عمل کر رہا ہے (۱)۔

۱) بدایہ و نہایہ ج/ ۸ ص ۲۹، مختصر تاریخ دمشق ج/ ۹ ص ۷۶، الکامل ج/ ۳ ص ۲۹۹، مروج الذہب ج/ ۳ ص ۱۴، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ج/ ۲ ص ۵۲۵، رقم ۸۲۵۔

اس بات پر زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس فعل کا مکروہ ہونا تو ایک طرف خود آدمی کی شخصیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا خلیفہ وقت ایک حرام زادے کو اپنا بھائی بنانے کیلئے اور سیاسی مقاصد پورے کرنے کیلئے اپنے باپ کے زنا پر ثبوت فراہم کر رہا ہے۔ دین مبین اسلام اور شریعت تو ایک طرف یہ عمل تو ہر مذھب اور ملت میں مکروہ فعل ہے، اب کہاں کا انصاف باقی رہ جاتا ہے کہ ایسے شخص کو صحابی یا امیر معاویہ کہہ کر پکاریں، یہ شخص تو خود رسولؐ اور باقی اصحاب کیلئے توہین کا سبب ہے کہ ہم اس کو صحابی کہہ کر یہ ثابت کریں کہ رسولؐ اور صحابہ کرام کا ان جیسے لوگوں کیساتھ اٹھنا بیٹھنا تھا۔

٦۔ معاویہ سودخور تھا:

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ معاویہ سونا اور چاندی کو اس کے وزن سے زیادہ کی مالیت سے بیچا کرتا تھا، ابو الدرداء نے جب یہ دیکھا تو معاویہ سے کہا کہ رسول خداؐ نے اس کام سے منع کیا ہے مگر یہ کہ ہر چیز کو اس کی طرح کی چیز (مالیت) کے ساتھ بیچو معاویہ نے جواب دیا" مجھے اس کام میں کوئی عیب نظر نہیں آتا" جس پر ابو الدرداء نے کہا" میں رسول خداؐ کا قول بتا رہا ہوں تو اپنی رائے بتا رہا ہے، میں ایسی جگہ نہیں رہ سکتا جہاں تو رہتا ہو، پھر ابو الدرداء حضرت عمر کے پاس آئے اور ماجرا بیان کیا جس پر حضرت عمر نے معاویہ کو لکھا" تم ان چیزوں (سونا اور چاندی) کو ان کے علاوہ کی مالیّت

سے خرید و فروش نہ کرو، مثل کو مثل کے ساتھ اور وزن والی چیز کو وزن کے ساتھ بیچو(۱)۔ جبکہ سود خوری کی حرمت اسلام کے مسلّم قوانین میں سے ہے۔

جیسا کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

﴿لعن آکل الربا و موکله و شاهدیه و کاتبه﴾(۲)

سود کھانے والے پر لعنت ہو اور کھلانے والے پر اور اس پر گواہی دینے والے پر اور اس کو لکھنے والے پر (مراد وہ لوگ کہ جو سود لیتے اور دیتے وقت لکھت پڑھت کریں)

ایک اور مقام پر رسالت مآبؐ کا ارشاد ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

﴿اجتنبوا السبع الموبقات قیل یا رسول الله و ما هن ؟ قالؐ : الشرك بالله و السحر و قتل النفس التی حرم الله الا بالحق و اکل مال الیتیم و اکل الربا...... الحدیث﴾(۳)

آپؐ نے فرمایا: سات بری چیزوں سے بچو، پوچھا گیا کہ: اے خدا کے رسولؐ وہ کیا ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا" خدا کے ساتھ شرک، جادو، ایسا قتل کہ جسے خدا نے حرام کیا ہو، یتیم کا مال کھانا اور سود خوری۔

۱) موطا ج/ ۲ ص ۶۳۴ ح ۳۳۔
۲) صحیح مسلم ج/ ۳ ص ۷ ۴۰ ح ۱۰۵ و ۱۰۶، مسند ابی یعلی ج/ ۸ ص ۳۹۶ ح/ ۴۹۸۱۔
۳) صحیح مسلم ج/ ۱ ص ۱۲۸ ح ۱۴۵۔

نیز ایک اور جگہ رسول خداؐ نے فرمایا:

﴿ما ظهر فی قومٍ الزنا و الربا الاّ احلوا بانفسهم عذاب الله﴾ (۱)

کسی قو م میں ظاہر نہیں ہوتا زنا اور سودخوری مگر یہ کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے اوپر عذاب خدا کا سبب پیدا کردیں

۷۔ عیدین کی نماز میں اذان

زہری سے روایت ہے کہ نہ نبیؐ، نہ ابوبکر نہ عمر اور نہ ہی عثمان نے عید کی نماز میں اذان دلوائی، یہاں تک کہ معاویہ نے عیدین کی نماز میں اذان شروع کروائی (۲)۔

ابن حجر کہتے ہیں کہ اس میں اختلاف ہے کہ عید کی نماز میں سب سے پہلے اذان کس نے شروع کروائی، ابن شیبہ سے روایت ہے کہ معاویہ نے شروع کروائی کہ جو سنداً بھی صحیح روایت ہے، جبکہ شافعی نے روایت کی ہے کہ ابن زیاد نے بصرہ میں شروع کروائی جبکہ داؤدی کا کھنا یہ ہے کہ مروان نے شروع کروائی اور یہ تمام روایات اس بات سے منافاقات نہیں رکھتیں کہ یہ معاویہ ہی نے شروع کروایا جیسا کہ عید کی نماز سے پہلے خطبہ کو بھی معاویہ ہی نے شروع کروایا ہے (۳)۔

۱) مسند ابی یعلی ج ۸ ص ۳۹۶ ح ۴۹۸۱۔

۲) کتاب ام ج ۱ ص ۲۲۹۔

۳) فتح الباری ج ۲ ص ۵۲۴۔

جبکہ امام مالک فرماتے ہیں کہ میں نے کئی ایک علماء سے سنا ہے کہ جو فرماتے ہیں کہ رسول خداؐ کے زمانے سے آج تک عید فطر اور عید اضحیٰ میں نہ اذان ہوتی ہے اور نہ اقامت ہوتی ہے اور یہ وہ سنت ہے کہ جس میں کوئی اختلاف نہیں ہے (۱)۔

نیز امام شوکانی فرماتے ہیں کہ باب احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نماز عیدین میں اذان واقامت شرعا جائز نہیں ہے (۲)۔

صحیح مسلم میں جابر بن سمرۃ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ میں نے کئی مرتبہ رسول خداؐ کے ساتھ عید کی نماز پڑھی ہے ہمیشہ بغیر اذان اور اقامت کے (۳)۔

اس طرح ابن عباس سے بھی روایت ہے کہ فطر اور اضحی کے دن اذان نہیں دی جاتی (۴)۔

۸۔ معاویہ کا بدھ کے روز نماز جمعہ پڑھانا

اہل کوفہ کا ایک آدمی ایک دن اپنی اونٹنی کے ساتھ دمشق آیا، اہل دمشق کے ایک آدمی نے دیکھا تو کہنے لگا کہ یہ میرا اونٹ ہے اور مجھ سے صفین میں چھینا گیا تھا، یہ بات معاویہ تک پہنچی، دمشقی نے اپنی بات ثابت کرنے کیلئے پچاس آدمیوں کی گواہی پیش

۱) موطا ج ر ۱ ص ۱۷۷۔

۲) نیل الاوطار ج ر ۳ ص ۲۹۵۔

۳) صحیح مسلم ج ر ۲ ص ۲۸۵ ح ر ۷۔

۴) صحیح مسلم ج ر ۲ ص ۲۸۵ ح ر ۵۔

کر دی، معاویہ نے کوفی کیخلاف اور دمشقی کے حق میں فیصلہ کر دیا جس پر کوفی بول اٹھا یہ اونٹنی ہے نہ اونٹ، معاویہ نے کہا اب جو فیصلہ ہو گیا سو گیا، اب کچھ نہیں ہو سکتا، جب لوگ چلے گئے تو کوفی کو بلا کر اس اونٹنی کی قیمت پوچھی اور اس کے دوبرابر پیسے اسے دیکر کہا "علیؑ کے پاس جا کر بتاؤ کہ میں تم سے جنگ کرنے آرہا ہوں اور میرے ساتھ ایک لاکھ ایسے آدمی ہیں کہ جنھیں اونٹ اور اونٹنی میں تمیز نہیں ہے، میں جو کچھ ان سے کہتا ہوں یہ لوگ وہی کرتے ہیں، میں نے صفین کے راستہ میں جاتے ہوئے بدھ کے دن جمعہ کی نماز پڑھادی اور عمرو عاص کے مشورے سے عمار یاسر کا قتل بھی تمھاری ہی گردن پر ڈال دیا(۱)۔

۹۔ دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کرنا

قاسم بن محمد سے نقل ہوتا ہے کہ معاویہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی کے پاس دو بہنیں ہوں تو ان کے ساتھ وطی کر سکتا ہے؟ معاویہ نے جواب دیا کہ "اس میں کوئی بری بات نہیں ہے"۔

نعمان بن بشیر نے جب یہ سنا تو معاویہ سے پوچھا کہ آیا تم نے یہ فتوی دیا ہے" تو معاویہ نے جواب دیا"ہاں"(۲)۔

۱) مروج الذہب ج ۳ ص ۴۱۔

۲) الدالمنثور ج ۲ ص ۱۳۷۔

۱۰۔ نماز میں تکبیر کو ترک کرنا

سعید بن میبّب سے نقل ہوتا ہے کہ "سب سے پہلے جس نے تکبیر کو ختم کیا وہ معاویہ ہے(۱)۔

کتاب الام میں آیا ہے کہ معاویہ جب مدینہ آیا تو اس نے نماز پڑھائی جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھا اور نہ ہی اٹھتے اور بیٹھے وقت تکبیر پڑھی، جس پر مہاجر اور انصار بول پڑے "اے معاویہ تو نے نماز چوری کر لی تیری بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہاں ہے؟ اٹھتے اور بیٹھتے وقت کی تکبیر کہاں ہے؟ پھر معاویہ نے دوبارہ ان کیلئے نماز پڑھی (۲)۔ جبکہ تکبیر ایسا مسلم نماز کا جزء ہے کہ حتی کتب فقہی میں باب کا عنوان ہی یہی قرار دیا گیا ہے(۳)۔

۱۱۔ ترک تلبیہ

ابن عباسؓ سے نقل ہوتا ہے کہ ایک دن آپ میدان عرفہ میں تھے آپ نے کہا "اے سعید میں لوگوں کے تلبیہ کرنے کی آواز نہیں سن رہا ہوں" سعید نے جواب دیا" وہ لوگ معاویہ سے ڈر رہے ہیں" پھر ابن عباس نے نکل کر آواز لگانی شروع کر دی۔

۱) تاریخ الخلفاء ص ۲۰۰۔

۲) کتاب الام ج ۱ ص ۱۳۰۔

۳) فتح الباری ج ۲ ص ۲۵۳۔

" لبیك اللھم لبیك "اگر چہ کہ معاویہ کو نا گوار گزرے خدا کی لعنت ہو ان لوگوں پر کہ جنہوں نے علیؑ کے بغض میں سنت رسولؐ کو ترک کر دیا(۱)۔

۱۲۔ نماز عیدین مین خطبه کو مقدم کرنا

زھری فرماتے ہیں کہ نماز عیدین میں سب سے پہلے جس نے نماز سے پہلے خطبہ دیاوہ معاویہ بن ابوسفیان ہے(۲)۔

۱۳۔ بیٹھ کر خطبه دینا

شعبی نے کہا.

﴿اول من خطب جالسا معاویه کثر شحمه و عظم بطنه﴾

سب سے پہلے جس نے جمعه کے دن بیٹھ کر خطبه دیا وہ معاویه ہے.(۳)

قارئین محترم ہم بدعت کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہیں گے سوائے اس کے کہ اگر کوئی شخص دین خدامیں تصرف کرتا ہے اور اپنی رائے کو خدااور اس کے رسولؐ کی بات سے مقدم جانتا ہے تو آپ خود اس بات کا فیصلہ کریں کہ ایسے آدمی کی جگہ

---

۱) سنن نسائی ج/۵ ص ۲۵۳، سنن کبری للبیھقی ج/۵ ص ۱۱۳۔

۲) تاریخ الخلفاء ص ۲۰۰، کتاب الام ج/۱ص ۲۶۹، فتح الباری ج/۲ص ۵۲۴، المصنف ج/۳ ص ۲۸۴ ح ۵۶۴۶ ح ۵۶۴۶، نیل الاوطار ج/۳ ص ۲۹۴۔

۳) تاریخ الخلفاء ص ۲۰۰ بدایہ و نہایہ ج/۸ ص ۱۴۱۔

جہنم کے کس درجہ میں ہوگی، جبکہ آیات اور روایات کی رو سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ بدعت حرام ہے اس میں مسلمانوں کے درمیان کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے۔

یزید کیلئے بیعت لینا

یزید کی ولی عہدی کے زمانے میں اگرچہ بہت سے اکابر صحابہ کرام وفات پا چکے تھے اور زمانہ رسالت کی بہاریں کسی حد تک ختم ہو چکی تھیں تاہم ان میں پھر بھی اہم شخصیات باقی تھیں، جیسے حضرت امام حسینؑ بن علیؑ، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر وغیرہ۔

اس واقعہ کی ابتداء یہاں سے ہوئی کہ معاویہ نے کوفہ کے گورنر مغیرہ بن شعبہ کو معزول کر کے اس کی جگہ سعید بن عاص کو مقرر کرنا چاہا مغیرہ کو معاویہ کے ارادہ کا علم ہوا تو وہ کوفہ سے دمشق پہنچا اور یزید سے ملاقات کی اور اس سے کہا کہ اکابر صحابہ اور قریش کے بزرگ لوگ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں البتہ ان کی اولادیں موجود ہیں اور تم ان سے کسی معاملے میں کم نہیں ہو، پھر بھی میری سمجھ میں نہیں آتا کہ امیر المؤمنین (معاویہ) کو تمھارے لیئے بیعت لینے میں کون سا امر مانع ہے؟ یزید نے کہا تمھارے خیال میں یہ کام ہو سکتا ہے مغیرہ نے کہا "ہاں" یزید نے اس بات کا ذکر اپنے باپ معاویہ سے کیا، معاویہ نے مغیرہ کو بلا کر پوچھا کہ تم نے یزید سے کیا بات کی ہے؟

مغیرہ نے کہا''امیر المومنین حضرت عثمان کے قتل کے بعد امت میں جو اختلافات اور خون ریزی ہوئی ہے وہ آپ دیکھ چکے ہیں اس لیئے بہتر ہے کہ آپ اپنی زندگی ہی میں یزید کو اپنا ولی عہد مقرر کر کے بیعت لے لیں تاکہ آپ کے بعد فتنہ فساد اور خون خرابہ نہ ہو؟ معاویہ نے پوچھا کہ اس کام میں میرا کون ساتھ دے گا تو مغیرہ نے جواب دیا کہ جہاں تک اہل کوفہ کا تعلق ہے اس کا ذمہ میں لیتا ہوں اور اہل بصرہ کے لیئے زیاد کافی ہے اور اس کے بعد کوئی مخالفت باقی نہیں رہے گی۔

البتہ یہ بات ضرور ذہن نشین رکھیں کہ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ مغیرہ کے کہنے سے پہلے معاویہ کے ذہن میں یزید کو ولی عہد بنانے کی کوئی بات نہیں تھی، کیونکہ تاریخ شاہد ہے کہ معاویہ نے اپنے گھر میں متعدد موقع پر اس بات کا اظہار کیا تھا کہ میرے بیٹوں میں خلافت کیلیئے لائق ترین یزید ہے۔ جبکہ تاریخ کی کتابوں میں یزید کی ماں کا حاملہ ہونے کے وقت خواب میں اپنی فرج سے چاند نکلتا ہوا دیکھنا بھی نقل کیا جاتا ہے کہ جس پر یزید کی نانی نے تعبیر دی تھی کہ تیرے یہاں بیٹا پیدا ہوگا کہ جو خلیفہ بنے گا(۱)۔

معاویہ نے مغیرہ کو اس کے عہدے پر باقی رکھا ادھر مغیرہ نے کوفہ پہنچ کر اپنے

۱) تاریخ اسلام ج ر ۵ ص ۱۷۴۔

قریبی لوگوں کو اعتماد میں لیکر یہ بات بتائی اور فی کس تین ہزار درہم دیکر اس بات پر راضی کیا کہ وہ اپنی حمایت کی یقین دھانی کریں، مغیرہ نے اپنے بیٹے موسی بن مغیرہ کی قیادت میں یہ وفد دمشق بھیجا، وفد نے بڑے زور و شور سے نمک حلالی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ولی عہدی یزید کی حمایت کا یقین دلایا، لیکن معاویہ نے اس بات کو اظہار نہ کرنے کا حکم دیا، بعد میں معاویہ نے موسی بن مغیرہ کو بلاکر پوچھا کہ "تمھارے باپ نے ان لوگوں کو کتنے میں خریدا ہے؟" موسی نے جواب "تیس ہزار درہم میں" (۱)۔

قارئین محترم ملاحظہ کریں کہ یہ کونسا دین ہے کہ جس میں رشوتیں دیکر حمایت طلب کی جارہی ہے، جانشینی کیلئے راستہ ہموار کیا جارہا ہے، کونسی دیانتداری ہے۔ حتی نظریہ خلافت کے قائل ہونے والے بھی اسے خلافت نہیں بلکہ بادشاہت کا نام دیتے ہیں۔

پھر معاویہ نے بصرہ کے گورنر زیاد کو بھی خط لکھا اور اپنی دیرینہ خواہش کا اظہار کیا، البتہ وہاں سے کوئی خاص اور قانع کنندہ جواب موصول نہ ہوا، ۵۳ ہجری میں زیاد کی موت کے بعد معاویہ نے دوبارہ یزید کی بیعت لینے کی تحریک کو تیز کردیا (۲)۔

۱) الکامل ج/۳ ص ۳۵۰۔

۲) تاریخ طبری ج/۴ ص ۲۲۵۔

"اور باا ثر لوگوں سے رابطہ کرنے کا عمل شروع ہو گیا، جیسا کہ عبداللہ بن عمر کے پاس ایک لاکھ درہم بھیجے کہ جو اس نے قبول کر لیئے لیکن جب یزید کی بیعت کا مدعی بیان کیا گیا تو اس نے یہ کہہ کر پیسے پلٹا دیے کہ "اچھا ان کا یہ مقصد ہے پھر تو میرا دین بڑا ارزان ہے"(۱)۔

پھر معاویہ نے مدینہ کے گورنر مروان بن حکم کو خط لکھا کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں مجھے اندیشہ ہے کہ میرے بعد امت میں پھر اختلاف نہ ہو جائے، اس لیئے چاہتا ہوں کہ اپنی زندگی ہی میں کسی کو اپنا جانشین بنا جاؤں لہذا تم ان لوگوں سے پوچھو کہ وہ اس معاملہ میں کیا کہتے ہیں۔

مروان نے اہل مدینہ کو جمع کر کے ان کے سامنے یہ مدعی پیش کیا، اہل مدینہ نے اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ کسی شخص کا انتخاب کر کے پہلے ہمیں بتائیں اور اس معاملہ میں غلطی نہ کریں۔

مروان نے اہل مدینہ کا جواب معاویہ کو لکھ بھیجا۔ معاویہ نے جواب میں لکھا کہ میں نے یزید کو منتخب کیا ہے، مروان نے اہل مدینہ کو مسجد نبوی میں جمع کر کے کہا کہ معاویہ نے تمھارے لیئے ایک بہت مناسب شخص کا انتخاب کر لیا ہے، اور اس انتخاب میں

۱) الکامل ج ر ۳ ص ۳۵۱۔

انھوں نے کوئی غلطی نہیں کی چنانچہ انھوں نے اپنے بیٹے یزید کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے، اور کہا" بے شک اللہ نے امیر المومنین معاویہ کو یزید کے بارے میں یہ بہت اچھی رائے بجھائی ہے اور اگر وہ یزید کو خلیفہ بنا رہے ہیں تو بے شک ابو بکر اور عمر نے بھی تو خلیفے بنائے تھے"۔

جس کے جواب میں عبد الرحمان بن ابی بکر نے اٹھ کر کہا" اے مروان تو نے غلط کہا ہے اور معاویہ نے بھی غلط کیا ہے تمھارے دل میں امت محمدؐ کی بھلائی اور انتخاب نہیں بلکہ تم لوگ اس خلافت کو قیصریت بنانا چاہتے ہو کہ جب ایک قیصر مرا تو اس کی جگہ دوسرا قیصر یعنی اس کا بیٹا آگیا۔ ابو بکر اور عمر نے اپنے بیٹوں کو خلیفہ نہیں بنایا تھا" مروان نے فوراً کہا" اس شخص کو پکڑلو یہ وہی ہے جس کے بارے میں قرآن میں آیا ہے :

﴿والذی قال لوالدیه آف لکما﴾ (۲).

اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا تمہارا برا ہو.

عبد الرحمٰن بن ابو بکر نے بھاگ کر اپنی بہن حضرت عائشہ کے گھر میں پناہ لی، پھر جس کے جواب میں حضرت عائشہ نے کہا کہ " یہ مروان جھوٹ بولتا ہے یہ آیت ہمارے خاندان کے کسی بھی شخص کے بارے میں نہیں آئی ہے"

۱) سورہ احقاف ۱۷۔

پھر امام حسینؑ بن علیؑ، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر نے بھی کھڑے ہو کر یزید کی ولی عہدی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا، مروان نے ان تمام باتوں کی خبر معاویہ کو بھجوا دی(۱)۔

اس کے ساتھ ساتھ مختلف علاقوں کے حکمرانوں کو معاویہ کی طرف سے خط لکھے گئے جواباً کئی جگہ سے لوگ معاویہ کے پاس آئے، چاپلوسی اور خوشامدوں کا بازار گرم ہو گیا، معاویہ بھی یہی چاہتا تھا، لوگوں نے معاویہ کے فیصلہ پر تقریریں شروع کر دیں، اس طرح شام اور عراق میں آہستہ آہستہ میدان ہموار ہوتا چلا گیا۔

اب صرف حجاز والوں کا مسئلہ باقی تھا، اس لیئے معاویہ ایک ہزار سوار کو ہمراہ لیکر مدینہ آیا، معاویہ نے لوگوں کو انعام واکرام سے نوازنا شروع کر دیا لیکن چند لوگوں سے سخت ناراض رہا کہ جس کا احساس ان لوگوں کو بھی ہو گیا تھا اور وہ تھے امام حسین بن علیؑ، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر، معاویہ نے ان سے اپنی ملاقات میں بہت سخت کلامی کی، ان لوگوں نے مدینہ کو چھوڑ کر مکہ جانے کو بہتر جانا اور یہ سب مکہ چلے گئے، اب مدینہ میں معاویہ کیلیئے بظاہر کوئی مشکل باقی نہیں رہ گئی تھی، معاویہ کے کام میں کافی آسانی ہو گئی اور ظاہراً مدینہ کی حد تک وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا۔

---

۱) الکامل ج ۳ ص ۳۷۷۔

ان تمام باتوں کی اطلاع حضرت عائشہ کو برابر پہنچتی رہتی تھی لہذا جب معاویہ حضرت عائشہ کے پاس آیا تو حضرت عائشہ نے معاویہ کی بہت سرزنش کی اور کہا" مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے ان لوگوں کے متعلق کہا ہے کہ اگر وہ یزید کی بیعت سے انکار کریں گے تو ان کو قتل کر دیا جائے گا" معاویہ نے جواب دیا" ایسا تو نہیں کیونکہ یہ لوگ اس سے بہت بلند ہیں لیکن ان کے سوا سب لوگ بیعت کر چکے ہیں تو کیا آپ یہ خیال فرماتی ہیں کہ میں ان کی وجہ سے دوسرے تمام لوگوں کی بیعت کو توڑ دوں" حضرت عائشہ نے جواب دیا" بہر حال ان لوگوں کے ساتھ نرمی اور محبت سے پیش آؤ"۔

اس کے بعد معاویہ مدینہ سے فارغ ہو کر اپنے لشکر کو لیکر مکہ پہنچا ان چاروں افراد سے بھی ملاقات کی یہاں معاویہ ان لوگوں کے ساتھ بہت حسن سلوک سے پیش آنے لگا، یہ لوگ بھی اس حسن سلوک کا مطلب خوب جانتے تھے، بنیٔ امیہ کی عادتیں اور سیرت ابلیسیہ سے سب ہی واقف تھے، جب معاویہ نے ان لوگوں سے کہا" دیکھو یزید تمھارا بھائی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم اس کی بیعت کر لو" یہ لوگ پھر سے بپھر گئے اور بیعت کرنے سے انکار کر دیا، آخر کار معاویہ ان لوگوں سے ناراض ہو کر مکہ سے نکل کر دمشق آگیا(۱)۔

---

۱) الکامل ج/ ۳ ص ۳۵۴، تاریخ اسلام ج/ ۲ ص ۱۶۷۔

یہ پوری داستان ہے یزید بن معاویہ بن ہند کیلئے بیعت لینے کی، یہ تمام باتیں بدیہیات تاریخ میں سے ہیں، اس کا کوئی شخص منکر نہیں ہو سکتا، صاحبان عقل لوگوں کو دعوت ہے کہ وہ حق مطلب کا فیصلہ کریں، ان تمام واقعات کے بعد اب کسی تبصرہ کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی، یہ پوری روداد بنیؑ امیہ کے دین اور شریعت پر پابندی اور قائل ہونے کا ثبوت ہے۔

معاویہ کی موت اور یزید کا تخت نشین ہونا

معاویہ کی موت کے بعد یزید تخت نشین ہوا ادھر خطوط بھیجنے اور طلب بیعت کا سلسلہ شروع ہو گیا انھیں خطوط میں مدینہ کے گورنر ولید بن عتبہ کے نام بھی خط بھیجا کہ جس میں لکھا ہوا تھا کہ ہر خاص و عام سے میری بیعت لو اور حسین بن علیؑ عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمر سے پہلے بیعت لو، ان سب کو ایک لحہ کی مہلت نہ دو۔

ولید نے مشورہ کیلئے مروان بن حکم کو بلوایا تو اس نے کہا کہ ان تینوں کو بلواؤ اور اگر بیعت نہ کریں تو فوراً قتل کروادو گورنر نے تینوں حضرات کو بلا بھیجا، امام حسینؑ بنیؑ ہاشم کے چند جوانوں کے ساتھ آئے، مکان کے باہر ان کو کھڑا کر دیا اور فرمایا ''اگر تم لوگوں کو میری آواز اونچی سنائی دے تو فوراً اندر آجانا اور جب تک میں باہر نہ آجاؤں یہاں سے ہرگز نہ جانا'' پھر اندر تشریف لے گئے، معاویہ کی موت کی خبر سنائی گئی پھر یزید کی بیعت

کا مدعی بیان کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا:

"میرے جیسا آدمی اس طرح چھپ کر بیعت نہیں کر سکتا تم لوگ باہر نکل کر سب لوگوں سے بیعت طلب کرو تو ان کے ساتھ مجھ سے بھی بیعت کرنے کیلئے کہنا"۔

ولید نے امامؑ کو جانے دیا تو مروان نے برہم ہو کر ولید سے کہا اگر ان کو اس وقت جانے دیا تو پھر یہ کبھی قابو نہ آئیں گے ان کو فوراً قتل کر دو، یہ سن کر امامؑ پلٹے اور فرمایا "او ابن زرقاء کیا تو مجھے قتل کرے گا یا یہ تیرا ساتھی قتل کرے گا خدا کی قسم تو جھوٹا اور کمینہ ہے" یہ کہہ کر آپ باہر تشریف لے آئے (۱)۔

واقعہ کربلا

معاویہ کے دور میں سیاست کو دین پر بالا رکھنے اور سیاسی اغراض کیلئے شریعت کی حدیں توڑ ڈالنے کی جو ابتداء ہوئی تھی ان کے اپنے نامزد کردہ جانشین یزید کے عہد میں وہ بدترین نتائج تک پہنچ گئی، اس کے زمانے میں تین ایسے واقعات ہوئے جنہوں نے پوری دنیائے اسلام کو لرزہ براندام کر دیا۔

سب سے پہلا واقعہ امام حسینؑ کی شہادت، جب مدینہ میں بیعت کرنے سے انکار

۱) الکامل ج/۳ ص ۳۷۸، تاریخ اسلام ج/۴ ص ۲۷ البدایہ و نہایہ ج/۸ ص ۱۴۸ تاریخ طبری ج/۴ ص ۲۵۰۔

کر دیا تو آپؑ نے فوراً وہاں سے نکلنا ہی بہتر سمجھا اور مکہ تشریف لے آئے بلاشبہ وہ اہل عراق کی دعوت پر عراق کیلئے نکلے تھے، مکہ میں بھی حج کے موقع پر حج کو چھوڑ کر آپ نے عراق کی طرف جانے کا ارادہ کیا، البتہ اسباب خروج حسینی پر مفصل بحث کی گنجائش نہیں ہے مگر ہم فقط سیاسی نکتہ نگاہ اور واقعات کو نظر میں رکھتے ہوئے بیان کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ ہم مقدمہ میں بھی بیان کر چکے ہیں کہ ہمارا مقصد فقط بنی امیہ کے کارناموں کو سامنے لانا ہے کہ جو تاریخ میں محفوظ ہیں لیکن بعض لوگ اس کو پشت پردہ ڈال کر بنیَ امیہ کے غیر واقعی چہرہ کو روشناس کرانا چاہتے ہیں، تاریخ کی مستند کتب میں حالات یزید بن معاویہ کے بارے میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کو دیکھ کر ہر غیرت مند اور غیور شخص اس کے خلاف آواز اٹھانے پر مجبور ہو گا، اگر چہ کہ بعض اصحاب کا یہ قدم نہ اٹھانا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ وہ یزید بن معاویہ سے راضی تھے بلکہ اپنی دانست میں مصلحت اندیشی سے کام لیتے ہوئے خاموشی اختیار کیئے ہوئے تھے جبکہ امام حسینؑ نے اپنے نانا کے دین کو برباد ہوتے ہوئے دیکھا تو یہ قدم اٹھایا اگر چہ یہ امر واقعی ہے کہ وہ کوئی فوج لیکر نہیں جا رہے تھے، بلکہ ان کے ساتھ ان کے بال بچے تھے اور ۳۲ سوار اور چالیس پیادے، اسے کوئی شخص بھی فوجی چڑھائی نہیں کہہ سکتا ہے ان کے مقابلے میں عمر بن سعد بن ابی وقاص کے تحت جو فوج کوفہ سے بھیجی گئی تھی اس کی تعداد حد اقل چار ہزار تھی، کوئی ضرورت نہ تھی کہ اتنی بڑی فوج اس چھوٹی سے جمعیت سے

جنگ ہی کرتی اور اسے قتل کر ڈالتی وہ اسے محصور کر کے باآسانی گرفتار کر سکتی تھی، جبکہ امام حسینؑ نے آخری وقت میں جو کچھ کہا تھا وہ یہ تھا کہ یا تو مجھے واپس جانے دو یا کسی سرحد کی طرف نکل جانے دو یا مجھ کو یزید کے پاس لے چلو، لیکن شامیوں نے کوئی بات نہ مانی آخر کار امامؑ سے جنگ کی گئی، ایک ایک صحابی جنگ کے لیئے میدان میں جاتا رہا اور شہید ہو تا رہا، امامؑ نے روز عاشور سے پہلے کئی مرتبہ اور خود عاشور کے روز متعدد مرتبہ شامیوں کے سامنے حجت تمام کی، اپنا تعارف کروایا، رسول خداؐ کی احادیث کا حوالہ دیا، مگر یہ سب باتیں کیونکر یزیدیوں پر اثر کرتیں، عمر بن سعد تو یزید کے کیئے گئے وعدہ کا خواب دیکھ رہا تھا کہ اس کو شہر ری کی گورنری مل جائے گی، جبکہ امامؑ نے اس سے کربلا میں یہ فرمادیا تھا کہ تجھے ری کی حکومت کا ایک دانہ بھی نصیب نہیں ہو گا اور واقعاً ایسا ہی ہوا یزید بن معاویہ اپنے وعدے سے مکر گیا، شمر بن ذی الجوشن کہ جو علی بن ابی طالبؑ کے سامنے خارجی کے روپ میں آکر کھڑا ہو گیا تھا اور پھر جب خارجیوں کا قصہ ختم ہوا تو دین محمدی سے اپنے بغض اور کینے کو نکالنے کیلیئے معاویہ ابن ہند کے ساتھ جاملا تھا، حتی قتل امام حسنؑ میں بھی اس شمر کا ہاتھ تھا شمر ہمیشہ مروان کے شانہ بشانہ رہ کر اپنی اسلام دشمنی کی بھڑاس نکالتا رہا، ادھر محمد بن اشعث کہ جس کا ذکر شہادت امام حسنؑ میں گزر چکا ہے وہ بھی اسی ملعون کا بیٹا ہے کہ جو خارجی بنا اس سے پہلے مرتد ہوا پھر علیؑ کے قتل میں بھی ایک طریقے سے شریک رہا، خلاصہ یہ کہ اس یزیدی فوج میں اکثر افراد ایسے جمع

تھے جن کا ماضی ان کے سیاہ کارناموں سے بھرا ہوا تھا۔ جب آخر میں امامؑ تنہا رہ گئے تو اس سے پہلے کہ وہ بھی میدان جنگ میں جاتے اپنے چھوٹے بیٹے علی اصغر کہ جن کی عمر چھ ماہ کے قریب بتلائی جاتی ہے، انھوں نے اپنے اس بچہ کیلئے پانی کی درخواست کی کہ جس کے جواب میں وہاں سے تیر آیا اور یہ چھ ماہ کا بچہ بھی شہید ہو گیا، حد اقل یزیدیوں کو یہ تو احساس کرنا تھا کہ اس بچہ کا کیا قصور ہے اگر وہ امام حسینؑ کو غلطی پر سمجھ بھی رہے تھے تو اس بچہ کی کیا غلطی ہے، مگر بات وہی ہے کہ خاندان رسالت سے دشمنی میں اندھے ہو گئے تھے، دین تو دور کی بات ہے انسانیت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔

پھر جب امامؑ میدان جنگ میں آئے اور جب لڑتے لڑتے زخموں سے چور ہو گئے تو پھر بھی ان کو گھیرے میں لیکر قتل کیا گیا اور فقط یہ کہ قتل کر کے چھوڑ دیتے ان کے سر مبارک کو ان کے جسم سے جدا کیا گیا اور جو کچھ ان کے بدن پر تھا لوٹا گیا اور بات یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ گھوڑوں کی نعلیں تبدیل کر کے ان کی لاش پر گھوڑے دوڑائے گئے۔ (العیاذ باللہ) یہ کونسا دین اور کونسی انسانیت ہے، بات یہاں پر آکر ختم نہ ہوئی، اب ان کی قیام گاہ کا رخ کیا گیا، خیام کو لوٹا گیا اور پھر آگ لگا دی گئی، خواتین اہل بیت رسولؐ کے سروں سے چادریں اتاری گئیں، وہ وہ ظلم کیئے گئے کہ جس پر انسانیت قیامت تک شرمسار رہے گی، بد سلوکی اور اسلام دشمنی یہاں پر بھی ختم نہیں ہوئی اس کے بعد جو کچھ خاندان رسالت کی خواتین اور بچوں کے ساتھ ہوا تاریخ کس عاجزی کے ساتھ اس

کو بیان کرتی ہے، خواتین اور بچوں کو اسیر بنا کر کوفہ لایا گیا نہ فقط اس پر اکتفاء کیا بلکہ شہداء کے سروں کو نیزوں پر اٹھا کر کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام لایا گیا جگہ جگہ ان کی نمائش کی گئی، ملک میں جشن کا سا سماں بنایا گیا۔

جس وقت شہداء کے سر اور خواتین کو اسیر بنا کر کوفہ لایا گیا تو ابن زیاد نے کہا" حمد و ثناء ہو خدا کیلئے جس نے حق اور اہل حق کو ظاہر کر دیا اور امیر المومنین یزید اور اس کی فوج کو فتح نصیب کی اور بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے کے بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے بیٹے حسین بن علی اور ان کے ساتھیوں کو قتل کر دیا (العیاذ باللہ)۔

قلم شرمندہ ہے بارگاہ خدا اور اس کے رسول کے حضور میں کہ ان الفاظ کو نقل کر رہا ہے، یہ حرام زادہ ابن حرام زادہ ان بزرگ ہستیوں کے بارے میں یہ کہہ رہا ہے کہ جس نے رسولؐ کی گود میں پرورش پائی ہو، فاطمہؑ کے بطن سے وجود میں آیا ہو اور جس کا باپ فاتح خیبر و خندق اور باب علم ہو، جس کے باپ کو رسولؐ نے کہہ دیا کہ حق علی کے ساتھ ہے اور علی حق کے ساتھ، یہ کمینہ انہیں کذاب کہہ رہا ہے، استغفر اللہ من ذلك.

نیز جب شہداء کے سر اور اہل بیت کی خواتین کو یزید کے دربار میں اس کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے اپنی چھڑی سے سر مبارک امام حسینؑ کی توہین کرنی شروع کر دی جس پر وہاں موجود ایک صحابی نے یزید سے کہا۔

کیا تو نہیں جانتا کہ جن ہونٹوں پر تو چھڑی مار رہا ہے وہاں رسول خداؐ اپنے لب مبارک سے بوسہ لیا کرتے تھے، اس سے زیادہ جزئیات میں جانے کی مجھ میں ہمت نہیں ہے، بیشتر تفصیل کیلئے کتب تاریخ سے مراجعہ کریں(۱)۔

اگر تمام فضائل اور مناقب اہل بیتؑ اور شریعت اسلام سے صرف نظر بھی کر لیا جائے تو فقط انسانیت کے نکتہ نگاہ سے دیکھیں تو یہ ساری کاروائی جو میدان کربلا سے لیکر کوفہ اور کوفہ سے دمشق تک ہوئی اس کا ایک ایک پہلو انسانیت کیلئے لرزہ خیز ناجائز اور مکروہ عمل ہے، اگر یزید بن معاویہ میں زرہ برابر بھی شرافت ہوتی تو فقط وہ یہ سوچتا کہ فتح مکہ کے دن اس حسینؑ کے نانا رسول خداؐ نے اس کے اجداد کو کس طرح معاف کیا تھا، لیکن بات پھر وہی ہے کہ اگر انسانیت اور شرافت کا کوئی تصور بنی امیہ کے پاس ہوتا تو یہ واقعہ پیش ہی کیوں آتا۔

مدینہ پر حملہ

جسے تاریخ میں واقعہ حرّہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے حرّہ مدینہ کے مشرق میں اس مقام کا نام ہے کہ جو نہایت گرم اور بے آب علاقہ ہے، یہ واقعہ اہل مدینہ کا یزید کی

---

۱) طبری ج/۴ ص ۳۰۱ تا ۳۵۹، الکامل ج/۳ ص ۴۰۷ تا ۴۴۳، بدایہ ونہایہ ج/۸ ص ۱۷۰ تا ۲۰۴، تاریخ اسلام ج/۵ ص ۵ تا ۲۰۔

بیعت سے خارج ہونے کے سبب پیش آیا، قریش نے عبداللہ بن مطیع اور انصار نے عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عام کی بیعت کر لی تھی۔

اس سے پہلے یزید نے کئی افراد کو مدینہ سے بلا کر بیعت لینے کے بعد خوب اچھی طرح سے انعام واکرام سے نوازا، پھر جب یہ لوگ مدینہ پلٹ کر آئے تو کسی نے کہا میں خلعت بیعت کرتا ہوں جیسے یہ عمامہ اپنے سر سے اتار رہا ہوں، کسی نے کہا جیسے یہ نعلین (جوتیاں) اپنے پاؤں سے اتارتا ہوں وغیرہ، اور وہ سب یزید کے نمائندے عثمان بن محمد بن ابی سفیان کے جو یزید کا چچازاد بھائی بھی تھا اس کو نکالنے کیلئے جمع ہو گئے ادھر بزرگان بني امیہ نے مروان بن حکم کے گھر میں پناہ لے لی بني امیہ نے اپنی ساری روداد یزید کو لکھ بھیجی، یزید نے فوراً دس ہزار سوار گھوڑے یا بارہ ہزار کی فوج مرتب کی، اہل دمشق کیلئے عبداللہ بن مسعدہ کو سردار مقرر کیا، اہل حمص کیلئے حصین بن نمیر السکونی کو اہل اردن کیلئے جیش بن دلجۃ القیني کو اہل فلسطین کیلئے روح بن زنباع الجذامی کو اور اہل قنسرین کیلئے طریف بن حسحاس ہلالی کو مقرر کیا، اور سب کا سردار مسلم بن عقبہ المزنی کو بنایا، یزید نے مسلم بن عقبہ سے چلتے وقت کہا" ان لوگوں کو تین دن کی مہلت دینا اگر میری اطاعت میں پلٹ کر آجائیں تو صحیح ہے اور ان کو چھوڑ دینا وگرنہ خدا کی مدد سے ان کو قتل کر دینا اور جب ان پر غلبہ پا جاؤ تو اہل مدینہ تمھارے لیئے تین دنوں تک کیلئے مباح ہیں، اور جب مدینہ سے فارغ ہو جاؤ تو مکہ کو جا کر گھیرے میں لینے لینا اور اگر تم کسی

حادثہ کا شکار ہو جاؤ تو تمھاری جگہ حصین بن نمیر سکونی لے لیگا۔ ادھر مکہ پر ابن زبیر نے قبضہ کر لیا تھا، اور یزید کے خلاف خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ ''یزید بندر بازی کرتا ہے شارب الخمر ہے تارک الصلاۃ ہے اتنی شراب پیتا ہے کہ نشہ میں دھت ہو کر گر پڑتا ہے''۔

مسلم بن عقبہ اپنی فوج کے ساتھ مدینہ پہنچا تو عبدالملک بن مروان کو جو بعد میں جا کر خود بھی خلافت کی کرسی پر بیٹھا تھا، مسلم بن عقبہ کو مشورہ دیا کہ تم مدینہ کے مشرق کی جانب مقام حرّہ سے حملہ کرو تو کامیاب رہو گئے سورج تمھارے پیچھے اور ان لوگوں کی صورت پر ہوگا، اگر تمہاری بات مان جائیں تو صحیح ہے ورنہ انھیں قتل کر دینا، مسلم بن عقبہ نے عبدالملک بن مروان کا شکریہ ادا کر کے فوج کو لیکر مشرق کی طرف آگیا، لوگوں کو تین دن کی مہلت دی اور پھر چوتھے دن کہ جو ذی الحج کی ۲۸ اور سال ۶۳ ہجری کا دن تھا مدینہ پر چڑھائی کر دی، طرفین میں گھمسان کی جنگ ہوئی جس میں مدینہ کے بزرگان بھی مارے گئے جن میں اصحاب رسولؐ اور تابعین کی بہت بڑی تعداد شامل ہے۔

قتل ہونے والے صحابیوں کی تعداد سات سو تک بتائی جاتی ہے جبکہ مرنے والوں کی تعداد دس ہزار ہے، جب اہل مدینہ مغلوب ہو گئے تو شہر میں کھل کر قتل و غارت کیا گیا جو کوئی مل رہا تھا اسے قتل کیا جا رہا تھا، حتی کہ ایک عورت مسلم بن عقبہ کے پاس آئی اور

کہنے لگی کہ میں تمھاری غلام ہوں اور میر ابیٹا تمھاری اسارت میں ہے، مسلم بن عقبہ نے حکم دیا کہ اس کے بیٹے کا سر کاٹ کر اس عورت کو دیدو اس پر عمل کیا گیا، پھر مسلم بن عقبہ نے اس عورت سے کہا کہ ”یہی تیرے لیئے غنیمت نہیں ہے کہ تجھے زندہ چھوڑا ہوا ہے اور تو مجھ سے اپنے بیٹے کے بارے میں بات کر رہی ہے“۔

اس کے علاوہ مدینہ کی مسلمان خواتین کے ساتھ تجاوز کیا گیا، جب سب کچھ اپنی فوج پر تین دن تک کیلیئے حلال کر دیا تو خواتین بھی ان میں شامل تھیں کہ جس کے نتیجہ میں تاریخ بتاتی ہے کہ اس سال بغیر شوہر کے ایک ہزار عورتیں حاملہ ہوئیں۔

تین دن تک مسجد نبویؐ میں اذان اور نماز نہ ہو سکی فقط ایک آدمی سعید بن میبّب مسجد میں بیٹھا نماز پڑھتا رہا، بعد میں جس کو سپاہی پکڑ کر مسلم کے پاس لے آئے مسلم نے ان کی گردن کاٹنے کا حکم دیدیا، لیکن وہاں کسی نے شہادت دے دی کہ یہ شخص دیوانہ ہے اس لیئے انھیں چھوڑ دیا گیا مسجد نبویؐ میں گھوڑے باندھے گئے کہ جس کے نتیجہ میں تین دن میں پوری مسجد ان کی غلاظتوں سے بھر گئی اور یہ سارا کام یزید کے کہنے پر ہوا، مزید تفصیلات کیلیئے رجوع کریں (۱)۔

بنابر فرض محال اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ اہل مدینہ کی بغاوت ناجائز تھی مگر کیا

۱) بدایہ ونہایہ ج/ ۸ ص ۲۲۰ تا ۲۲۲، الکامل ج/ ۳ ص ۴۵۵، تاریخ طبری ج/ ۴ ص ۳۷۰، تاریخ اسلام ج/ ۵ ص ۲۳۔

کسی باغی مسلمان آبادی بلکہ حتی غیر مسلم باغیوں اور حربی کافروں کے ساتھ بھی اسلامی قانون کی رو سے یہ سلوک جائز تھا؟ اور یہاں تو معاملہ کسی اور شہر کا نہیں بلکہ خاص مدینۃالرسولؐ کا تھا جس کے متعلق آپ کا ارشاد ہے جیسے :

﴿لایریداحداًالمدینة بسوء الآاذابه الله فی النارذوب الرصاص﴾

مدینہ کے ساتھ جو شخص بھی برائی کا ارادہ کرے گا اللہ اسے جہنم کی آگ میں سیسے کی طرح پگھلادے گا۔

نیز ایک اور مقام پر ارشاد ختمی مرتبؐ ہے :

﴿اللهمه من ظلم اهل المدینه و اخافهم فاخفه و علیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل منه صرف و لا عدل﴾ (۱)۔

پروردگار جو کوئی بھی اہل مدینہ پر ظلم کرے اور ان کو ڈرائے تو اس کو خوفزدہ کردے اور اس پر خدا اور ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہو اور اس سے کوئی بھی چیز اس گناہ کے بدلے میں قبول نہ کرنا۔

اس کے علاوہ لاتعداد روایات جو کتب روائی صحاح ستہ میں نقل ہوئی ہیں کہ جس میں شہر مقدس مدینہ منورہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

---

۱) روح المعانی ج ۲۶ ص ۷۲۔

بہر حال یہ امر واضح ہے کہ یزیدیوں کو نہ کوئی خدا کا لحاظ تھا اور نہ ہی شریعت کا، قارئین محترم ان تمام چیزوں کے باوجود آپ اس شخص کو مسلمان ماننے کیلئے تیار ہیں؟

مکہ مکرمہ پر حملہ

مسلم بن عقبہ مدینہ میں قتل و غارت گری کرنے کے بعد جنگ کی نیت سے مکہ کی جانب روانہ ہوتا ہے جب وہ ثنیۃ ہرشا کے مقام پر پہنچتا ہے تو اپنی فوج کے سرداروں کو جمع کر کے کہتا ہے کہ یزید بن معاویہ نے کہا تھا کہ اگر تم کسی حادثہ کا شکار ہو جاؤ تو اپنی جگہ حصین بن نمیر سکونی کو جانشین بنا دینا پھر اس نے حکم دیا کہ مکہ جا کر عبداللہ بن زبیر کو قتل کر دینا اور وہ اسی مقام پر موت کا نوالہ بن گیا۔

حصین بن نمیر اپنی فوج کے ساتھ جب مکہ پہنچا تو محرم ختم ہونے میں چار روز باقی تھے ادھر عبداللہ بن زبیر سے مدینہ کے وہ شرفاء جو بچ گئے تھے آکر مل گئے، اسکے علاوہ نجدۃ بن عامر حنفی اپنے قبیلے کے کچھ لوگوں کو لیکر ابن زبیر کی حمایت میں مکہ پہنچ چکا تھا۔

کئی دن تک گھمسان کی جنگ رہی، دونوں طرف کے کئی لوگ مارے گئے، شامیوں نے مکہ کو گھیرے میں لے رکھا تھا جب مکہ فتح نہ ہو سکا تو ہفتہ کے روز تین ربیع الاول کو چاروں طرف سے مجانیق لگائی گئیں خانہ کعبہ کے اوپر پتھروں اور آگ کے گولوں کی بارش کی گئی کہ جس کے سبب اسی روز خانہ کعبہ کی دیوار مبارک ایک طرف سے مسمار

ہو گئی اور غلاف کعبہ میں آگ لگ گئی حتی حضرت ابراہیمؑ نے جو حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کی تھی جس میں بھیڑ آکر ذبح ہو گیا تھا اس کے سینگ جو اس وقت تک کعبہ کی چھت پر نصب تھے وہ بھی جل گئے۔ خلاصہ یہ کہ خانہ کعبہ پوری طرح سے منہدم ہو گیا لیکن پھر بھی یہ جنگ جاری رہی یہاں تک کہ عبداللہ بن زبیر کو اطلاع ملی کہ چودہ ربیع الاول کو یزید مر چکا ہے، اس نے شامیوں کو مخاطب کرے کہا" اے شامیوں خدا نے تمھارے غارت گری کرنے والے خلیفہ کو مار دیا ہے" اہل شام کو یقین نہ آیا حتی یہ کہ ثابت بن قیس بن القیقع یزید کے مرنے کی خبر لیکر آیا. یہ بات سنتے ہی شامیوں نے فرار کرنا شروع کر دیا اور حصار خود بخود ختم ہو گیا(۱)۔

یہ تھی یزید بن معاویہ بن ہند کے کارنامے کے ہم نے جن کو بہت اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے، وہ تو خدا کا کرنا یہ ہوا کہ زندگی نے اس کا ساتھ نہ دیا ورنہ اور کیا کیا گل کھلاتا، لعنۃ اللہ علیہ و علی آبائہ۔

قتل امام حسینؑ یزید کی رضایت سے ہوا

نہ فقط یہ کہ یزید راضی تھا بلکہ بہت خوش تھا ہمارے پاس تاریخی شواہد ہیں اس بات

---

۱) بدایہ و نہایہ ج ۸/ ص ۲۲۷ ، تاریخ طبری ج ۴/ ص ۳۸۱، الکامل ج ۳/ ص ۴۶۳، تاریخ اسلام ج ۵/ ص ۳۴۔

کو ثابت کرنے کیلئے، بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ اس کی مرضی سے نہیں ہوا تھا اور وہ اس سے راضی نہیں یہ بات سراسر غلط ہے، اور اگر تاریخ میں کہیں ملتا بھی ہے کہ اس نے ابن زیاد پر ملامت کی تو وہ مکاری اور ریا کی وجہ سے تھا کیونکہ وہ یہ سمجھتا تھا کہ میری پیشانی پر امامؑ کے بے گناہ قتل کا وہ سیاہ داغ لگ چکا ہے کہ جو رہتی دنیا تک میری ملامت کا سبب بنا رہے گا، چنانچہ اس نے اپنی رسوائی کے خطرات کے پیش نظر صرف زبانی لعنت بھیجی اور ندامت کا اظہار کیا۔

اس بارے میں حافظ ابن کثیر کا کہنا ہے کہ "جب ابن زیاد نے حضرت امام حسینؑ کو مع انکے اصحاب کے قتل کر دیا اور ان کے سروں کو یزید کے پاس بھیجا تو یزید امامؑ کے قتل سے پہلے خوش ہوا اور اسکی وجہ سے ابن زیاد کی قدر و منزلت اس کے نزدیک زیادہ ہو گئی مگر وہ اس خوشی پر زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکا(۱)۔

حتی یہ کہ پھر ظاہری طور پر نادم ہونے کے بعد یزید کہنے لگا "اللہ کی لعنت ہو ابن مرجانہ (ابن زیاد) پر کہ اس نے حسینؑ کو تنگ اور مجبور کر دیا حالانکہ حسینؑ نے اس سے سوال کیا تھا کہ یا تو انکو آزاد چھوڑ دیا جائے کہ جہاں چاہیں چلے جائیں یا انکو میرے پاس آنے دیا جائے یا انکو سرحد کی طرف جانے دیا جائے لیکن پھر بھی ابن مرجانہ نہ مانا اور انکو

---

۱) بدایہ ونہایہ ج ۸ ص ۲۳۵۔

قتل کردیااور ان کے قتل سے مجھے مسلمانوں میں مبغوض بنادیااور ان کے دلوں میں میرا بغض اور عداوت پیدا کردی تو اب ہر نیک وبد مجھ سے بغض رکھے گا جبکہ میرا حسینؓ کو قتل کرنا لوگوں پر شاق اور گراں گزرے گا۔ مجھے مرجانہ کے بیٹے سے کیاواسطہ اللہ اس کا برا کرے اور اس پر غضب نازل ہو"(۱)۔

یزید کے اس بیان کے آخری الفاظ میں غور فرمایئے کہ "اب ہر نیک وبد مجھ سے عداوت رکھے گا کہ میرا حسینؓ کو قتل کرنا ان پر بہت گراں گزرے گا"اس جملہ سے اس بات کا بھی صاف اعتراف ہے کہ وہ قاتل حسینؓ ہے کیونکہ سب کچھ اس کے حکم سے ہوا۔

رہا ابن زیاد پر لعنت وغیرہ کرنا تو وہ اس وجہ سے نہیں کہ وہ قاتل امامؑ ہے یا یہ کہ خود یزید اس قتل سے خوش نہیں ہوا بلکہ قتل امامؑ کی وجہ سے ابن زیاد کا مرتبہ اس نے اپنے یہاں بلند کیا جیسا کہ ذکر ہو چکا اور ابن زیاد پر لعنت وغیرہ کرنا اپنی رسوائی کی وجہ سے تھا۔

جیسا کہ حافظ ابن کثیر کا کہنا ہے کہ "بے شک یزید نے ابن زیاد پر اس کے فعل کی وجہ سے لعنت تو کی اور اسکو برا بھلا بھی کہا اس وجہ سے آئندہ جب حقیقت ظاہر ہو گی اور بات کھلے گی تو پھر کیا ہو گا لیکن نہ تو اس نے ابن زیاد کو اس ناپاک حرکت پر معزول کیا اور

---

۱) بدایہ ونہایہ ج/۸ ص ۲۳۵۔

نہ بعد میں اسے کچھ کہا اور نہ ہی کسی کو بھیج کر اسکا یہ شرم ناک عیب اسکو جتایا یعنی ملامت کیا ہو(۱)۔

اور اگر وہ اتنا ہی شرمندہ تھا اپنے فعل سے تو جب اہل بیتؑ نبیؐ کی خواتین بے پردہ اس کے دربار میں لائی گئیں تو اس نے ان کیلئے پردے کا انتظام کیوں نہ کرایا، کیونکہ بعض یزید دوست لوگوں کا کہنا ہے کہ اس نے امامؑ کے گھر کی خواتین کے ساتھ بہت اچھا سلوک رکھا اور بہت احترام سے پیش آیا، بلکہ حقیقت سے اس کے برعکس ہے کیونکہ امام حسینؑ کی گھر کی خواتین نے یزید کو اس بات کا احساس بھی دلانے کی کوشش کی کہ رسولؐ کی نواسیاں بے پردہ ہیں اور تیری گھر کی کنیزیں تک پردہ میں ہیں(۲)۔

اس کے علاوہ رقیہ بنت الحسینؑ کی قبر آج بھی زندان شام میں موجود ہے کہ جو تماچہ ہے ان جھوٹ بولنے والوں کے منہ پر کہ جو کہتے ہیں کہ یزید بہت احترام سے پیش آیا۔

لعنت کی سنّت اور یزیدیوں کا دفاع

یزیدی ٹولہ یزید کی حمایت میں سر توڑ کوشش کرتا رہتا ہے کہ کسی طرح یزید کو بڑا متقی صالح

---

۱) بدایہ ونہایہ ج ۸ / ص ۲۰۴۔

۲) بدایہ ونہایہ ج ۸ / ص ۱۹۷۔

اور امام عادل اور خلیفہ راشد کے روپ میں متعارف کروائے اور اس سلسلے میں کبھی کسی کا اور کبھی کسی کا سہارا لیتے ہیں لیکن افسوس کہ وہ جس کا بھی سہارا پکڑتے ہیں وہی ان کی آرزوں اور حسرتوں کا خون کر دیتا ہے چنانچہ آجکل بڑے زور و شور سے امام غزالی کا فتوی شایع کیا جارہا ہے اور ان کے متعلق لکھا جاتا ہے کہ ائمہ اربعہ کے بعد سب سے برے عالم بزرگ امام غزالی کا فتوی یہ ہے کہ یزید مسلمان تھا اور مسلمان پر لعنت کرنا جائز نہیں ہے، جیسا کہ امام غزالی کا کہنا ہے کہ :

" اور جو صفات لعنت کی مقتضی ہیں و ہ تین ہیں کفر ، بدعت اورفسق اور ان میں لعنت کرنے کی تین صورتیں ہیں پہلی صورت یہ ہے کہ وصف عام کے ساتھ لعنت کی جائے مثلا یوں کہا جائے کہ کافروں بدعتیوں اور فاسقوں پر اللہ کی لعنت ہو دوسری صورت یہ ہے کہ وصف خاص کے ساتھ لعنت کرے مثلاً یوں کے کہ یہو د نصاریٰ مجوسی قدریہ ،خوارج ، زانی ، ظالم اور سود خور پر لعنت ہو، یہ دونوں صورتیں جائز ہیں لیکن اہل بدعت پر لعنت کرنے میں تردّد ہے کیونکہ بدعت کا پہچاننامشکل امر ہے، تیسری صورت یہ ہے کہ کسی شخص معین پر لعنت کرے یہ محل خطر ہے، مثلا زید اگر کافر یا فاسق یا بدعتی ہے تو اس طرح نہیں کہنا چاہیئے کہ زید پر لعنت ہے......" (۱)

۱) احیاء العلوم ج / ۳ ص ۱۲۵۔

پھر چند جملہ بعد لکھتے ہیں کہ :

" اگر کوئی کہے کہ یزید نے حضرت امام حسینؑ کو قتل کیا یا اس نے قتل کی اجازت دی تو اسکو لعنت کرنا جائز ہے یا نہیں ؟ تو ہم یہ کہتے ہیں کہ قتل و اجازت قتل یہ دونوں باتیں بالکل پایہ ثبوت کو نہیں پہنچیں"۔

پھر چند سطر کے بعد لکھتے ہیں کہ :

"اگر کوئی یہ کہے کہ یہ بھی کہنا جائز ہے یا نہیں کہ قاتل امام حسینؑ یا قتل کی اجازت دینے والے پر لعنت ہو ہم کہتے ہیں کہ درست یہ ہے کہ یوں کہے کہ اگر قاتل یا اجازت دہندہ قبل توبہ مرا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہے کیونکہ یہ احتمال ہے کہ شاید بعد میں توبہ کرکے مرا ہو(۱)۔

نیز چند جملوں کے بعد دوبارہ فرماتے ہیں کہ :

" اور ہم نے جو یزید کی لعنت کا یہاں ذکر کیا ہے تو اسی لیئے کیا کہ لوگ لعن کے باب میں جھٹ پٹ زبان کھول دیتے ہیں حالانکہ حدیث شریف میں ہے کہ مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا، تو چاہیئے کہ جو شخص کفر پر مرگیا ہو اس کے سوا

۱) احیاء العلوم ج/ ۳ ص ۱۲۵۔

کسی پر زبان لعن نہ کھولیں اور اگر لعنت ہی کرنی ہو تو معین شخص کا ذکر نہ کریں وصف عام کے طور پر لعنت کریں جیساکہ اوپر ذکر ہوا اس سے تو یہی بہتر ہے کہ آدمی کچھ ذکر خدا کرے اور اگر نہ ہوسکے تو چپ ہی رہے اس میں سلامتی ہے(۱).

پہلا جواب :

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ لعن فرماتا ہے کلام پاک جیسی کتاب میں ۳۲ آیات ہیں کہ جن میں مختلف حوالوں سے مختلف لوگوں کو لعنت بھیجی گئی ہے۔ مانند :

﴿ان الذین کفروا و ماتوا وهم کفار اولئك علیهم لعنة الله﴾(۲)

''بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کرلیا اور کفر ہی کی حالت میں مرگئے انھیں پر خدا کی لعنت ہو......''

﴿ثم نبتهل فنجعل لعنة الله علی الکاذبین﴾(۳).

''پھر اس کے بعد ہم سب مل کر گڑ گڑا کر جھوٹوں پر لعنت کریں گے''

---

۱) احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۲۵۔

۲) سورۃ بقرہ ۱۶۱۔

۳) سورۃ آل عمران ۶۱۔

یعنی آیہ مباہلہ کی بات ہو رہی کہ محمدؐ و آل محمدؐ اور ان کے دشمن ایک دوسرے پر لعنت کیلئے جمع ہو رہے ہیں۔

اور :

﴿الا لعنة الله على الظالمين﴾(۱)

سن رکھو کہ ظالموں پر خدا کی پھٹکار ہے۔

یا :

﴿واتبعوا فی هذه الدنيا لعنة و يوم القيامة﴾(۲)

اس دنیا میں لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی لگی رہے گی

حتی اس کے علاوہ قرآن میں ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ خود انبیاء کرام لعنت فرمایا کرتے تھے۔

مانند :

﴿لعن الذين كفروا من بنی اسرائيل على لسان داؤد و عيسى ابن مريم﴾(۳).

---

۱) سورہ ھود۔۱۸۔

۲) سورہ ھود۔۶۰۔

۳) سورہ مائدہ ۷۸۔

بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کافر تھے ان پر داؤود ؑ اور
مریم ؑ کے بیٹے عیسیٰ ؑ کی زبانی لعنت کی گئی۔

ثابت یہ ہوا کہ یہ خود خدا اور انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے کہ نافرمانوں پر لعنت کی جائے۔

دوسرا جواب:

امام غزالی کے پیروکاروں کو چاہیئے کہ وہ شیطان کو بھی لعن نہ کریں کیونکہ امام صاحب کا کہنا ہے کہ لعنت وغیرہ سے کیا فائدہ فقط زبان پر حمد و ثناء پروردگار ہونی چاہیئے، امام صاحب کی یہ بات خدا اور رسول خدا ؐ کی سنت کے خلاف ہے ہم پیامبر اسلام ؐ سے زیادہ متقی و پرہیزگار نہیں ہو سکتے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ جگہ جگہ پیامبر اسلام ؐ نے مختلف مواقع پر دشمنان خدا اور دشمنان رسول ؐ پر لعنت فرمائی ہے، امام صاحب کے بقول یہ بات خلاف احتیاط ہے یا یوں کہیں حداقل ترک اولیٰ ہے تو معاذ اللہ رسول خدا ؐ نے ترک اولی فرمایا ہے اور وہ بھی کئی بار۔

تیسرا جواب:

مزے کی بات تو یہ ہے ک جو لوگ امام غزالی کو ائمہ اربعہ کے بعد کا مقام دیتے ہیں اور انھیں کے فتاوی کو عدم جواز لعن یزید پر دلیل بنا کر پیش کرتے ہیں وہ خود اس آفت میں مبتلی ہیں، حتی خود انہی لوگوں کی طرف سے دوسرے فرقوں کے متعلق مسلمانوں

کیلئے کفر والحاد کے فتویٰ صادر ہوتے ہیں، وہ بریلوی اور اہل تشیع کے علاوہ بھی کسی کو نہیں بخشتے، یہ کیسی امام صاحب کی پیروی ہے یومنون بالبعض ویکفرون بالبعض، (کچھ چیزوں پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ چیزوں کا انکار کرتے ہیں) اپنے مطلب کی بات لے لی اور جس میں اپنا نقصان نظر آیا اس کو چھوڑ دیا، اگر امام صاحب کی پیروی ہی کرنی ہے تو کم از کم تمھارا کردار دوسروں کیلئے بے ضرر ہونا چاہیئے۔

چوتھا جواب:

علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ خود رسول خداؐ نے یزید پر لعنت فرمائی ہے، طبرانی سے روایت کرتے ہیں:

رسول خدا نے فرمایا:

﴿اللھمه من ظلم اھل المدینة و اخافھم فاخفه و علیه لعنة الله و الملائکة والناس اجمعین لا یقبل منه صرف و لا عدل﴾.

اے خدا جو کوئی اہل مدینہ پر ظلم کرے اور ان کو خوفزدہ کرے تو اس کو خوفزدہ کر اور اس پر خدا ملائکہ اور سارے انسانوں کی لعنت ہو، اس ظلم کے بدلے میں اس کا کوئی عذر قبول نہ کرے۔

ایک دوسری روایت نقل فرماتے ہیں کہ:

رسول خداؐ نے فرمایا:

﴿لعنهم الله و كل نبى مجاب الدعوة الزائد فى كتاب الله المكذب بقدر الله والمسلط بالجبروت ليعز من اذل الله يزل من اعز الله والمستحل من عترتى و التارك ستى﴾

خدا اور ہر مجاب الدعوۃ نبی کی لعنت ہو اس پر کہ جو کتاب خدا میں کچھ اضافہ کریں، قدر خدا کے منکرھوں جبروت پر مسلط ہوتا کہ جس کو خدا نے ذلیل قرار دیا ہو اس کو عزت دے اور جس کو خدا نے عزت دی ہو اس کو ذلیل کرے، آل رسول کے قتل کو حلال سمجھے اور میری سنت پر عمل نکرے(۱)

جیسا کہ واقعات مدینۃ میں گذر چکا ہے کہ قضیہ حرّہ کہ جو تاریخ بشریت بالخصوص تاریخ اسلام کا شرمناک حصہّ ہے آیا اس کا مصداق یزید کے علاوہ کوئی اور ہے، آیا یہ سب کچھ یزید کے کہنے پر نہیں ہوا تھا، اسی طرح دوسری روایت میں دیکھتے ہیں کہ چھ گروہوں پر رسول خداؐ نے لعنت فرمائی ہے، قدر متقین تین لعنت کے مستحق گروہ کا مصداق یزید بن معاویہ ہے، اہل بیتؑ کو خدا نے عزت دی اور اس نے ذلت دی، آل رسول کے قتل کو حلال کردیا، سنت رسول کا تارک تو تھا ہی، تاریخ ان تینوں چیزوں کی ہرگز منکر نہیں ہوسکتی ہے۔

۱) روح المعانی ج/۲۶ ص ۷۲۔

اب جبکہ رسول خداؐ اس پر لعنت فرمارہے ہیں تو ہم کو کیا حق پہنچتا ہے کہ اس پر لعنت بھیجنے میں توقف یا احتیاط سے کام لیں، بلکہ برعکس یہاں احتیاط کا تقاضا تو یہ ہے کہ سنت نبویؐ پر عمل کرتے ہوئے ضرور لعن کریں۔

پانچواں جواب:

اس کے علاوہ امام غزالی ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس ایک دن خواب سے بیدار ہوئے تو آپ نے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا خدا کی قسم حسینؑ قتل ہوگئے اور یہ واقعہ ان کے قتل کی خبر آنے سے پہلے کا تھا، ان کے ساتھیوں نے اسکو ماننے سے انکار کیا تو ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ کو خواب میں دیکھا ہے آپ کے ہاتھ میں شیشہ کا برتن ہے جس میں خون ہے اور آپؐ نے فرمایا "کیا تم نہیں جانتے کہ میری امت نے میرے بعد کیا کیا ہے؟ انھوں نے میرے بیٹے حسینؑ کو قتل کردیا ہے اور یہ میرے بیٹے حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے جس کو میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کروں گا" چوبیس روز کے بعد خبر آئی کہ اسی دن حسین قتل ہوئے تھے جس دن ابن عباس نے خواب دیکھا تھا(۱)۔

امام صاحب سے سوال یہ ہے کہ آیا یہ کوئی معمولی واقعہ ہے؟ امام صاحب کہتے ہیں امام حسینؑ کے قاتلوں پر لعنت مت بھیجو کیونکہ ممکن ہے کہ وہ توبہ کرکے مرے ہوں تو

---

۱) احیاء العلوم ج ۴ ص ۵۰۷۔

کیا رسول خداؐ کے پاس یہ احتمال نہیں تھا۔ یا آپ کے بقول العیاذباللہ رسول خداؐ احتیاط کے خلاف عمل کررہے تھے، رسول خداؐ نے تو نہیں فرمایا کہ اگر وہ توبہ کر کے نہیں مریں گے تو اس صورت میں خدا کی بارگاہ میں یہ خون لیکر فریاد کروں گا۔

چھٹا جواب:

امام غزالی کا سارا زور اس بات پر ہے کہ ممکن ہے انھوں نے توبہ کرلی ہو مگر تاریخ اس احتمال اور امکان کو کالعدم قرار دیتی ہے، کیونکہ یزید کی موت اس وقت ہوئی ہے کہ جب یزیدی لشکر مکہ کو حصار میں لیئے ہوئے تھا۔ یعنی اس کی طرف سے ظلم کا بازار مسلسل گرم تھا نادم ہوتا تو کہیں تو اظہار کرتا کہ میں نے آل رسولؐ کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ یا مدینہ پر حملہ کروا کر غارتگری کیوں کی یا یہ کہ مکہ مکرمہ پر کیوں حملہ کا حکم دیا۔

اگر ہم تسلیم کر کے یہ مان بھی لیں کہ اس نے ممکن ہے کہ توبہ کرلی ہو، لیکن امام غزالی اس بات کو بھول گئے کہ گناہ دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک حقوق الناس اور ایک حقوق اللہ حق اللہ تو خدا جب چاہے معاف کرسکتا ہے اس کیلیئے کوئی قید و شرط نہیں ہے جبکہ حق الناس کے معاف ہونے کی اساسی شرط یہ ہے کہ جس کا حق غصب ہوا ہے یا جس پر ظلم ہوا ہے اس کا معاف کرنا ضروری ہے، جبکہ ہمیں معلوم ہے کہ اہل بیت پیامبرؐ کی طرف سے کسی ایک آدمی نے بھی اس بات کا اظہار نہیں کیا کہ ہم نے یزید کو معاف کردیا بلکہ اس کے برعکس تاریخ میں متعدد مقامات پر ان ظلم و ستم کو یاد کیا گیا ہے اور اس کے فاعلین کو لعنت ملامت کی گئی ہے۔

ساتواں جواب:

خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ:

﴿والذین ینقضون عهد الله من بعد میثاقه و یقطعون ما امر الله به ان یوصل و یفسدون فی الارض اولئك لهم اللعنة و لهم سوءُ الدار﴾ (۱).

اور جو لوگ خدا سے عہد و پیمان پکا کرنے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں اور جن تعلقات کے قائم رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے انہیں قطع کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لیئے لعنت ہے اور ایسے لوگوں کیلئے برا گھر (جہنم) ہے

کلمہ فساد کی ضد اصلاح ہے یعنی ہر وہ کام کہ جو تخریبکاری و ویرانگری کا سبب بنے وہ فساد ہے جیسا کہ خود قرآن میں اسی طریقہ سے معنی کیا گیا ہے۔

﴿الذین یفسدون فی الارض و لا یصلحون﴾(۲).

جو لوگ روئے زمین پر فساد پھیلایا کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے

۱) سورہ رعد ۲۵۔

۲) سورہ شعراء ۱۵۲۔

یا: ﴿والله یعلم المفسد من المصلح﴾ (۱).

اور خدا فسادی کو خیر خواہ سے الگ جانتاہے

اب اس سے زیادہ نہیں کہنا کہ آپ خود فیصلہ کریں کہ کون فسادی ہے اور کون اصلاح امت کا داعی، حالات وواقعات بنیَ ہاشم خاندان رسالت بھی آپ کے سامنے ہے اور گمراہی اور ضلالت میں غرق بني امیہ کی کارستانیاں بھی واضح ہیں، اور خدا ایسے لوگوں کو لعنت فرمارہاہے، آیا قتل امام حسنؑ اور امام حسنؑ فساد نہیں ہے؟ آیا مدینہ میں قتل وغارتگری فساد نہیں ہے؟ آیا مکہ مکرمہ پر حملہ اور آگ لگانا فساد نہیں؟ آیا حضرت علیؑ کے خلاف معاویہ کا خروج فساد نہیں ہے ان تمام باتوں کا جواب خود انسان کے وجدان میں موجود ہے، کونسی احتیاط باقی رہ جاتی ہے یعنی دشمن خدا کو لعن کرنے میں بھی کوئی احتیاط کا تصور پایا جاسکتاہے۔ ہم اپنی گفتگو کو یہیں ختم کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں، ورنہ کثرت سے آیات اور روایات فقط اس مطلب کے اثبات کیلئے بیان کی جاسکتی ہیں۔

حدیث قسطنطنیہ اور اس کا جواب

یزیدی ٹولہ اپنے آقا یزید بن معاویہ بن ہند کی حمایت اور اس کو پاک وصالح ثابت کرنے کیلئے ایک حدیث سے استدلال کرتا ہے کہ وہ بخشا بخشایا ہوا ہے۔

---

۱) سورہ بقرہ ۲۲۰۔

رسول خداؐ نے فرمایا:

﴿اول جیش من امتی یغزون مدینه قیصر مغفور لهم﴾

''میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر قسطنطیه پر حمله کرے گا و بخشا ہوا ہے''

اور اس کا مصداق یزید بن معاویہ ہے کیونکہ وہ پہلے حملے میں شریک تھا۔

اول تو یہ بات صحیح نہیں ہے کہ یزید پہلے حملے میں شریک تھا کیوں پہلے حملے کے بارے میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے کہ کب ہوا تھا۔

امام الحدیث علامہ بدر الدین عینی شارح صحیح بخاری کہتے ہیں کہ ''اور کہا گیا ہے کہ معاویہ نے ایک لشکر جس کا سردار سفیان بن عوف تھا قسطنطنیہ، پر چڑھائی کرنے کیلئے بھیجا، وہ لشکر روم کے شہروں کو فتح کرتے ہوئے بڑھتا چلا گیا اس لشکر میں عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن زبیر اور ابو ایوب انصاری تھے۔ اور ابو ایوب انصاری اس زمانہ حصار میں فوت ہوئے میں کہتا ہوں کہ یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ یہ اکابر اصحاب سفیان بن عوف کی قیادت میں تھے، یزید کی قیادت میں نہ تھے کیونکہ یزید اس کا اہل نہ تھا کہ یہ بڑے حضرات اس کی خدمت (ماتحت کی حیثیت) میں رہیں اور مہلب کہتا ہے کہ ''اس حدیث سے معاویہ کی منقبت ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس نے ہی سب سے پہلے دریائی جنگ کی اور اس کے بیٹے یزید کی بھی منقبت ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس نے سب پہلے قیصر کے شہر

قسطنطنیہ سے جنگ کی"میں کہتا ہوں وہ کونسی منقبت ہے جو یزید کیلئے ثابت ہو گئی جبکہ اس کا حال خوب مشہور ہے اگر تم یہ کہو کہ حضور نے اس لشکر کے حق میں مغفور لھم فرمایا ہے تو میں کہوں گا کہ اس عموم میں یزید کے داخل ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کسی دوسری دلیل سے اس حدیث سے خارج نہ ہو سکے کیونکہ اس میں تو اہل علم کا کوئی اختلاف ہی نہیں ہے کہ حضورؐ کے قول مغفور لھم میں وہی داخل ہیں جو مغفرت کے اہل ہوں حتی کہ اگر ان غزوہ کرنے والوں میں سے کوئی مرتد ہو جاتا تو وہ یقیناً اس بشارت کے عموم میں داخل نہ رہتا پس یہ صاف طور پر دلالت کرتا ہے کہ مغفرت سے مراد یہ ہے کہ جس کے واسطے مغفرت کی شرط پائی جائے اس کے واسطے مغفرت ہے"(۱)۔

اگر یزید نوازوں کی بات مان لی جائے تو مطلب یہ ہوا کہ مسلمان سے مصافحہ کرنے والا اور روزہ دار کو افطار کرانے والا اور ماہ رمضان میں روزہ رکھنے والے سب بخشے بخشائے ہیں چاہے وہ حرمین طیبین کی بے حرمتی بھی کریں تو بھی معاف، کعبہ کو آگ لگا دیں تو بھی معاف، مسجد نبوی میں غلاظت ڈالیں تو بھی معاف، ہزاروں بے گناہوں کو قتل کر ڈالیں تو بھی معاف، اگر سید الانبیاء کی اولاد کو تین دن بھوکا پیاسا رکھنے کے بعد ذبح کر دیں تو بھی معاف پس سب کچھ معاف، ہو گیا نعوذ باللہ من ذلک۔

---

۱) عمدۃ القاری ج ر ۱۴ ص ۱۹۸۔

قارئین محترم اگر ایسا ہونے لگے تو دنیا کا نظام درہم برہم ہو کر رہ جائے گا پھر تو کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لو اب تو جنتی ہو گیا پھر جو کچھ ہو کر لو کوئی گناہ نہیں یعنی ساری شریعت اور احکام اور اخلاق لغو ہے خداوند نے طولانی قرآن کیوں نازل فرمایا (العیاذباللہ) اپنے رسولؐ سے کہہ دیتا کہ سب کو کلمہ پڑھوادو میں ان کو جنت میں ڈال دوں۔ (استغفر اللہ)

حافظ ابن اثیر کا کہنا ہے کہ :

" اور اسی ٤٩ ھ میں اور کہا جاتاہے کہ ٥٠ ھ میں معاویہ نے لشکر بلاد روم کی طرف بھیجااور اس پر سفیان بن عوف کو امیر بنایا اور اپنے بیٹے یزید کو ان کے ساتھ شریک ہونے کا حکم دیا تو یزید بیٹھا رہا اور حیلے بہانے شروع کردیئے ، معاویہ اس کے بھیجنے سے رک گیا ، اس جنگ میں لوگوں کو بھوک پیاس اور سخت بیماری کا سامنا کرنا پڑا تو یزید نے خوش ہوکر یہ اشعار کہے:

ما ان ابالی بما لاقتْ جموعهم
بالفر قدونه من حُمیٰ و مَن

هوم بدیر مرّ ان عند ام کلثوم
اذا اتکان علی انحاطه مرتفعاً

(یعنی مجھے پروا نہیں کہ ان لشکر یوں پر بخار اور تنگی و تکلیف کی بلائیں مقام فرقدونہ میں آپڑیں جبکہ میں دیر مرّان

میں اونچی مسند پر تکیہ لگائے ہوئے ام کلثوم کو اپنے پاس لیئے بیٹھا ہوں)'' ام کلثوم بنت عبداللہ بن عامر یزید کی بیوی تھی یزید کے یہ اشعار جب معاویہ تک پہنچے تو اس نے قسم کھائی کہ اب میں یزید کو بھی سفیان بن عوف کے پاس روم کی زمین میں ضرور بھیجوں گا تا کہ اسے بھی مصیبتیں پہنچیں جو لوگوں کو پہنچی ہیں " (۱)۔

اب بتلائیں یزید نے کس لشکر میں شرکت کی اور کہاں جہاد کیا ؟

یزید کے بارے میں اعلام العلماء کی رائے

۱۔ عمر بن عبدالعزیز

ابن ابی فرات سے روایت ہے کہ ایک روز ایک شخص حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھ کر کہنے لگا" امیر المومنین یزید بن معاویہ " جس پر خلیفہ وقت عمر بن عبدالعزیز بہت ناراض ہوا اور حکم دیا کہ اس کو بیس کوڑے لگائے جائیں (۲)۔

۲ ۔ امام ذہبی

زیاد حارثی سے روایت ہے کہ "یزید نے مجھے شراب پلائی میں نے اس پہلے اتنی اچھی

---

۱) الکامل ج ر ۳ ص ۳۱۴۔

۲) سیر اعلام النبلاج ر ۸ ص ۴۰، تاریخ الخلفاء ص ۲۰۹۔

شراب ابھی تک نہیں پی تھی میں نے پوچھا یہ کہاں سے آئی ہے تو یزید نے جواب دیا یہ میٹھے اناروں کی ہے اصفہان کے شہد، اہواز کی شکر، طائف کے انگور اور بردیٰ کے پانی سے بنی ہے"۔

احمد بن مسمع سے روایت ہے کہا کہ " ایک مرتبہ یزید شراب پی کر ناچنے لگا پھر منہ کے بل گر پڑا اور اس کی ناک سے خون جاری ہو گیا" ان روایات کو نقل کرنے کے بعد ذھبیؒ کا کہنا ہے کہ "یزید شراب پیتا تھا، منکرات پر عمل کرتا تھا اس کی حکومت کا آغاز شہادت امام حسینؓ سے اور اختتام واقعہ حرہ پر ہوا پھر لوگوں کے نزدیک مبغوض ہو گیا اور اس کی عمر چھوٹی ہو گئی"(۱)۔

۳ ۔ حافظ ابن حجر

جو نویں صدی کے بہت بڑے محدث ہیں فرماتے ہیں کہ "ایک جماعت کہتی ہے کہ یزید کافر ہے جیسے ابن جوزی وغیرہ اور ایک گروہ کا یہ کہنا ہے کہ وہ کافر نہیں ہے، یہ امت کا اختلافی مسئلہ ہے، اور جمہور اہل سنت کا اسی پر اتفاق ہے کہ وہ فاسق و فاجر اور شرابی تھا۔

واقدی سے روایت ہے کہ خدا کی قسم ہم یزید کے خلاف اس وقت اٹھ کھڑے ہوئے جبکہ ہمیں خوف لاحق ہو گیا کہ اسکی بدکاریوں کی وجہ سے ہم پر آسمان سے پتھر نہ برس

۱) سیر اعلام النبلاء ج ۴ ص ۳۷، ۳۸۔

پڑیں کیونکہ یزید ماؤں بیٹیوں اور بہنوں کے ساتھ نکاح جائز قرار دیتا تھا اور شراب پیتا اور نمازیں چھوڑ تا تھا(۱)۔

ابن حجر پھر ذہبیؒ سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا "یزید نے باشندگان مدینہ کے ساتھ جو کیا سو کیا لیکن اس کے باوجود وہ شراب پیتا تھا اور ممنوعہ اعمال کا مرتکب تھا اسی سبب سب لوگ اس سے ناراض ہوئے اور کئی لوگوں نے اس کے خلاف چڑھائی کی، اور اللہ تعالیٰ نے اس کی عمر سے برکت ختم کر لی(۲)۔

ایک اور مقام پر ابن حجر فرماتے ہیں کہ: "جان لو اہل سنت وجماعت کا یزید بن معاویہ کے کافر ہونے میں اختلاف ہوا ہے ایک گروہ نے کہا ہے کہ وہ کافر ہے چنانچہ سبط ابن جوزی وغیرہ کا قول مشہور ہے کیونکہ یزید کے پاس حضرت امام حسینؑ کا سر مبارک آیا تو اس نے اہل شام کو جمع کیا اور خیزران کی لکڑی جو اس کے ہاتھ میں تھی، اس سے امامؑ کے سر انور کو الٹ پلٹ کرتا رہا اور زبعری کے یہ اشعار جو مشہور ہیں کہ (اے کاش میرے بزرگ جو بدر میں مارے گئے آج زندہ وموجود ہوتے) اس کو پڑھتا رہا اور اس نے ان اشعار میں دو بیت اور زیادہ کئے جو صریح کفر پر دلالت کرتے ہیں ابن جوزی نے کہا کہ ابن زیاد کا امام حسینؑ کو قتل کرنا اس قدر تعجب خیز نہیں، تعجب خیز تو یزید کا خزلان ہے

---

۱) صواعق محرقہ ص ۲۲۱، تاریخ الخلفاء ص ۲۰۹۔

۲) صواعق محرقہ ص ۲۲۱۔

اور اس کا امامؑ کے دانتوں پر لکڑی مارنا اور آل رسولؐ کو قیدی بنا کے اونٹوں کے پالانوں پر بٹھانا ہے اور ابن جوزی نے اس قسم کی بہت سی قبیح باتوں کا ذکر کیا ہے جو اس یزید کے بارے میں مشہور ہیں، اس سے اس کا مقصد سوائے فضیحت اور سر انور کی توہین کے اور کیا تھا حالانکہ خارجیوں اور باغیوں کی تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ بھی جائز ہے چہ جائیکہ فرزند رسولؐ کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے، اور اگر اس کے دل میں جاہلیت کا بغض و کینہ اور جنگ بدر کا انتقامی جذبہ نہ ہوتا تو جب اسکے پاس امامؑ کا سر مبارک پہنچا تھا تو وہ اس کا احترام کرتا اور اسکو کفن دے کر دفن کرتا اور آل رسولؐ کے ساتھ نہایت اچھا سلوک کرتا"(۱)۔

٤۔ علامہ جلال الدین سیوطی

آپ نے فرمایا "اللہ کی لعنت ہو امام حسینؑ کے قاتل ابن زیاد اور یزید پر، امامؑ کربلا میں شہید ہوئے اور آپکی شہادت کا قصہ طویل ہے، قلب اسکے ذکر کا متحمل نہیں ہو سکتا اناللہ وانا الیہ راجعون(۲)۔

٥۔ علامہ حافظ ابن کثیر

آپ کہتے ہیں کہ "بے شک یزید بن معاویہ کا مسلم بن عقبہ کو یہ کہنا کہ مدینہ تمھارے

---

۱) صواعق المحرقہ ص ۲۲۰۔

۲) تاریخ الخلفاء ص ۲۰۷۔

لیئے تین روز تک مباح ہے بہت فاحش غلطی تھی علاوہ بر این جس میں قتل صحابہ اور ان کی اولاد کا قتل ہوتا ہے، اور ان تین دنوں میں بڑے پیمانے پر فساد کیا گیا کہ جس کی نہ کوئی حد ہے اور نہ ہی بیان کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی خدا کے سوا کوئی جان سکتا ہے (۱)۔

نیز ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

"اور بے شک روایت کی گئی ہے کہ وہ یزید مشہور تھا آلات لہو و لعب کے ساتھ اور شراب کے پینے اور گانا بجانا سننے اور شکار کھیلنے اور بے ریش لڑکوں کو رکھنے اور چھینے بجانے اور کتوں کے رکھنے میں اور سینگوں والے دنبوں اور ریچھوں اور بندروں کو آپس میں لڑانے میں اور کوئی دن ایسا نہ ہوتا تھا جبکہ وہ شراب سے مخمور نہ ہوتا اور بندروں کو زین شدہ گھوڑوں پر سوار کر کے دوڑاتا تھا، اور بندروں کے سروں پر سونے کی ٹوپیاں رکھتا تھا اور ایسے ہی لڑکوں کے سروں پر بھی اور گھوڑوں کی دوڑ کرواتا اور جب کوئی بندر مر جاتا تھا تو اسکو اس کے مرنے کا صدمہ ہوتا تھا اور کہا جاتا ہے کہ اسکی موت کا سبب یہ تھا کہ اس نے ایک بندر کو اٹھایا ہوا تھا اور اسکو اچھالتا تھا کہ بندر نے اسکو کاٹ لیا، مورخین نے اس کے علاوہ بھی اس کے قبائح بیان کئے ہیں۔ (۲)۔

---

۱) بدایہ و نہایہ ج/۸ ص ۲۲۵۔

۲) بدایہ و نہایہ ج/۸ ص ۲۳۹۔

٦۔ الکیا الهراسی

شافعیوں کے امام الہراسی سے جب یزید کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ ”یزید صحابہ میں سے نہیں تھا کیونکہ اس کی ولادت حضرت عثمان کے دور میں ہوئی ہے، رہا اس پر لعنت کرنا تو اس میں سلف صالحین امام ابو حنیفہ امام مالک اور امام احمد بن حنبل کے دو قسم کے قول ہیں ایک تصریح کے ساتھ (یعنی اسکا نام لیکر لعنت کرنا) دوسرا تلویح کے ساتھ (یعنی بغیر نام لیئے جیسے ”اللہ امامؑ کے قاتلوں اور دشمنوں پر لعنت کرے“) لیکن ہمارے نزدیک ایک ہی قول ہے تصریح نہ کہ تلویح اور کیوں نہ ہو جبکہ وہ یزید چیتوں کا شکار کھیلتا اور بندروں سے کھیلتا اور ہمیشہ شراب پیتا تھا چنانچہ اس کے اشعار میں سے ایک شراب کے بارے میں یہ ہے کہ:

اقول لصحب صحّت الکاس شملَهم

و داعی مبابات الهوی یترنَّم

خذوا بنصیب من نعیم و لذّة

فکلٌ و ان طال المدیٰ لیتعرم

(یعنی میں اپنے ساتھیوں سے کہتاہوں جن کو دورِ جام و شراب نے جمع کردیا ہے اور عشق کی گرمیاں ترنم سے پکار رہی ہیں کہ اپنی نعمتوں اور لذتوں کے حصّہ کو حاصل کرلو کیونکہ ہر انسان ختم ہوجائے گا خواہ اسکی عمر کتنی ہی

طویل کیوں نہ ہو لہذا جو عیش کرنا ہے کرلو پھر وقت ہاتھ نہیں آئے گا)۔

اور اسی پر الہر اسی نے ایک لمبی فصل لکھی ہے جس کے ذکر کو ہم نے طویل ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے پھر انہوں نے ایک ورق پلٹا اور لکھا کہ :

''اگر اس میں کچھ اور بھی جگہ ہوتی تو میں قلم کی باگیں ڈھیلی چھوڑ دیتا اور کافی تفصیل سے اس شخص (یزید) کی رسوائیاں لکھتا(۱)۔

۷۔ شہاب الدین آلوسی

آپ لکھتے ہیں کہ ''اور میں کہتا ہوں جو میرے گمان پر غالب ہے کہ وہ خبیث نبی پاکؐ کی رسالت کی تصدیق کرنے والا نہیں تھا، بے شک اس کا مجموعی عمل جو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے حرم پاک کے رہنے والوں کے ساتھ کیا اور نبی پاکؐ کی طیب و طاہر عترت یعنی اولاد کے ساتھ ان کی زندگی اور انکی وفات کے بعد جو کچھ روا رکھا اور جو کچھ اس سے ذلت آمیز افعال صادر ہوئے ہیں یہ زیادہ دلالت کرنے والے ہیں اسکی عدم تصدیق پر اس شخص کے عمل سے کہ جس نے قرآن پاک کے اوراق کو نجاست میں پھینکا اور میں یہ گمان نہیں کرتا کہ اس کا حال اس وقت کے جلیل القدر مسلمانوں پر مخفی تھا لیکن وہ مغلوب و مقہور تھے اور ان کے لیئے سوائے صبر کے اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔

۱) حیوۃ الحیوان ج ۲ ص ۲۲۵۔

﴿لیقضی الله امراً کان مفعولاً﴾(۱).

(یعنی تا کہ خدا کو جو کچھ کرنا منظور تھا وہ پورا ہو جائے).

تا کہ تقدیرِ الٰہی پوری ہو کر رہے اور اگر تسلیم کر لیا جائے کہ وہ خبیث مسلمان تھا تو وہ ایسا مسلمان تھا کہ اس نے اپنے لیئے اتنے کبیرہ گناہ جمع کر لیئے تھے کہ احاطہ بیان سے باہر ہیں اور میرے نزدیک یزید جیسے شخص معین پر لعنت کرنا جائز و درست ہے، اگرچہ اس جیسا کوئی فاسق بھی متصور نہیں ہو سکتا اور ظاہر یہی ہے کہ اس نے توبہ نہیں کہ اسکی توبہ کا احتمال اس کے ایمان کے احتمال سے بھی زیادہ کمزور ہے۔

یزید کے ساتھ ابن زیاد، ابن سعد اور اسکی جماعت کو اور انکے اعوان وانصار پر اور انکے گروہ پر اور جو بھی انکی طرف مائل ہو قیامت تک اور اس وقت تک کہ کوئی بھی آنکھ ابو عبد اللہ الحسین علیہ السلام پر آنسو بہائے"(۲)۔

جبکہ ایک صفحہ قبل فرمایا کہ :

"(اے مخاطب) تو یہ کہے گا یزید مردود کے بارے میں کیا وہ حضرت علی علیہ السلام سے محبت رکھتا تھا یا بغض، میں گمان کرتا ہوں کہ تو اس میں شک وشبہہ نہ کرے گا وہ یزید حضرت علیؑ کے ساتھ سخت بغض وعداوت رکھتا تھا اور اسی طرح ان کے دونوں بیٹوں

---

۱) سورہ انفال، ۴۴۔

۲) روح المعانی ج/۲۶ ص ۷۳۔

حسن و حسین علیہما السلام کے ساتھ بھی بغض و عداوت رکھتا تھا جیسا کہ معنوی طور پر احادیث متواترہ اس پر دلالت کرتی ہیں تو پھر تیرے لیئے ضروری ہے کہ یہ کہے کہ وہ لعین منافق تھا(۱)۔

۸ ۔ امام ابن جوزی

علامہ سمھودی امام ابن جوزی سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ واقعہ کربلا کے بعد یزید نے اپنے چچازاد بھائی عثمان بن محمد بن ابی سفیان کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا اور اس کو کہا کہ اہل مدینہ سے میری بیعت لو، اس نے مدینہ آکر ایک وفد تیار کیا اور اسکو بغرض بیعت یزید کے پاس بھیجا یزید نے ان کو تحفہ تحائف دیئے مگر ان تمام چیزوں کے باوجود جب وفد واپس لوٹا تو انھوں نے یزید کی برائیاں ظاہر کیں اور کہا کہ "ہم ایسے شخص کے پاس سے آئے ہیں جس کا کوئی دین نہیں وہ شراب پیتا اور طنبورے بجاتا ہے گانے بجانے والے اس کے پاس بیٹھے گاتے بجاتے رہتے ہیں اور وہ کتوں کے ساتھ کھیلتا رہتا ہے ہم تمھارے سامنے گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے اسکی بیعت توڑدی......" عبداللہ بن ابی عمرو بن حفص مخزومی نے کہا" اگرچہ یزید نے مجھے صلہ وانعام دیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ دشمن خدا، شرابی ہے اور میں اسکی بیعت سے اس طرح الگ ہوتا ہوں جس طرح اپنا یہ عمامہ اپنے سر سے الگ کرتا ہوں اور یہ کہہ کر اپنا

---

۱) روح المعانی ج ۲۶/ ص ۷۲۔

عمامہ سر سے الگ کرتا ہے، ایک اور شخص نے کہا میں اسکی بیعت سے اس طرح نکلتا ہوں جس طرح سے میں اپنی اس جوتی سے نکلتا ہوں پھر سب اس طرح کرنے لگے یہاں تک کہ عماموں اور جوتیوں کا ڈھیر ہو گیا(۱)۔

۹۔ منذر بن زبیر بنقل حافظ ابن اثیر

"بے شک یزید نے مجھے ایک لاکھ درہم انعام دیا ہے مگر اس کا یہ سلوک مجھے اس امر سے باز نہیں رکھ سکتا کہ میں تمھیں اس کا حال نہ سناؤں خدا کی قسم وہ شراب پیتا ہے اور اسے اس قدر نشہ ہو جاتا ہے کہ وہ نماز ترک کر دیتا ہے"(۲)۔

۱۰۔ ابو الاعلیٰ مودودی

خصوصاً ان لوگوں پر تو مجھے سخت حیرت ہے جنھیں ایک طرف یزید کی خلافت کو صحیح اور حضرت حسینؑ کو غلط ٹھرانے پر تو بڑا اصرار ہے مگر دوسری طرف معاویہ کے حق میں معذرتیں پیش کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں.....(۳)۔

۱) وفاء الوفاء ج/۱ ص ۱۲۷۔

۲) الکامل ج/۳ ص ۴۵۰۔

۳) خلافت وملوکیہ ص ۳۴۲۔

ایک اور جگہ مولانا لکھتے ہیں :

"میرا اپنا میلان اس طرف ہے کہ صفات ملعونہ کے حاملین پر جامع طریقہ سے تو لعنت کی جاسکتی ہے مثلاً یہ کہا جاسکتا ہے کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہو مگر کسی شخص خاص پر معین طریقہ سے لعنت کرنا مناسب نہیں ہے"۔

آگے چل کر لکھتے ہیں "لیکن اس کے معنی یہ بھی نہیں کہ اب یزید کی تعریف کی جائے اور اسے رضی اللہ عنہ لکھا جائے"(۱)۔

اس کے بعد عمر بن العزیز سے منقول اس روایت کا ذکر کرتے ہیں کہ جس میں انھوں نے یزید کو امیر المومنین کہنے پر کہنے والے کو بیس کوڑے لگوائے تھے۔

البتہ یاد رہے کہ ہم پہلے لعن کرنے کی بحث میں امام غزالی کے اسی طرح توقف کرنے پر متعدد جواب دے چکے ہیں لہذا مولانا مودودی صاحب کا یہ کہنا ہر گز صحیح نہیں ہے کہ معیّن کر کے لعن نہ کیا جائے، بلکہ معین کر کے ہی دشمنان خدا کو لعن کی جائے کیونکہ یہ سنت خدا، رسول خداؐ اور انبیاء علیہم السلام ہے، کما ذکر۔

---

۱) خلافت و ملوکیۃ ص ۱۸۳۔

قارئین محترم یہ تمام باتیں کہ جو مستند حوالوں کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں یہ سب حقائق تاریخ ہیں اب آپ خود ہی فیصلہ کریں ان تمام کارناموں کے بعد بھی معاویہ اور یزید وغیرہ کو مسلمان کہہ سکتے ہیں ہمیں تو پوری تاریخ میں ان سے مسلمانوں والا کوئی عمل نظر نہیں آتا، اب آپ پر ہے کہ اچھی طرح سے غور و فکر کر کے فیصلہ کریں۔

والسلام علی من اتبع الھدی

فہرست آیات

۱) انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس ۱۵

۲) تعالوا ندع ابنآء نا و ابنآء کم ۱۸

۳) انما ولیکم الله و رسوله ۱۹

۴) الذین ینفقون اموالهم ۲۰

۵) قل لا اسئلکم علیه اجراً ۲۱

۶) و من الناس من یشتری نفسه .... ۳۴،۴۳

۷) و ما جعلنا الرء یا التی ارینٰک ۳۹

۸) و ما امرُ فرعون برشید ۲۹

۹) و من الناس من یعجبک قوله ۴۳

۱۰) ان الله یامر بالعدل والاحسان ۹۴

۱۱) و الذی قال لوالدیه افّ لکما ۱۱۰

١٢) ان الذين كفروا و ماتوا ١٣١
١٣) ثم نبتهل فنجعل لعنةالله ١٣١
١٤) ألا لعنة الله على الظالمين ١٣٢
١٥) واتّبعوا فى هذه الدنيا ١٣٢
١٦) لعن الذين كفروا من بنئ اسرائيل ١٣٢
١٧) والذين ينقصون عهد الله ١٣٨
١٨) الذين يفسدون فى الارض ١٣٨
١٩) والله يعلم المفسد من المصلح ١٣٩
٢٠) ليقضى الله امراً كان مفعولاً ١٥٠

فہرست روایات نبیؐ

١) خرج النبیؐ غداةً و علیه مرطة ١٥
٢) انما یرید الله ..... فقال رسول اللهؐ اللهمه هولاء اهلی ١٦
٣) اخذ رسول الله ثوبه فوضعه ١٧
٤) من مات علی حب آل محمد ٢٢
٥) انی قد ترکت فیکم الثقلین ٢٥
٦) و هو منی بمنزلة هارون من موسیٰ ٢٦
٧) یا علی انت منی و انا منك ٢٧
٨) انت اخی فی الدنیا و الآخرة ٢٨
٩) مکتوب علی باب الجنة ٢٨
١٠) انا حرب لمن حاربهم ٢٩

۱۱) خلق الانبیاء من اشجار شتیٰ ۲۹
۱۲) لا یحبک الا مومن ۳۰
۱۳) انما رفع الله القطر ۳۱
۱٤) اللهم هولاء اهل بیتیؑ ۳۱
۱۵) حب علی بن ابی طالبؑ یا کل السیئات ۳۳
۱٦) من آذاک فقد آذانی ۳۳
۱۷) انّ الله یغضب لغضبک ۳۴
۱۸) فاطمةؑ بضعة منی ۳۴
۱۹) من احب الحسنؑ و الحسینؑ ۳۵
۲۰) فاذا سجد وثب الحسنؑ والحسینؑ علی ظهره ۳۵
۲۱) حسینؑ منی و انا من حسینؑ ۳٦
۲۲) الم تعلمی ان بکاءه یوذینی ۳٦
۲۳) من آمن بی و صدقنی ۳۷
۲٤) ما تریدون من علیؑ ۳۷
۲۵) اوصیٰ من آمن بالله و صدقنیؑ ۳۸
۲٦) هذا اول من آمن بی ۳۹
۲۷) ایها الناس ان الله مولای ۳۹

۲۸) انا مدینة العلم و علیؑ بابها	۴۰
۲۹) من اراد ان ینظر الیٰ آدمؑ	۴۱
۳۰) النظر الی وجه علیؑ عبادة	۴۱
۳۱) الصدیقون ثلاثة	۴۲
۳۲) ثلاثة ما کفروا بالله	۴۲
۳۳) اول من آمن برسول اللهﷺ	۴۳
۳۴) صلت الملائکه علیؑ	۴۳
۳۵) افضل نساء اهل الجنة	۴۴
۳۶) کان الحسنؑ اشبه الناس برسول اللهﷺ	۴۴
۳۷) الحسنؑ و الحسینؑ سید شباب اهل الجنّة	۴۵
۳۸) رایت النبیﷺ یمص لعاب الحسنؑ و الحسینؑ	۴۵
۳۹) الحسنؑ و الحسینؑ هما ریحانتای	۴۵
۴۰) اریتُ بنیٔ امیه علی منابر	۴۹
۴۱) اصبح رسول الله و هو مهموم	۵۰
۴۲) رای رسول اللهﷺ بنیٔ امیه علی المنابر	۵۰
۴۳) لا اشبع الله بطنه	۵۸
۴۴) اعاذك من امارة السفهاء	۵۸

٤٥) اللهم العن القائد والسائق والراكب .... ٥٣، ٥٩
٤٦) لعن الله القائد والراكب ٥٣
٤٧) اللهم العن التابع والمتبوع ٥٤
٤٨) اللهمه عليك بالاقيعس ٦٠
٤٩) يطلع من هذا الفجّ ٦٠
٥٠) ان معاوية فى تابوت مقفّل ٦٠
٥١) اذا بلغت بنواميه اربعين ٦١
٥٢) ويل لبنى اميه ٦٢
٥٣) يموت معاويه على غير الاسلام ٦٢
٥٤) يموت معاويه على غير ملتى ٦٢
٥٥) اذا رايتم معاويه يخطب على الاعواد فاقتلوه ٦٢
٥٦) اذا رايتم معاويه على منبرى فاقتلوا ٦٣
٥٧) اذا رايتم معاويه و عمروعاص مجتمعين ٦٤
٥٨) شر خلق الله خمسة ٦٤
٥٩) معاويه فى تابوت مقفّل عليه فى جهنم ٦٥
٦٠) يا عمار تقتلك الفئة الباغية ٦٦
٦١) لعن رسول الله ابا مروان و مروان فى صلبه ٦٩

٦٢) انی اریت فی منامی کانّ بنی الحکم بن عاص ٩٠

٦٣) لعن آکل الربا و مو کله ١٠٠

٦٤) اجتنبوا السبع الموبقات ١٠٠

٦٥) ما ظهر فی قوم الزنا و الربا ١٠١

٦٦) لا یرید احداً المدینة بسوء ١٢٣

٦٧) اللهم من ظلم اهل المدینة .... ١٢٣،١٣٤

٦٨) لعنهم الله و کل نبی مجاب الدعوة ١٣٥

٦٩) اوّل جیش من امتی یغزون ١٤٠

فہرست منابع

۱	تاریخ طبری	طبع مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات العربی۔ بیروت
۲	البدایہ والنہایہ	طبع دار الکتب العلمیہ۔ بیروت
۳	تاریخ الاسلام	طبع دار الکتب العربی، بیروت، طبعۃ اولی
۴	سیر اعلام النبلاء	طبع مؤسسہ الرسالۃ طبعۃ سابعۃ
۵	تاریخ الخلفاء	طبع منشورات الشریف الرضی طبعۃ اولی
۶	لسان العرب	طبع احیاء التراث العربی۔ بیروت
۷	صواعق المحرقہ	طبع مکتبۃ القاہرہ۔ طبع الثانیۃ
۸	الکامل فی التاریخ	طبع دار الکتب العلمیہ۔ بیروت
۹	تفسیر روح المعانی	طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت، طبعۃ الرابعہ
۱۰	احیاء علوم الدین	طبع دار المعرفۃ۔ بیروت
۱۱	وفاء الوفاء	طبع دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۲	الطبقات الکبری لابن سعد	طبع دار بیروت سنہ ۱۹۸۵م

۱۳	خلافت وملوکیت	طبع ادارہ ترجمان القرآن، لاہور طبع ۲۵، ۱۹۹۸م
۱۴	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبقہ اولیٰ ۱۹۹۵م
۱۵	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	طبع دار الفکر، دمشق، طبعۃ اولی ۱۹۸۵م
۱۶	تھذیب التھذیب	طبع دار الفکر طبعۃ اولی ۱۹۸۴م
۱۷	المستدرک علی الصحیحین	طبع دار المعرفۃ بیروت
۱۸	وقعۃ صفین	طبع مؤسسہ العربیۃ الحدیثیہ، قاہرہ، طبعۃ ثانیہ
۱۹	دلائل النبوۃ	طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبعۃ اولی ۱۹۸۵م
۲۰	مروج الذھب	طبع دار المعرفۃ بیروت
۲۱	لسان المیزان لابن حجر	طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت طبعۃ اولی ۱۹۹۵م
۲۲	الموطا لمالک	طبع دار احیاء التراث العربی ۱۹۸۵م
۲۳	کتاب الام للشافعی	طبع دار الفکر طبعۃ ثانیہ ۱۹۸۳م
۲۴	فتح الباری لابن حجر	طبع دار الریان للتراث، قاہرہ طبعۃ اولی ۱۹۸۶م
۲۵	تزکرۃ الخواص لابن الجوزی	طبع مؤسسۃ اہل البیتؑ بیروت ۱۹۸۱م
۲۶	المناقب الخوارزمی	طبع موسسہ نشر الاسلامی قم، طبع ثانیہ ۱۴۱۱ھ
۲۷	تاریخ یعقوبی	طبع المکتبۃ الحیریہ، نجف، ۱۹۶۴م
۲۸	کنز العمال للھندی	طبع مؤسسہ الرسالہ بیروت، ۱۹۸۹م
۲۹	المصنف لابن حمام	طبع المجلس العلمی طبعۃ ثانیہ ۱۹۸۳م
۳۰	التاج فی اخلاق الملوک للجاحظ	طبع الشرکۃ اللبنانیۃ للکتاب، بیروت

۳۱	حیاۃ الحیوان الکبری لدمیری	طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت
۳۲	نور الابصار للشیخ شبلنجی	طبع الدار العالمیہ، بیروت طبعۃ اولی ۱۹۸۵م
۳۳	ربیع الابرار للزمخشری	طبع احیاء التراث الاسلامی، عراق ۱۹۸۰م
۳۴	تاریخ ابن خلدون	طبع دار الفکر بیروت، طبعۃ ثانیہ ۱۹۸۸م
۳۵	نیل الاوطار للشوکانی	طبع دار الجیل، بیروت
۳۶	انساب الاشراف للبلاذری	طبع دار الفکر، بیروت، طبعۃ اولی ۱۹۹۶م
۳۷	عمدۃ القاری للعینیؒ	طبع دار احیاء التراث للعربی، بیروت
۳۸	الکامل فی ضعفاء الرجال للجرجانی	طبع دار الفکر، بیروت، طبع ثالثہ ۱۹۸۸
۳۹	مسند ابی یعلی للتمیمی	طبع دار المامون للتراث، دمشق، طبعۃ اولی ۱۹۸۶م
۴۰	صحیح مسلم	طبع مؤسسہ عز الدین، بیروت، طبعۃ اولیٰ ۱۹۸۷م
۴۱	الدر المنثور	طبع دار الفکر، بیروت، طبع اولیٰ ۱۹۸۳م
۴۲	سنن الکبری للبیہقی	طبع دار المعرفۃ، بیروت
۴۳	سنن نسائی	طبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت
۴۴	مسند احمد بن حنبل	طبع دار صادر، بیروت
۴۵	الاخبار الموفقیات	طبع اوقاف احیاء التراث اسلامی، بغداد
۴۶	اسد الغابۃ	طبع دار الشعب

۴۷	الاصابۃ فی تمیز الصحابہ	طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت
۴۸	ارشاد الساری	طبع دار الفکر، بیروت طبعۃ اولی ۱۹۹۰م
۴۹	مسند احمد	طبع دار الفکر لطباعۃ والنشر
۵۰	شواہد التنزیل	طبع مجمع احیاء الثقافۃ الاسلامیہ
۵۱	تفسیر الکشاف لذمخشری	طبع دار المعرفۃ، بیروت
۵۲	تفسیر الکبیر لفخر رازی	طبع دار احیاء التراث العربی، طبعۃ ثالثۃ
۵۳	جامع المسانید والسنن	طبع ار الفکر
۵۴	فضائل الصحابہ	طبع مؤسسہ الرسالۃ مکہ مکرمہ
۵۵	المعجم الکبیر	طبع مکتبۃ العلوم والحکم الموصل ۱۹۸۳م
۵۶	جواہر العقدین	طبع دار الکتب العلمیہ
۵۷	سنن ترمذی	طبع دار الفکر
۵۸	جامع الاحادیث	طبع دار الفکر
۵۹	شرح نہج البلاغۃ لابن حدید	طبع دار احیاء الکتب العربیہ، طبعۃ ثانیہ ۱۹۶۵م
۶۰	تفسیر قرطبی	طبع دار الفکر، بیروت
۶۱	تفسیر طبری	طبع دار المعرفۃ، بیروت ۱۹۸۹م
۶۲	تفسیر شوکانی	طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت
۶۳	تفسیر ابن ابی حاتم	طبع المکتبۃ العصریہ، بیروت ۱۹۹۹م

۶۴	تفسیر اللباب	طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۹۹۸م
۶۵	تفسیر ابن کثیر	طبع دار المعرفة، بیروت، طبعة الثانیہ ۱۹۸۷م
۶۶	تفسیر بیضاوی	طبع مؤسسہ الاعلمی للمطبوعات، بیروت، طبعة اولی ۱۹۹۰م
۶۷	اضواء البیان	طبع عالم الکتب، بیروت
۶۸	تفسیر الماوردی	طبع مؤسسہ الکتب الثقافیہ بیروت
۶۹	تفسیر زاد المیسر	طبع دار الفکر، بیروت، طبعة اولی ۱۹۸۷م
۷۰	تفسیر سمرقندی	طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت طبعة اولی ۱۹۹۳م
۷۱	تفسیر غرائب القرآن	طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبعة اولی ۱۹۹۲م
۷۲	تاج العروس	طبع دار مکتبة الحیاة۔ بیروت
۷۳	الصحاح	طبع دار العلم للملایین۔ بیروت طبعة ثالثہ ۱۹۸۴م
۷۴	مجمع البحرین	طبع دار و مکتبة الہلال لطباعة والنشر
۷۵	النہایة فی غریب الحدیث	طبع المکتبة العلمیہ۔ بیروت
۷۶	جمہرة اللغة	طبع دار العلم للملایین۔ بیروت
۷۷	العین	طبع مؤسسہ دار الہجرہ
۷۸	مجمل اللغة	طبع مؤسسہ الرسالة۔ بیروت

فہرست رجال

حضرت ابی اسامہ مباہلیؒ ---------- ۲۹، ۳۰۔

حضرت ابوہریرہؓ ---------- ۳۵، ۴۵، ۹۰۔

حضرت ابو المراء ---------- ۴۱۔

حضرت آدمؑ ---------- ۴۱، ۶۴۔

حضرت ابوبکرؓ ---------- ۴۱، ۴۷، ۸۷، ۹۲، ۱۰۱، ۱۱۰۔

ابی لیلیٰ ---------- ۴۲۔

ابن ابی ابراہیم ---------- ۴۵، ۴۶۔

ابوسفیان بن حرب ---------- ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۸۔

امام قرطبی ---------- ۵۲، ۵۵۔

البراء بن عازب ---------- ۵۴، ۶۰۔

امام اصمی ---------- ۵۵۔

امام کلبی ---------- ۵۶، ۹۲۔

اسحاق بن طابہ ---------- ۵۶، ۵۷۔

امام شعبی ---------------------- ۵۷، ۸۲، ۸۹، ۱۰۵۔

احمد بن حنبل ---------------------- ۵۸، ۹۲، ۱۴۸۔

ابلیس ---------------------- ۶۴، ۶۷۔

ابن ابی معیط ---------------------- ۶۷۔

ابن ابی سرح ---------------------- ۶۷۔

اسود بن یزید ---------------------- ۶۸۔

ارطاۃ ---------------------- ۷۶۔

ابن عبد البر ---------------------- ۷۶۔

ابن سعد ---------------------- ۷۷۔

ابو علی فضل بن حسن طبری ---------- ۸۴۔

اشعث کندی ---------------------- ۸۶، ۸۷۔

امراء القیس ---------------------- ۸۷۔

ابو لہب ---------------------- ۹۱، ۱۴۳۔

امیہ ابن خلف ---------------------- ۹۱۔

امیہ ابن عبد الشمس ---------------------- ۹۲۔

امام بیہقی ---------------------- ۹۲۔

ابراہیم بن سوید الارمنی ---------------------- ۹۲۔

امام زہری ---------------------- ۹۴، ۱۰۱، ۱۰۵۔

ابو درداء ---------------------- ۹۹۔

ابن شیبہ ---------------------- ۱۰۱۔

امام مالک ---------------------- ۱۰۲۔

امام شوکانی ---------------------- ۱۰۲، ۱۴۸۔

حضرت ابراہیمؑ -------------------- ۱۲۵۔

حضرت اسماعیلؑ -------------------- ۱۲۵۔

امام غزالی ------------------------ ۱۲۹، ۱۳۳، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۵۳۔

امام بدرالدین عینی ----------------- ۱۴۰

حضرت ابوایوب انصاری ------------- ۱۴۰۔

امام ذہبی ------------------------- ۱۴۳، ۱۴۵۔

امام سمہودی ----------------------- ۱۵۱۔

ابوالاعلیٰ مودودی ------------------ ۱۵۲۔

حضرت امام حسنؑ ------------------- ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۴، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۵،
۳۶، ۴۴، ۴۵، ۵۴، ۵۵، ۷۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵،
۸۷، ۸۸، ۹۵، ۱۱۶، ۱۳۹، ۱۵۱۔

حضرت امام حسینؑ ------------------ ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۴، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۵،
۳۶، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۵۰، ۸۰، ۸۷، ۸۸، ۹۴، ۹۵،
۱۰۶، ۱۱۱، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۵،
۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۳۰، ۱۳۶، ۱۳۹، ۱۴۴، ۱۴۶، ۱۵۰،
۱۵۱، ۱۵۲۔

حاکم نیشاپوری --------------------- ۲۴، ۵۸۔

جابر بن عبداللہ انصاری -------------- ۲۸، ۳۳، ۴۰، ۴۲، ۵۸، ۶۲۔

جمیع بن عمیر ----------------------- ۳۱، ۳۲۔

حذیفہ بن اسید ---------------------- ۳۹، ۴۰۔

حضرت جبرئیلؑ ---------- ۴۶، ۴۷۔

حبیب بن مسلمہ ---------- ۶۷۔

حافظ ابن کثیر ---------- ۷۱، ۹۴، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۴۲، ۱۴۶، ۱۵۴۔

بسر بن ارطاۃ ---------- ۷۵۔

حافظ جلال الدین سیوطی ---------- ۸۳، ۱۴۶۔

حکم بن عاص ---------- ۸۹، ۹۰، ۹۱۔

حافظ ابن عساکر ---------- ۹۲۔

جابر بن سمرۃ ---------- ۱۰۲۔

حصین بن نمیر سکونی ---------- ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۴۔

جیش بن دلجہ القیبی ---------- ۱۲۰۔

حافظ ابن حجر ---------- ۱۴۴، ۱۴۵۔

زید بن ارقم ---------- ۲۹، ۶۴۔

زیاد بن سمیہ ---------- ۵۵، ۹۸۔

زیاد ---------- ۱۰۱، ۱۰۸۔

زیاد بن ابی سفیان ---------- ۷۳۔

زمخشری ---------- ۸۳۔

روح بن زنباع الجزامی ---------- ۱۲۰۔

حضرت داؤدؑ ---------- ۱۳۲، ۱۳۳۔

زہری ---------- ۱۴۵۔

سعد بن ابی وقاص ---------- ۱۶۔

شہاب الدین آلوسی ---------- ۲۴، ۱۳۴، ۱۳۹۔

سعید بن مسیبؒ ---------------- ۵۰، ۱۰۴، ۱۲۲۔

صباح ---------------- ۵۷۔

سالم بن ابی جعد ---------------- ۶۵۔

سمرہ بن جندب ---------------- ۷۳۔

شبیب بن بجرہ ---------------- ۸۶۔

سفینہ ---------------- ۹۲۔

سعید بن جمعان ---------------- ۹۲۔

سعید بن سعد ---------------- ۱۰۶۔

شمر بن ذی الجوشن ---------------- ۱۱۶۔

سفیان بن عوف ---------------- ۱۴۰، ۱۴۲۔

سبط ابن جوزی ---------------- ۱۴۵، ۱۵۱۔

حضرت امام علیؑ ---------------- ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۴، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹،
۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱،
۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۶۵، ۶۶، ۶۷،
۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۶،
۹۰، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۸، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۱۶، ۱۱۸، ۱۳۹،
۱۵۰۔

عبداللہ بن عباسؓ ---------------- ۱۷، ۲۱، ۲۶، ۶۷، ۳۱، ۳۳، ۳۹، ۴۳، ۴۴، ۵۸، ۶۹،
۱۰۲، ۱۰۴، ۱۳۶۔

عبداللہ بن عمر ---------------- ۲۸، ۵۹، ۶۲، ۷۲، ۷۴، ۱۰۶، ۱۰۹، ۱۱۱، ۱۱۳، ۱۴۰۔

عبداللہ ---------------- ۳۵۔

حضرت عمار بن یاسرؓ------------------۳۷، ۷۷، ۷۹، ۱۰۳۔

عمر بن خطاب----------------------۴۶، ۴۸، ۵۷، ۶۲، ۶۳، ۹۳، ۹۹، ۱۰۱، ۱۱۰۔

عبداللہ بن بریدہ--------------------۴۷۔

عثمان بن عفان ----------------------۵۶، ۷۹، ۹۳، ۱۰۱، ۱۰۷۔

عمارہ بن ولید بن مغیرہ ----------------۵۵، ۵۶، ۵۷۔

عباس بن عبدالمطلب ----------------۵۵، ۵۶، ۵۷۔

علی بن اقمر -------------------------۵۹۔

عمرو بن عاص -----------------------۶۴، ۶۶، ۶۷، ۷۷، ۹۱، ۹۲۔

عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی ----------۷۴، ۸۶۔

عبیداللہ بن عباس--------------------۷۵۔

عمرو بن حمق------------------------۷۹۔

عبداللہ بن زبیر -----------------------۸۰، ۸۱، ۸۹، ۱۰۶، ۱۱۱، ۱۱۳، ۱۲۱، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۴۰۔

عبداللہ بن صفوان ------------------۸۱۔

عمارہ بن حزم ----------------------۸۱۔

عبدالملک بن مروان ----------------۸۱، ۱۲۱۔

عبیداللہ بن زیاد------------------------۸۷، ۱۱۸، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۴۶، ۱۵۰۔

عمر بن عبدالعزیز ---------------------۹۰، ۹۴، ۹۶، ۱۵۳۔

عاص بن وائل -----------------------۹۱، ۹۲۔

عبدالرحمٰن بن حکم بن عاص ----------۹۲۔

عتبہ بن ابو سفیان ----------------------۹۲۔

عقبہ بن ابی معیط ---------------------۹۲۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل ---------- ۹۳۔
عتبہ بن ربیعہ -------------------- ۹۵، ۹۶۔
عطاء بن یسار -------------------- ۹۹۔
عبدالرحمٰن بن ابی بکر -------------- ۱۰۶، ۱۱۰، ۱۱۱۔
عمر بن سعد --------------------- ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۵۰۔
حضرت علی اصغرؓ ---------------- ۱۱۷۔
عبداللہ بن مطیع ------------------ ۱۲۰۔
عبداللہ بن حنظلہ ----------------- ۱۲۰۔
عثمان بن محمد بن ابوسفیان ------------ ۱۲۰۔
عبداللہ بن مسعدہ ----------------- ۱۲۰۔
طریف بن حسحاس ہلالی ------------- ۱۲۰۔
حضرت عیسیٰؑ ------------------ ۱۳۲، ۱۳۳۔
طبرانی ------------------------- ۱۳۴۔
عثمان بن محمد بن ابوسفیان ----------- ۱۵۱۔
عبداللہ بن ابی عمرو بن حفص مخزومی --- ۱۵۱۔
حضرت محمد ﷺ ---------------- ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۲، ۲۵، ۲۶،
۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶،
۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶،
۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۷، ۵۸،
۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۹، ۷۹، ۸۸،
۸۹، ۹۰، ۹۳، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲،

۱۰۵، ۱۱۶، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۳، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵،
۱۳۶، ۱۳۷، ۱۴۰، ۱۴۹، ۱۵۳۔

فخر رازی ---------------------- ۱۶۔
حضرت موسیٰؑ ---------------- ۲۷، ۴۱۔
مسور بن مخرمہ ---------------- ۳۴۔
حضرت میکائیلؑ -------------- ۴۷۔
معاویہ بن ہند ------------------ ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲،
۶۳، ۶۴۔
مسافر بن ابی عمرو -------------- ۵۷۔
مسلم -------------------------- ۵۸۔
فرعون ------------------------ ۶۴، ۶۸۔
معاویہ ------------------------ ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴،
۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۹۰،
۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۲،
۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲،
۱۱۳، ۱۱۴، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۵۲، ۱۵۴۔

حضرت محمد بن ابی بکرؓ ------------ ۶۶، ۷۸، ۷۹۔
حضرت قیسؓ -------------------- ۶۹، ۷۰۔
مالک اشترؒ -------------------- ۷۸، ۷۹۔
مصعب بن زبیر ------------------ ۸۱۔
مسلم بن عقیلؒ ------------------ ۸۷۔

قیس بن اشعث ---------------- ۸۷۔
محمد بن اشعث ------------------ ۸۷، ۱۱۶۔
مروان بن حکم ------------------ ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۲، ۱۰۱، ۱۰۹، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۶، ۱۲۰۔
قاسم بن محمد ------------------ ۱۰۳۔
مغیرہ بن شعبہ ------------------ ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸۔
موسیٰ بن مغیرہ ------------------ ۱۰۸۔
مسلم بن عقبہ المزنی ------------------ ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۴، ۱۲۶۔
مسلم ------------------ ۴۰۔
منذر بن زبیر ------------------ ۱۵۲۔
حضرت نوحؑ ------------------ ۴۱۔
نعمان بن بشیر انصاری ------------------ ۸۰۔
نعمان بن بشیر ------------------ ۱۰۳۔
الکیاالہراسی ------------------ ۱۴۸۔
حضرت ہارونؑ ------------------ ۲۷۔
ہشام بن مغیرہ ------------------ ۹۱۔
ہشام بن عبدالملک ------------------ ۹۴۔
یعلی بن مرۃ ------------------ ۳۶، ۴۹۔
حضرت یحییٰؑ ------------------ ۴۱۔
یزید بن ابی سفیان ------------------ ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۹۔
یزید بن معاویہ ------------------ ۸۰، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۹۴، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶،

۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۵، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳،
۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴۔

ولید بن عتبہ ---------------------- ۱۱۳، ۱۱۴۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام ---------- ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۴، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۳، ۳۴،
۴۴، ۹۵، ۱۱۸۔

صفیہ بن شیبہ ---------------------- ۱۵۔

حضرت عائشہ ---------------------- ۱۵، ۱۶، ۳۱، ۳۲، ۳۶، ۴۱، ۶۸، ۸۸، ۸۹، ۱۱۰، ۱۱۴۔

حضرت ام سلمیٰ ---------------------- ۲۶، ۳۰، ۴۶۔

حضرت آسیہ ---------------------- ۴۲، ۴۴۔

حضرت مریم ---------------------- ۴۴۔

حضرت خدیجہ بنت خویلدؓ ---------- ۴۴، ۹۵۔

ہند بنت عتبہ ---------------------- ۵۶، ۵۷، ۹۵۔

عاتکہ بنت یزید بن معاویہ ---------- ۸۱۔

جعدہ بنت اشعث ---------------------- ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۶، ۸۷۔

نابغہ ---------------------- ۹۱، ۹۲۔

قتیلہ ---------------------- ۹۵۔

سمیہ ---------------------- ۹۸۔

ام حبیبہ ---------------------- ۹۸۔

حضرت رقیہ بنت حسینؑ ---------- ۱۲۸۔

حضرت ام کلثوم ---------------------- ۱۴۲، ۱۴۳۔